

عفاف جو سردار کے سینے پر سر رکھے پرسکون انداز میں
لیٹی تھی۔ ایک دم کچھ یاد آنے پر چونک کر سردار کو
پیار سے پکار بیٹھی۔۔۔

جی جاناں بولو کان ترس گئے تھے تمہاری آواز ترسنے "
کو اب تو لگتا تھا تمہاری پیار بھری پکار کے بغیر ہی اس
دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا"۔۔۔

سردار"۔۔۔"

عفاف نے فوراً اسکے لبوں پر ہاتھ رکھتے اسے سرزنش
کی۔۔۔

تم کیوں ایسی دکھ دینے والی باتیں کرتے ہو اب تو "
سب ٹھیک ہو گیا ہے نہ تم میرے ساتھ ہو، ہم ایک
ساتھ ہیں اور یارم ہمارا بچہ ہمارے ساتھ رہے گا ہم

دونوں کے جہاں اسے کسی ایک کے بغیر زندگی نہیں
گزارنی پڑے گی"۔۔۔۔

عفاف نے خوشی سے کہا تو وہ اسکو دیکھ مسکرا دیا۔۔۔
تم خوش ہوتی ہو تو میرے ارد گرد روشنی اور خوشی کے "
جگنو چمکنے لگتے ہیں جانتی ہو"۔۔۔

وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھنساتے ہوئے بولا۔۔۔
اچھا جناب اس حد تک چاہتے ہیں ہمیں"۔۔۔"
وہ اسکے سینے پر شریر آنکھوں سے اسے دیکھتی ٹھوڑی
ٹکاتے ہوئے بولی۔۔۔

اس سے کہیں زیادہ جو آج رات تمہیں اچھی طرح"

اندازہ ہو جائے گا"۔۔۔

اسے جھٹکے سے پلٹ کر اپنے نیچے کرتے وہ اس پر
کسی گھنے بادل کی طرح حائل ہوا تھا کہ عفاف کا نازک
دل پھڑپھڑا کر رہ گیا۔۔۔

دار"۔۔۔"

اسکے منہ سے سرگوشی کی مانند اسکا نام نکلا۔۔۔

شش آج تم خاموش رہو آج میری قربت سر چڑھ"

کر بولے گی بس تم اسے محسوس کرو جانا"۔۔۔

وہ اسکے ہر ایک انگ پر پھول کھلاتے بولا۔۔۔

عفاف کا چہرہ اسکی قربت میں پل پل رنگ بدل رہا

تھا۔۔۔

جیسے ابھی اسکے چہرے سے لہو چھلک جائے گا۔۔۔

سردار نے پوری رات اپنی سلگتی قربت سے عفاف کو

یہ احساس دلایا تھا کہ وہ اسکے بغیر کتنا تڑپا ہے اور

اسے اس سے دور جانے کے بعد کیا کچھ سہنا پڑا ہے

وہ ایک رات میں اسے اچھی طرح سمجھا چکا تھا۔۔۔

صبح سات بجے کے قریب سردار نے اسکی جان بخشی
کی تھی اور اب وہ اسکی مضبوط باہوں میں سکرپی سمٹی
اپنی نازک جان ہلکان کر کے سو رہی تھی۔۔۔

سردار اسے ایک ایک نقش کو اچھی طرح ازبر کر رہا تھا
کہ کہیں اسے وہ پھر سے نہ کھو دے کیونکہ یہی وہ
اکلوتی عورت تھی اس پوری دنیا میں جو سردار شاہ کو ٹکر
دے سکتی تھی۔۔۔

اسکی بساط الٹ سکتی تھی۔۔۔

اسکے بغیر جینے کا تو سردار سوچ بھی نہیں سکتا تھا کجا

کے سانس لینا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔

مگر وہ اس سچائی کا کیا کرتا جو وہ عفاف سے چھپائے

بیٹھا تھا۔ اگر وہ اسکی سچائی کے بارے میں جان جاتی تو

کیا پھر بھی سردار سے اسی طرح محبت کرتی۔۔۔

کبھی نہیں اسکے دل نے فوراً جواب دیا تھا۔۔۔

تم میرے لیے وہ آکسیجن ہو جسکے بغیر میں اس دنیا"

میں سانس بھی نہیں لے سکتا عفاف۔۔۔

تم سے دور جا کر تو شاید پاگل ہو جاؤں گا میں اسلیے
کبھی تمہیں اس سچائی کی بھنک بھی نہیں لگنے دوں گا
کبھی نہیں چاہے اسکے لیے مجھے تم سے سو کیا ہزاروں
جھوٹ ہی کیوں نہ بولنے پڑیں۔۔۔

وہ اسے دیکھ جنونیت سے بولا اور اسے اپنی شدت بھری
گرفت میں لیتا سوچکا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف اگر یارم کی بات کی جائے تو وہ نہ تو
سکول میں ماہرہ کو اپنے علاوہ کسی کو دوست بنانے

دیتا تھا اور نہ ہی اس نے ماہرہ کو اجازت دی تھی کہ
وہ اس کے علاوہ کسی اور سے سکول میں ملا
کرے۔۔۔۔

لیکن خود یارم اپنی کلاس کی ہی ایک لڑکی میرا کو پسند
کرتا تھا۔ ایک طرف وہ چاہتا تھا کہ ماہرہ صرف اس کی
حد تک محدود رہے۔۔۔

اور دوسری طرف وہ ماہرہ کو وقت دینے کی بجائے
زیادہ تر میرا کے ساتھ پایا جاتا تھا۔۔۔

یارم ماہرہ سے دو کلاسز آگے تھا۔ یہی بات ماہرہ کے
افسوس کا باعث بنتی تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ بھی یارم
سے کھیلا کرے۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ وہ اس کے علاوہ
کسی کو دوست نہ بنائے۔ مگر یارم یا تو اپنی اسٹڈی میں
مصروف ہوتا یا پھر میرا میں جو ماہرہ کو ایک آنکھ نہیں
بھاتی تھی۔۔۔

ماہرہ جب بھی یارم کی کلاس میں جاتی تو اس کو میرا
کے ساتھ دیکھ کر اس کا ننھا سادل ٹوٹ کر رہ جاتا اور
وہ ہمیشہ یارم سے ناراض ہو جایا کرتی تھی۔ مگر یارم

بھی اپنے نام کا ایک تھا وہ ہمیشہ گھر جانے سے پہلے
اسے منا لیا کرتا تھا۔ آخر وہ اپنی ماہرہ کو اپنے سے
ناراض کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔۔

نجانے یہ کچی عمر کی محبت کب پکی عمر میں تبدیل
ہو گئی ماہرہ کو خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

یارم ماہرہ کے دل کی کیفیت سے انجان تھا۔۔۔
اسکول سے کالج اور کالج سے یونیورسٹی کا دور آپہنچا
تھا۔۔۔۔

نہیں بدلی تھی تو ماہرہ اور یارم کی دوستی۔۔۔

مگر دکھ کی بات تو یہ تھی کہ میرا بھی ان کے ساتھ
ساتھ ہی رہتی تھی سکول ہو یا کالج یا یونیورسٹی اس نے
بھی یارم کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

اور یہ بات کئی بار ماہرہ کو اس سے جلن میں مبتلا کر
دیتی تھی۔۔۔

اکثر جہان یارم کو جلانے کے لئے ماہرہ کو اپنے ساتھ
لے جایا کرتا تھا جس پر وہ کڑھ کر رہ جاتا تھا۔۔۔

اور پورا دن اس کا جلے پیر کی بلی کی طرح گزرتا تھا جو
ماہرہ کے انتظار میں یہاں وہاں پھرا کرتا تھا۔۔۔

اکثر ایسا تب ہی ہوا کرتا تھا جب یارم ماہرہ کو اگنور کرتا
تھا اور غصے میں آکر وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے
ہوئے جہان کے ساتھ چلی جایا کرتی تھی اور جاتی بھی
کیوں نہ وہ اس سے کبھی میرا سے زیادہ امپورٹنس دے
ہی نہیں پایا تھا۔۔۔۔

تو پھر وہ اس کی بات کا مان کیوں رکھتی۔۔۔

آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ رات کو یارم نے ماہرہ کو باہر
لے جانے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر وہ میرا کے ساتھ

مصرف رہ کر بھول ہی گیا تھا کہ اس نے ماہرہ سے
وعدہ کیا تھا۔۔۔

میرا بھی اپنے نام کی ایک تھی جب بھی جہان ماہرہ
کے پاس جانے کی بات کرتا ہے وہ اسے کسی اور بات
میں مصرف کر دیا کرتی تھی۔۔۔

وہ اپنے آپ کو اس دنیا کی سب سے خوش قسمت
ترین لڑکی سمجھتی تھی کیونکہ اسے ایک امیر کبیر دولت
مند شخص سردار شاہ کا بیٹا یارم سردار شاہ چاہتا تھا وہ
اپنے آپ پر ناز کرتی بھی کیوں نا۔۔۔

مگر ماہرہ اسے ہمیشہ اپنے گلے کی ہڈی محسوس ہوتی
تھی جو کہ یارم اور اس کے درمیان میں تھی۔ مگر یارم
اس بات کو سمجھتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

پوری رات انتظار کرتے کرتے ماہرہ تھک گئی تھی
مگر یارم تھا

کے آیا ہی نہیں تھا اور نہ ہی اسے آنا تھا۔ وہ جانتی
تھی کہ میرا نے اسے پھر خود میں مصروف کر لیا ہوگا
اور ایک بار پھر یارم جانے انجانے میں ماہرہ کا دل بری
طرح توڑنے کا باعث بنا تھا۔۔۔

یہ بات ماہرہ کے رونے میں شدت لا رہی تھی۔۔۔

اس نے رات کے ڈھائی بجے ہی جہان کو ٹیکسٹ کر

دیا تھا کہ وہ صبح اسے اپنے ساتھ کہیں باہر لے

جائے۔۔۔

وہ صبح کسی طور بھی یارم کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی

تھی جس نے اس کا دل اتنی بری طرح دکھایا تھا وہ

بھی چاہتی تھی کہ یارم بھی اسی درد کو محسوس کرے

جو پوری رات اس نے جاگ کر یارم کے انتظار میں

محسوس کیا تھا۔۔۔

... صبح جہان 6 بجے ہی ان کے گھر موجود تھا

... یدرم اسے اپنے گھر میں اتنی صبح دیکھ کر چونک گیا

... "جہان خیریت تم اس وقت یہاں"

جی انکل بس رات کو ماہرہ نے ٹیسٹ کیا تھا کہ "

صبح اس سے آکر لے جاؤں تو اسے ہی لینے آیا ہوں

"لگتا ہے موڈ سونگنز بدل رہے ہیں

جہان نے یدرم کو آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا تو یدرم

بھی سمجھ گیا تھا کہ ضرور یارم سے ماہرہ ناراض ہوئی

ہوگی۔ تبھی وہ جہان کے ساتھ جا رہی تھی۔۔۔۔۔

یارم بھی نہ پتہ نہیں میری بیٹی کو کتنا اپنے پیچھے "

"گھمائے گا

یلدرم کڑھ کے رہ گیا۔۔۔

ماہرہ بھی نیچے سے باتوں کی آتی آواز پر فوراً نیچے آئی

تھی۔۔۔۔

بڈی آپ آگئے۔۔۔"

وہ جہان کو ہائی فائیو دیتے ہوئے بولی۔۔۔ وہ جہان

کے ساتھ فرینک ہوتی بھی کیوں نہ کیوں کہ وہ اس کا

سیکریٹ فرینڈ تھا۔۔۔

چلیں "اس نے ماہرہ کو دیکھ کر اجازت چاہی جس"

پر اس نے سر ہاں میں ہالالتے اس کے ساتھ قدم

باہر کی طرف بڑھائے تھے اور یلدرم کو خدا حافظ کہتے

دونوں باہر چلے گئے تھے۔۔۔

اب بتاؤ کس بات پر ناراض ہوئی ہے میری گریٹیا یارم"

سے "۔۔۔

اس کی بات پر ماہرہ نے نظریں چرائی تھیں۔۔۔

کوئی ایک وجہ ہو تو بتاؤں "۔۔۔"

وہ دل مسوس کر بولی۔۔۔

پھر بھی بتاؤ تو سہی تاکہ میں اس کا اچھی طرح علاج "
کر سکوں"۔۔۔

جہان نے شریر لہجے میں کہا تو وہ اس کی بات پر ہنس
دی۔۔۔

رات کو جس نے مجھے باہر لے جانے کا وعدہ کیا تھا "
وہ تو آیا ہی نہیں اور میں پاگل بولی اسکے انتظار میں
اسکی راہ تکتی رہی مگر بے سد"۔۔۔

وہ یہ کہتی خاموش ہو چکی تھی مگر جہان کو یارم پر
شدید غصہ آیا تھا کہ اگر وہ میرا سے پیار کرتا ہے تو ماہرہ

کو اپنے ارد گرد کیوں دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ اسے کیوں
صرف اپنی حد تک محدود کر دینا چاہتا ہے یہ بات جہان
کو طیش دلانے کا باعث بن رہی تھی۔۔۔

یہ اس نے اچھا نہیں کیا اور اس کا اندازہ اسے آج "
اچھی طرح ہوگا جب پورا دن تمہیں میں اپنے ساتھ
گھماؤں گا اور دیکھنا لاڈ صاحب جل بھن جائیں
گے"۔۔۔

جہان نے نظریں ترچھی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا کرنے والے ہیں آپ اور میری سمجھ میں نہیں "

آتی کہ یارم آپ سے اتنا جلتا کیوں ہیں"----

ماہرہ نے دلچسپی سے کہا آخر وہ بھی یارم کو مزہ چکھانا

چاہتی تھی---

یہ بات شاید کوئی نہیں سمجھ سکتا اس کا کافی "

عرصہ اپنی ماں کے بغیر گزرا ہے اور پھر جب اس نے

بچپن میں مجھے اپنی ماں کے ارد گرد دیکھا تو اس کا جیلس

ہونا فطری تھا----

اور وہ بچپن کی جلن کب جوانی میں آ پہنچی پتہ ہی
نہیں چلا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے ڈرتا آیا ہے کہ شاید میں اس کی جگہ
لے لوں گا عفاف مام کی زندگی میں۔۔۔

اس لیے وہ زیادہ تر وقت عفاف موم کے ساتھ ہی
گزارتا ہے کہ کہیں میں اس کی جگہ نہ لے لو اور
تمہارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے وہ نہیں چاہتا کہ
میں تمہیں اس سے چھین کر لے جاؤں۔۔۔

لیکن اس سرپھرے کو کون سمجھائے کہ میں تمہیں
اپنی بہن سمجھتا ہوں " جہان ماہرہ کو ایک آنکھ ونک کرتا
دانتوں تلے زبان دبا کر بولا۔۔۔

توہ ماہرہ کھل کھلا کر ہنس دی۔۔۔

میں نہیں جانتی تھی کہ یارم میں اتنا بچپنا ہے۔۔۔"

اور ویسے بھی بھلا میری اس کو کیا ضرورت ہے عفاف
آنی تو اس کی موم ہیں۔ اس لیے وہ ان سے اتنا پیار
کرتا ہے مگر میں , مجھ سے تو وہ محبت نہیں کرتا نا۔

محبت تو وہ میرا سے کرتا ہے پھر بھلا وہ میرے لئے اتنا
پوزیسو کیوں ہونے لگا"۔۔۔

شروع میں محبت سے کہتے آخر میں اس کے لہجے میں
حسرت سمٹ آئی تھی جیسے اپنی محبوب شخصیت سے
چاہے جانے کی تمنا ہو۔۔۔

تم نہیں سمجھو گی پگلی نہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ تم "
سے کتنی محبت کرتا ہے تمہاری طرح مگر وقت کے
ساتھ اسے بہت جلد اندازہ ہو جائے گا"۔۔۔۔

جہان ذو معنی انداز میں مسکراتے ہوئے اسے دیکھ شریر
لجے میں بولا تو ماہرہ کے دل کی دھڑکنیں ایک دم تیز
ہوئی تھیں۔۔۔۔

یہ کیا کہ رہے ہیں آپ میں کچھ سمجھی نہیں۔۔۔۔"

ماہرہ نے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا۔۔۔۔

لیکن میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں۔۔۔۔۔"

جہان سامنے دیکھ ڈرائیو کرتے سر دھنتے بولا تو ماہرہ کے
کانوں سے شرم کے مارے دھواں نکلا تھا۔۔۔۔

ہم جا کہاں رہے ہیں۔۔۔۔"

اسے اپنا چہرہ تھپتھپاتے اپنے چہرے کو نارمل کرتی پوچھ
بیٹھی۔۔۔

اسکے بات بدلنے پر وہ بس مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

فلحال تو تمہیں تمہاری بھابھی سے ملانے لے جا رہا"
ہوں"۔۔۔۔

گاڑی کو یونیورسٹی کے باہر روکتے اسنے ماہرہ کو آگاہ کیا
تھا۔۔۔

کیا! آپ بھی کسی سے پیار کرتے ہیں"۔۔۔"

وہ تو چیخ ہی پڑی تھی خوشی سے۔۔۔

میں بھی کیا مطلب تم مان رہی ہو کہ تم بھی کسی "
کو پیار کرتی ہو"۔۔۔

جہان نے فوراً اسکی بات پکڑی تھی جس پر وہ جھینپ
گئی۔۔۔

بتائیں نہ کون ہیں وہ"۔۔۔۔"

مینہ نام ہے اسکا"۔۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

"اور ملے کہاں تمھے آپ لوگ"

اسنے تیزی سے جہان کے ساتھ چلتے چلتے پوچھا۔۔۔

یہاں ہی اور کہاں میرا لاسٹ سمسٹر تھا اور اسکا تیسرا"

کب پیار ہوا پتہ ہی نہ چلا"---

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا--

ہے کہاں وہ دکھائیں نہ مجھے"--"

وہ اسکا بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولی---

خود ہی مل لو وہ رہی"---"

جہاں سامنے کی طرف اشارہ کرتے بولا تو ماہرہ نے

سامنے دیکھا جہاں ایک بہت پیاری سی لڑکی کھڑی اپنی

دوست سے باتیں کر رہی تھی---

ماہرہ کو وہ بہت پیاری لگی۔۔۔

کیسی لگی۔۔۔"

جہان نے اسکے کان میں پوچھا۔۔۔

بہت اچھی۔۔۔"

اسکے منہ سے سرگوشی کے انداز میں نکلا۔۔۔

"اہم اہم"

جہان نے یمنہ کے پاس جا کر گلا کھنکارا تو وہ ہڑبڑا کر

پلی۔۔۔

اسے دیکھتی ہی اسکی ساری دوستیں غائب ہوئی
تھیں۔۔

"تم یہاں"

وہ حیرت اور خوشی سے بولی۔۔۔

ہاں اپنی بہن کو تم سے ملوانے لایا تھا فارغ ہو تو چلو"
ہمارے ساتھ۔۔۔

اسنے جہان کے پیچھے دیکھا تو ماہرہ کو کھڑے پایا اسے
دیکھ وہ خوشدلی سے اسکے گلے لگی تھی۔۔۔

تم ماہرہ ہو نہ جہان نے بہت بار تمہارے بارے میں "
بتایا مگر تم تو دکھنے میں اور بھی خوبصورت ہو"۔۔۔۔

وہ ستائشی انداز میں کہتی اسکے سرخ و سفید گال دلچسپی
سے چھو کر بولی تو ماہرہ کے چہرے پر گلال ٹوٹ کر
بکھرا تھا۔۔۔۔

بہت خوشنصیب ہو گا وہ شخص جسکا تم مقدر بنو"
گی"۔۔۔۔

اسنے ایک اور تعریف کی تھی ماہرہ کی کیونکہ وہ تھی ہی
تعریف کے قابل۔۔۔۔

آپ بھی بہت پیاری ہیں اپنے نام کی طرح"۔۔۔"

اسکے پیارے لہجے میں کہنے پر مینہ ہنس دی تھی۔۔۔

ہاں وہ تو میں ہوں آخر چوائس کس کی ہوں"۔۔۔"

اسنے جہان کی طرف دیکھتے کہا تو وہ دونوں کھلکھلا کر

ہنس دیے۔۔۔

پھر وہ تینوں لانگ ڈرائو پر نکل کر گئے۔۔۔

کبھی کہیں تو کبھی کہیں اچھا سا کھانا کھانے کے بعد

اچھی سی فلم دیکھنے میں انہیں اچھا خاصہ ٹائم لگ گیا

تھا۔۔۔

پھر جہان ان دونوں کو شاپنگ پر لے گیا تھا جہاں
سے لڑکیوں کا جلدی نکلنا خاصہ ناممکن ہوتا ہے۔۔۔۔

ان دونوں نے ہی جہان کی صحیح پتلی حالت کی
تھی۔۔۔۔

پھر مینہ کو گھر چھوڑنے کے بعد اب جہان بارہ بجے
ماہرہ کو گھر چھوڑنے جا رہا تھا۔۔۔

جبکہ ماہرہ جیسے جیسے گھر قریب آ رہا تھا ویسے ویسے
ہاتھوں کی انگلیوں کو تیزی سے چٹخا رہی تھی۔۔۔

کیا پریشانی ہے ماہرہ۔۔۔۔"

جہان نے جانتے بوجھتے سوال کیا تھا وہ جانتا تھا کہ یارم
کو اگنور کر کے اسے بھی چین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

آپ تو جانتے ہیں نہ جہان میں نے ایسا پہلے کبھی "
نہیں کیا نہ ہی یارم کی کال اگنور کی نہ اسے بغیر
بتائے کہیں گئی اور آج تو اسکی اتنی کالز آنے کے
باوجود بھی نہ میں نے اٹینڈ کی اور تو اور آپ کے کہنے پر
فون بھی سوچ آف کر دیا۔ اب تو وہ مجھے پکا کچا چبا
جائے گا"۔۔۔

وہ ناخنوں کو دانتوں تلے کتر کر رہ گئی۔۔۔۔

ماہرہ اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے اول تو"

میں تمہارے ساتھ تھا، دوسری بات کہ تم اسکو جتنا

اپنے سر پر سوار کرو گی وہ اتنا سوار ہو گا۔۔۔

جتنا تم اسے اپنے پر بغیر کسی رشتے کے حکمرانی کرنے

دو گی وہ اور تم پر اپنی رعایہ سمجھ کر حکم چلائے گا۔۔۔

اس لیے بہتر ہے کہ خود کو سپیس دو دور رہو اس سے

تا کہ اسے تمہاری قدر ہو۔۔۔۔

اسے احساس دلاؤ کہ تم اسکے لیے کتنی ضروری ہو۔۔۔

اگر وہ اسی طرح تم پر پابندیاں لگاتا رہا تو تم گھٹ
گھٹ کر زندگی گزار دو گی۔۔۔

کیا آج تم خوش نہیں کھلی ہوا میں اپنا دن گزار
کر۔۔۔

جہان نے اسے بہت پیار سے سمجھایا تھا اور وہ سمجھ
بھی گئی تھی۔۔۔

اسکا ایک ایک کہا لفظ سچ تھا۔۔۔ یارم اسکی زندگی کو بغیر
کسی مضبوط رشتے کے کنٹرول کرنا چاہ رہا تھا۔ آخر وہ
اس بات کی اجازت اسے کیسے دے سکتی تھی۔

ہاں واقعی مجھے آج بہت مزا آیا ورنہ میں تو بھول ہی " گئی تھی کہ کھلی ہوا کیسی ہوتی ہے۔ یارم کو ہی اپنی دنیا سمجھ شاید میں اپنے ساتھ بہت بڑی زیادتی کر بیٹھی ہوں یہ جانے بغیر کے ابھی تو وہ میرا محرم ہے ہی نہیں "----

ماہرہ نے رنج کے عالم میں تسلیم کیا تھا۔۔۔

گاڑی پورچ کے اندر پہنچی تو وہ دونوں گاڑی سے باہر نکلے جہاں یارم جلے پیر کی بلی کی مانند ماہرہ کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اسے یارم کے ساتھ اتنی رات کو آتا دیکھ اسکا غصہ سوا
نیزے پر پہنچا تھا اور وہ تیر کی تیزی سے اس تک پہنچا
تھا۔۔۔۔

کہاں تھی تم صبح سے نہ میری کالز اٹھا رہی تھی نہ "
ہی میسجز کا رپلائے کر رہی تھی اور تو اور پھر فون بھی
بند کر دیا کیا میں وجہ جان سکتا ہوں اس سب
کی۔۔۔۔

وہ گرکھتے ہوئے بولا تھا ماہرہ کو۔۔۔

نہیں "ایک لفظی جواب میں وہ اس کے منہ پر تمانچہ مار"
گئی تھی کہ وہ جل کر خاکستر ہوا تھا۔۔۔

جہان کا ایک دم قہقہہ نکلا تھا مگر اس کی خونخوار نظریں خود
پر محسوس کر کے وہ سیز فائر کہ انداز میں ہاتھ کھڑے
کر کے رہ گیا۔۔۔

ماہرہ کیا ہو گیا ہے تمہیں منع کیا تھا نہ میں نے کہ "
صرف میں ہی تمہارا دوست ہوں تم کسی اور کو دوست
نہیں بناؤ گی خاص کر اسے جو مجھے زہر سے بھی برا لگتا

ہے پھر تم اسکے ساتھ اتنی رات گئے باہر کیا کر رہی
تھی"۔۔۔

وہ جہان کو دیکھتے دانت پیس کر خونخوار نظروں سے بولا
جیسے جہان اسکے دانتوں کے بیچ ہو۔۔۔

جس پر جہان نے سر تسلیم کرتے بڑے شرف کی
طرح اپنی تعریف قبول کی تھی۔۔۔

لیکن تم کس رشتے سے مجھے منع کر سکتے ہو یارم"
کیونکہ نہ تو تم میرے باپ ہو اور نہ بھائی۔۔۔

میں جب چاہوں جس کے ساتھ چاہوں باہر جا سکتی

ہوں"

وہ جہان کی طرف اشارہ کرتے بولی تو وہ اسکی خود سری

پر تاؤ کھا کر رہ گیا اور اسکا ہاتھ دبوچہ۔۔۔

یہ کیا کہ رہی ہو تم مطلب جانتی ہو اپنی بات"

کا"۔۔۔

وہ اسکی نظروں میں نظریں گاڑے بولا۔۔۔

وہی جو میرا دل کہہ رہا ہے اور ویسے بھی تمہیں تو میرا "
کہ ساتھ ہونا چاہیے اسنے غلطی سے تمہیں یہاں آنے کی
اجازت کیسے دے دی۔۔۔

کہیں تم اس سے چھپ کر تو نہیں آئے۔۔۔۔

وہ بھی تیزی سے بولی۔۔۔

کیا بلکہ اس کر رہی ہو بھلا میں اس سے پوچھ کر کیوں "

جاؤں گا ہر جگہ اپنی مرضی سے آیا ہوں میں یہاں اور

صبح سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔

اور تم اسکے ساتھ باہر گھوم رہی ہو۔۔۔

وہ بھی ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولا۔۔۔

تو کیا تم کل رات میرا کے ساتھ نہیں تھے، کیا تم "
نے فون اٹھایا تھا۔ کیا میرے میسجز کا جواب دیا تھا
کیا میری طرح رات ڈھائی بجے تک انتظار کی گھڑیاں
"اگزاریں

وہ بھی اسکی آنکھوں میں دیکھ پوچھ بیٹھی۔۔۔

اس بات پر یارم خاموش ہوا تھا کیونکہ اس بات کا
اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

میں جانتی تھی اب بتانے کی ضرورت نہیں جیسے تم"

کسی کہ بھی ساتھ وقت گزار سکتے ہو میں بھی گزار

سکتی ہوں جیسے آج جہان مجھے موؤی کے لیے لے

گئے پھر ہم نے کینڈل لائٹ ڈنر کیا اور ڈھیر ساری

شاپنگ اینڈ آئی مسٹ سے وہ بہت رومینٹک ہیں ہر

کسی کو انکے جیسا ہونا چاہیے"---

وہ بھی اسکے دل پر وار کرتی بولی کہ وہ بلبلا اٹھا تھا۔۔۔

ماہرہ"---

وہ اسے جھنجھوڑ کر بولا تو وہ جھٹکے سے اس سے دور

ہوئی۔۔۔

پلیز تم جاؤ میرا تمہارا انتظار کر رہی ہو گی اور ویسے بھی "

میں اتنی خوبصورت شام گزار کر تھک چکی ہوں اور مجھے

فریش بھی ہونا ہے سو گو۔۔۔

جہان یارم کو سی آف کر دی جیے گا۔۔۔

وہ اپنے دل پر پیر رکھ کر کچلتی خود کو اور اسکو دونوں کو

بھٹی میں جھونکتی اندر جا چکی تھی اور فوراً کمرے میں بند

ہوئی تھی۔۔۔

یہ سب آج وہ کیسے کر آئی تھی کیا وہ ماہرہ ہی تھی
اسے خود پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

شلپنگ بینگز کبرڈ میں رکھتی وہ نہانے گھسی تھی کیونکہ
اپنے آپ کو شانت کرنے کا اسے کوئی اور حل نظر
نہیں آیا تھا۔۔۔

بیچھے یارم اور جہان تنہا رہ گئے تھے۔۔۔

میرے خیال میں دوست اب تمہیں چلے جانا چاہیے"
کیونکہ وہ تمہیں سادہ لفظوں میں گیٹ آؤٹ کہہ کر گئی
ہے۔۔۔

شٹ آپ "یارم زور سے دھاڑا۔ سب کچھ اس ہی کی"
وجہ سے ہو رہا تھا۔۔۔

کبھی میرے پر اپنا غصہ نکالنے کی بجائے خود کی"
غلطیوں پر غور ضرور کرنا کہ تم نے کب کب اس
معصوم لڑکی کا دل دکھایا ہے۔۔۔

کل اگر تمہیں آنا ہی نہیں تھا تو اسے امید کیوں دلائی
پوری رات اسنے تمہارے انتظار میں کاٹی۔۔

اور اسے کیا صلہ ملا کچھ بھی نہیں تو تم بھی اس سے
"باز پرس کا کوئی حق نہیں رکھتے۔۔"

جہاں اسے حقیقت کا آئینہ کھاتا وہاں سے جا چکا تھا
جبکہ یارم اب سمجھا تھا ماہرہ اس سے کس بات پر خفا
ہے۔ لیکن یہ تو طے تھا کہ اسے یارم کے ساتھ ماہرہ
کی موجودگی اور اسکی خود سری پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

جب وہ نہا رہی تھی اچانک لائک بند ہوئی تھی۔ وہ
جلدی سے شاور بند کرتی ہاتھ ٹول کر باتھروب باندھتی
اندازے سے باہر نکلی تھی۔۔۔

جنیٹر اب تک کسی نے آن ہی نہ کیا تھا اسے سوچ
کر کوفت ہوئی۔۔

باتھروب اسکے گھٹنوں تک آ رہا تھا۔ جبکہ گیلی ٹپ ٹپ
کرتی لٹیں اسکے چہرے سے چپکی تھیں۔۔

جیسے ہی اس نے کینڈل جلا کر رکھی۔ اسے اپنے پیچھے کسی
کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

وہ جھٹکے سے پلیٹ تو یارم کو اپنے پیچھے دیکھ اسکے چیخ نکلی
تھی۔۔

جسے یارم نے اسکے منہ پر ہتھیلی جماتے اسے دیوار سے
لگاتے بند کیا تھا۔۔۔

اسکے دیوار سے ٹکرانے سے باتھروب کھسک کر اسکے
کندھے سے ڈھلکا تھا۔۔۔

آخر تم مجھے نظر انداز کیسے کر سکتی ہو "اسکے ایک ایک"
لفظ میں شدت پہنا تھی جسے وہ ماہرہ پر لٹا رہا تھا۔۔۔

یارم یہ کیا بد تمیزی ہے تم میرے کمرے میں اتنی "
رات کو کیسے آ سکتے ہو وہ بھی اس حالت میں نکلو
یہاں سے"۔۔۔۔

وہ اپنی حالت یوں یارم کے سامنے دیکھ مرنے کے
قرب تھی۔۔۔

کیوں کیوں نہیں آ سکتا تم پر صرف یارم سردار شاہ کا "
حق ہے پھر کیوں دور رہوں تم سے"۔۔۔

وہ اسکے چہرے کو قریب کرتا اس پر اپنی سلگتی گرم
سانسیں چھوڑتا ہوا بولا تو وہ کسی زخمی پرندے کی طرح
پھڑپھڑا کر رہ گئی۔۔۔

یاد میں خود نہیں جانتا تھا کہ وہ ماہرہ کو اس حالت میں
دیکھ کیوں خود کو اسکے قریب جانے سے روک نہیں پا رہا
تھا۔۔ ایسا تو کبھی میرا کو دیکھ کر بھی نہیں جزبات
بھڑکے تھے جیسے ماہرہ کو دیکھ کر وہ بے قابو ہو رہا
تھا۔۔۔

ہوش میں آویارم تم میرے شوہر نہیں جو ہر چیز کا "
حق رکھتے ہو مجھ پر میرے پر صرف میرے شوہر کا حق
ہے اور میں اسی کی امانت ہوں"۔۔۔

وہ چیخ چیخ کر بولتی کسی اور کا ذکر کرتی اسے پاگل کر
گئی تھی۔۔۔

کون ہے وہ بولو"۔۔۔"

وہ غصے سے اسکا منہ دبوچتے بولا۔۔۔

میرے قریب آنے کا اور مجھے پانے کا حق صرف "
میرے محرم کو ہوگا جو تم تو بالکل نہیں ہو سکتے"۔۔۔۔

ماہرہ کی اتنی سخت باتیں اسے جلا کر راکھ کر گئیں تھی
آخر وہ کیسے اسکے علاوہ کسی اور کو اہمیت دے سکتی
تھی۔ اس بات نے اسکی عقل معاؤف کر کے رکھ دی
تھی۔۔۔

اچھا ایسی بات ہے تو اگر میں تم پر اپنی قربت کا"
لمس چھوڑ دوں تو کیا تمہیں اپنائے گا تمہارا ہونے والا
شوہر"۔۔۔

وہ اسے طنزیہ انداز میں دیکھتے بولا اور اسکے سرخ اپیل
کرتے لبوں کو دیکھتے بغیر سوچے سمجھے بے قابو ہوتے

جھکا تھا۔ اس بات کو سوچے بغیر کے وہ اسکا شوہر

نہیں۔۔۔

یار مہمم نہیں"۔۔۔"

بے بسی کے احساس کے تلے وہ آنسو بہاتی رہ گئی۔۔۔

یارم کے لب ہلکے سے ماہرہ کے لرزتے لبوں کو ٹچ
ہی ہوئے تھے کہ اچانک لائٹ آگئی اور یارم فوراً سے
پہلے ہوش میں آتے ہوئے جھٹکے سے اس سے دور ہوا
اور سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔

یہ کیسا کمزور لمحہ تھا یہ وہ کیا کرنے چلا تھا ماہرہ کے
ساتھ وہ تو میرا سے پیار کرتا تھا پھر ماہرہ کی طرف اسکا
جھکاؤ کیسا ہو گیا وہ کیسے نہ اپنے جذبات کنٹرول کر
پایا۔۔

اتنی قربت کا نشہ تو میرا کے پاس سر چڑ کر نہیں بولتا
تھا جتنا ماہرہ کی بے بگانگی سے اسے ہو گیا تھا۔۔۔
دوسری طرف ماہرہ ابھی بھی ڈر کے مارے دیوار کے
ساتھ کھڑی کپکپا رہی تھی اسے یارم سے ایسی امید
نہیں تھی۔۔۔

اس سے پہلے کے یارم اسے کچھ کہتا وہ کپڑے پکڑتے
آناً فاناً واشروم میں بند ہو گئی تھی اور بلک بلک کر رو
دی تھی۔۔۔

ماہرہ میری بات سنو ماہرہ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا"
مگر مجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا جہان سے تمہاری اتنی
نزدیکی پر میں پاگل ہو گیا تھا اور یہ سب کر بیٹھا آئی
"سوئیر میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا پلیز باہر آؤ

وہ واشروم کا دروازہ ہلکے سے کھٹکھٹاتا اسے اپنے عمل
کی صفائی دینے لگا جس پر ماہرہ کو اور رنج ہوا۔۔

کتنا بدل گیا تھا وہ اپنے اوپر ضبط کے پہرے بٹھاتے وہ
بمشکل اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے کپڑے پہنتی لرزتے
قدموں سے باہر آئی تھی۔۔

جس پر یارم فوراً اسکے قریب آیا تھا۔۔۔

"آئی آئی ایم سوری"

وہ بہت مشکل سے اٹکتے ہوئے اسے سوری کرتے بولا
معافی مانگنا تو جیسے باپ اور بیٹے دونوں کے لیے پہاڑ سر
کر لینے کے مترادف تھا۔۔

اسکی بات کر نظر انداز کرتے وہ بیٹھ پر جا کر بیٹھ گئی
تھی جس سے جان تو جیسے ختم ہی ہو گئی تھی۔۔

اسکے یوں نظر انداز کرنے پر یارم کو جی بھر کر تاؤ آیا تھا
مگر وہ پھر سے ماہرہ کو خود سے ناراض نہیں کرنا چاہتا
تھا۔۔

"میں نے کہا نہ ماہرہ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا"

وہ اسکے سامنے اسکے قدموں میں بیٹھتا اسے قائل کرنے
والے انداز میں بولا۔۔۔

کیا گیر نئی ہے کہ آپ ایسا نہیں کریں گے کیا اگر "
میں پھر جہان یا کسی اور کے ساتھ باہر جاؤں گی تو
آپ چپ رہیں گے کیا اپنے آپ پر کنٹرول کر پائیں
گے آپ بولیں نہ کر پائیں گے تو سن لیں کبھی نہیں
"کر پائیں گے آپ"

ماہرہ کی بات پر یارم کا چہرہ غصے سے سرخ پڑنے لگا
تھا چہرے سے دھواں اٹھ رہا تھا یہ خیال ہی سوہاں
روح تھا کہ اسکی ماہرہ اسکے علاوہ کسی اور کے ساتھ
جائے گی۔۔

"کبھی نہیں"

وہ دانت پیستے بولا۔۔۔

ہمنہ کہا تھا نہ آپ کر ہی نہیں سکتے جس طرح آپ"
صرف مجھ تک محدود نہیں رہ سکتے تو میں آپ تک محدود
کیوں رہوں آپ کی باندھی نہیں ہوں میں , جیتی جاگتی
انسان ہوں جیسے آپ میرا کے بغیر نہیں رہ سکتے مجھے
بھی کوئی ایسا چاہیے جس کے ساتھ میں اپنا سپیشل
"وقت گزاروں سمجھے آپ

وہ تو اپنی دلی کیفیت بیان کرتی چٹخ ہی اٹھی تھی۔۔۔

کیا کہا تم نے زرا دوبارہ کہنا"۔۔۔"

وہ اسے جھٹکے سے اٹھاتے اپنے قریب کرتے بولا۔۔۔

صحیح سنا آپ نے جیسے آپ میرا کہے بغیر نہیں رہ سکتے"

اور میرا آپ کے بغیر تو مجھے بھی کوئی ایسا چاہیے جو

صرف مجھے چاہے آپ تو صرف اچھے دوست ہیں میرے

"اس سے زیادہ کچھ نہیں

وہ بھی ایک ایک لفظ چبا کر کہتی اسکے دل پر وار کر

گئی تھی۔۔

کیا بلکواس کر رہی ہو کیا میں کافی نہیں تمہارے لیے "
کیوں چاہیے تمہیں کوئی اور بولو۔۔ اور ویسے بھی ابھی
"تمہاری عمر شادی کی نہیں سو ان خرافات سے دور رہو

وہ بے انتہا سرد لہجے میں اسکے بازوؤں میں انگلیاں
پیوست کرتے بولا تو وہ سسکی بھر کر رہ گئی۔۔۔

کیوں رہوں میں دور آپ رہ سکتے ہیں نہیں نہ تو میں "
بھی نہیں رہوں گی میں کوئی آپ کی رعایہ نہیں جس
ہر آپ بے جا کسی حق کے حکم چلائیں گاٹ اٹ سو

"سٹے اوے فروم می

وہ اسے دھکا دیتی چیخ کر بولی تو وہ اسکا بدلا ہوا باغی انداز
بے یقینی سے دیکھنا لگا۔۔۔

میں سب سمجھ رہا ہوں تم کس کی زبان بول رہی ہو"
بہتر ہے سمجھل جاؤ اسکو تو میں اچھا سبق سکھاؤں گا
"مگر چھوڑوں گا تمہیں بھی نہیں

وہ دیوار پر زور دار ہاتھ مارتا بولا کہ وہ ڈر کے مارے دیوار
میں دبک گئی تھی۔۔۔

وہ سرخ آنکھیں لیے غصہ پیتا باہر کی جانب بڑھا تھا اگر
وہ کچھ دیر اور یہاں رہتا تو یقیناً اپنا سارا غصہ ماہرہ پر
نکال دیتا جو وہ نازک جان برداشت نہ کر پاتی۔۔۔

اسکے جانے کے بعد وہ گھٹنوں میں سر دیے بری طرح
رودی تھی اسکا دل دھکا کر وہ جو گن بھلا خود کہاں خوش
رہ سکتی تھی۔۔۔

کیوں آپ سمجھ نہیں رہے یارم ہمارے رشتے کو آخر "
کیوں آپ میرا کو چھوڑ نہیں دیتے۔۔

مگر اب یہ تو طے ہے جب تک آپ میرا کو نہیں چھوڑ
دیتے میں آپ کو خود پر کوئی حکم چلانے نہیں دوں
گی"۔۔

وہ زبردستی اپنی آنکھیں پونچھتے بولی۔۔

آج وہ عفاف سے ملنے ان لوگوں کے گھر آئی ہوئی تھی
جہاں جہان بھی اسے آتے دیکھ بہت خوش ہوا تھا کچھ
ہی دیر میں انہوں نے اچھا سا ڈنر تیار کر لیا تھا۔۔

جب یارم میرا کو لیے گھر میں داخل ہوا اسے کسی اور
لڑکی کے ساتھ آتے دیکھ عفاف کے ماتھے پر بل پڑے
تھے جبکہ سردار نے آئیرو اچکا کر اسے دیکھا کہ اسکا
بیٹا اب اتنا جوان ہو گیا تھا۔۔۔

جہاں میرا کے ساتھ یارم کو آتے دیکھ جہان اسے کڑی
نگاہوں سے دیکھنے لگا تھا وہیں ماہرہ نے نم آنکھیں
چھپاتے پہلو بدلا تھا۔۔۔

جو عفاف کے زیرک نگاہوں سے چھپا نہ رہ سکا۔۔۔
تو کیا ماہرہ چاہتی تھی یارم کو وہ جان کیوں نہ پائی۔۔۔

مام اس سے ملیے یہ ہے میرا مائے ون اینڈ اونلی "

Love "

یارم اسے عفاف سے ملواتے ہوئے بولا تو ماہرہ دور
کھسکی جبکہ عفاف نے میرا کو اوپر سے نیچے تک دیکھا جو
کہیں سے بھی ایک تہذیب یافتہ لڑکی نہیں لگ رہی تھی
ڈارک بولڈ میکپ تنگ چست کپڑے اور چہرے پر
عیاری لیے عفاف کا دل کھٹا کر گئی وہ کہیں سے
بھی ماہرہ سے اچھی نہیں تھی ---

عفاف زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لائے اس سے ملی
اسے اس کی آدیوں اپنے فمیلی ٹائم میں پسند نہیں آئی
تمھی یہ سردار اور جہان اچھی طرح جان چکے تھے۔۔۔

اور پھر پورے وقت میں یارم میرا کی تعریفیں کرتا رہا
تھا۔۔۔

"آپ کو پتہ ہے مام میرا تو اتنی اچھی ہے کہ۔۔۔۔"

ایکسکیوز می ایوریون چلیں ماہرہ مجھے تمہارے ساتھ ٹائم"

"سپینڈ کرنا ہے"

یارم کی بات کو بیچ میں کاٹ کر عفاف کھانا چھوڑتی
ماہرہ کو مخاطب کرتی بولی تو ٹیبل پر سناٹہ چھا گیا۔۔۔
اچانک عفاف کو کیا ہو گیا تھا۔۔۔

"او کے آنی"

ماہرہ بھی اسکی بات سنتے فوراً اٹھی تھی اور اسکے ساتھ
باہر چلی گئی تھی۔۔

جبکہ میرا کامنہ تو حین کے احساس سے سرخ پڑ چکا تھا
صاف ظاہر تھا عفاف کے اس عمل سے کہ وہ ماہرہ

کو زیادہ ترجیح دیتی تھی میرا پر اور یہ ایک اور وجہ بنی تھی
ماہرہ سے نفرت کرنے کی۔۔

"چل میرا میری عفی ایسی ہی ہیں"

جہاں ایک آنکھ ونک کرتا بولا تو وہ کڑھ کر رہ گیا جبکہ
یارم اسے گھور کر دیکھنے لگا تھا۔۔

عفاف اور ماہرہ ساتھ ساتھ والک کر رہی تھیں جب
عفاف اچانک خاموشی توڑتی بولی۔۔۔

"پیار کرتی ہو میرے بیٹے سے"

بڑا سیدھا انداز تھا اسکا کہ ماہرہ جاہاں تھی وہیں کھڑی رہ
گئی۔۔۔

عفاف کی گہری اندر تک اترتی نظروں نے اسے کچھ کہنے
کے قابل ہی کہاں چھوڑا تھا۔۔

ن نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں آنی آپ کو ایسا"
"کیوں لگا

اسنے فوراً سے پہلے نظریں چراتے بال کانوں کے پیچھے
اڑیستے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر عفاف ہمہ ہا کر کے رہ گئی۔۔۔

اب احساس ہو رہا ہے کہ وقت بہت بیت چکا ہے"

اتنا کہ میں سمجھ ہی نہیں پائی کہ کب میرے بچے
اتنے بڑے ہو گئے کہ زندگیوں کے فیصلے کرنے لگے
... "اور مجھے آگاہ تک نہیں کیا

ایسی کوئی بات نہیں ہے آئی آپ ایسا کیوں کہ رہی"
"ہیں آپ کو میری زندگی پر پورا اختیار ہے

وہ فوراً انکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے بولی تو عفاف
اسکی حالت پر مسکرا دی۔۔۔

کیا مجھے بچی سمجھتی ہو یا انجان کہ اپنے بچوں کی "
آنکھیں پڑھ کر دل کا حال نہ جان پاؤں۔۔۔

سب جان گئی ہوں کہ کیسے دونوں پاگل ہو گئے ہیں
ایک ہے کہ محبت سے آنکھیں چرائے پھر رہا ہے اور
دوسری ہے کہ اپنی ہی محبت سے دستبردار ہوتے اپنی
"محبت کسی اور کی جھولی میں ڈال رہی ہے

عفاف نے اس کے کندھوں کو جھنجھوڑتے کہا تو ایک
بے بسی کا آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر زمین پر گرتا
بے مول ہوا تھا۔۔۔

"میں ابھی بتاتی ہوں اسے اسکی تو"

عفاف غصے سے یارم کا دماغ ٹھانے لگانے لگی تو ماہرہ
نے فوراً اسکا بازو پکڑتے نم آنکھوں سے نفی میں سر

ہلایا۔۔۔

نہیں آنی خدا کے لیے اسے کچھ مت کہیے گا یہ "
میری یک طرفہ محبت ہے میں اسے کسی کے گلے کا

"پھندا نہیں بنانا چاہتی

وہ لب کاٹتی اسکے پیروں میں زنجیر ڈالتی بولی۔۔۔

کیوں کیوں نہ دماغ سیدھا کرونا سکا خود تو اسکا تمہارے "
بغیر وقت نہیں گزرتا تمہیں دیکھے بغیر سانس اسے نہیں
آتی پھر بھی کم عقل اپنے احساسات سے انجان
"دوسری عورت لے آیا ہے

وہ غصے سے آوٹ اوٹ کنٹرول ہوتی بولی۔۔۔

دوسری طرف جہان بھی کھانا مکمل کرتے اٹھا۔۔

ویسے یارم یہ یہیں رک رہی ہے آج؟ کیونکہ اگر یہ "

زیادہ دیر یہاں کی تو مجھے ڈر ہے کہ آج تمہیں بھی اپنے

"پاپا کی طرح باہر نہ سونا پڑے

وہ آنکھ ونک کرتے بولا تو باپ بیٹا دونوں اکٹھے جلے

تھے۔۔

تمہیں اور کوئی کام نہیں جو یوں ویلے بیٹھے بے پر کی

"چھوڑتے رہتے ہو

سردار ایک دم جل کر بولا۔۔۔

آں ہاں میرا پاس اس سے بھی امپورٹینٹ کام ہے"

اور وہ ہے عفی اور ماہرہ کو کمپنی دینا جسکے لیے آپ

"دونوں کے پاس ہی ٹائم نہیں

وہ دانت نکوستے انہیں جلا کر خاک کرتا جا چکا تھا جبکہ
وہ پیچھے پیچوتاب کھاتے رہ گئے۔۔

جہان جیسے ہی باہر ان دنوں کے قریب آیا تو اسکے
کانوں میں ماہرہ کی آواز پڑی۔۔

آنی آپ کو میری قسم اسے کچھ نہیں کہنا میری محبت "
"میں طاقت ہوئی تو خود مجھ تک لوٹ آئے گی

عفاف کے بڑھتے قدم اسکی بات پر ساکت ہوئے تھے
جو اپنے زندگی کو خود جہنم میں جھونک کر جلنا چاہتی
تھی۔۔۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی رہ گئی جبکہ جہان نے
سب سنتے لب بھیج لیے تھے۔۔۔

عفی کہنے کا کوئی فائدہ نہیں وہ بالکل ٹھیک کر رہی "
ہے جب تک یارم اس سے دور نہیں جائے گا وہ
محسوس نہیں کر پائے گا کہ وہ اس کی زندگی کے لیے
"کتنی اہم ہے

وہ عفاف کو سنجیدگی سے کہتے اسکے قریب رکا تو عفاف
کو بھی اس کی بات ٹھیک لگی اور اس کا دماغ تیزی
سے چلنے لگا۔۔۔

"جاؤ تم ماہرہ کو چھوڑ آؤ"

اسکے بات پر جہان نے اسے اچھنبے سے دیکھا جیسے کہنا
چاہ رہا ہو کہ یہ کام تو ہر بار یارم کرتا ہے جس پر وہ
طنز یہ انداز میں مسکرائی۔۔۔

تمہاری ہی بات پر عمل کر رہی ہوں اب وقت آگیا"
ہے اپنے بیٹے کو یہ احساس دلانے کا کہ کون کھرا
"ہے اور کون کھوٹا"

وہ ماہرہ کے سر پر پیار دیتی جہان کو کہتے ان پر
الوداعی نظر ڈالتے اندر جا چکی تھی۔۔۔

پیچھے جہان باد لنخواستہ اسے لیے گھر چھوڑنے گیا کیونکہ

وہ جانتا تھا کہ اب یارم اتنی آسانی سے عفاف کے

.... ہاتھوں بچ نہیں پائے گا

مام آپ آگئیں مجھے آپ اور ڈیڈ دونوں سے ضروری "

"بات کرنی تھی

ابھی وہ لوگ لاونج میں آئے ہی تھے جب عفاف اندر

آئی اور اسے یارم نے روکا ---

اسے یہ جاننے میں بالکل مشکل نہ ہوئی کہ اب یارم

کیا کہنے والا ہے --

"ہمم کہو ہم سن رہے ہیں"

اسنے سینے پر بازو باندھتے سردار کے قریب جاتے کہا جو
یارم کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"اُمم ماہرہ کہاں ہے"

یارم ایک دم ماہرہ کو وہاں موجود نہ پا کر بولا۔۔

میرے خیال میں جو بات تم کرنے والے ہو اس"
کے لیے تمہیں ماہرہ نہیں بلکہ اپنے بغل میں کھڑی
"میرا کی ضرورت ہے اس لیے جلدی کہو

عفاف نے اسے گہری نظروں سے دیکھ کر مسکراتے
ہوئے کہا تو یارم نے ایک دم تھوک نگلا جبکہ سردار
ایک دم عفاف کہ اس انداز پر ٹھٹھکا یہ عفاف کا نارمل
انداز نہیں تھا

-- یہ وہ اچھی طرح جانتا تھا۔۔

وہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں اور میرا اسی ماہ "
"شادی کرنا چاہتے ہیں

یارم نے ایک دم گہرا سانس بھرتے دل کی بات کہ
دی جبکہ عفاف نے ایسا تاثر دیا جیسے اسے کوئی فرق نہ
پڑا ہو لیکن سردار ضرور خوش تھا۔۔۔

ویلڈن میرے بیٹے مجھے بہت خوشی ہوئی کہ تم اپنی "
لائف کو سیریس لینے لگے ہو میری یہی تمنا تھی کہ تم
بھی اسی سے شادی کرو جس سے تمہارا دل جڑا ہو جیسے
"میں نے تمہاری ماں سے کی

وہ یارم کو گلے سے لگاتے تھپتھپا کر بولا تو وہ بھی مسکرا

دیا۔۔۔

"آپ کچھ نہیں کہیں گی مام"

یارم اس کو دیکھتے بولا مگر زیادہ دیر اسکی نظروں میں

نظریں نہ ملا پایا۔۔

جب اولاد بڑی ہو جائے تو وہ سمجھتی ہے اس کا ہر

فیصلہ ٹھیک ہے اس سے انجان کہ وہ اپنے آپ کو

کس کھائی میں دھکیل رہی ہے وہ اپنے آپ کو بہت

عقلمند سمجھنے لگتی ہے۔۔۔

پہلی اور آخری دفعہ پوچھوں گی کیا تم واقعی میرا سے پیار

"کرتے ہو اور اسی سے شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔"

اسکی بات پر پہلے تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا پھر

ایک دم حامی بھری۔۔۔

جی مام میں میرا سے ہی پیار کرتا ہوں اسکے بغیر نہیں"

"رہ سکتا اور اسی سے شادی کروں گا

وہ پختگی سے بولا۔۔۔

تو پھر ماہرہ کے ساتھ سایے کہ طرح کیوں پھرتے"

ہو اس کا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے کیا اس کو بھی

"زندگی میں شامل کرنا چاہتے ہو؟؟

عفاف کی بات پر وہ دنگ رہ گیا۔۔۔

مام یہ آپ کیا کہ رہی ہیں۔۔۔"

ماہرہ صرف میری دوست ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں
میں نے اس کے بارے میں کبھی ایسا نہیں

سوچا۔۔۔

یہ کہتے ہوئے یارم کی زبان لڑکھڑا رہی تھی بے ساختہ
اس رات کا منظر اس کی ذہن میں تازہ ہونا چلا گیا
تھا۔۔

جب وہ اس نازک حالت میں ماہرہ کے بہت قریب
پہنچ گیا تھا اور اگر لائٹ نہ آتی تو یقیناً اس کے لبوں کو
اپنی دسترس میں لے لیتا۔۔۔

اس نے بمشکل ہی سہی مگر اس خیال کو اپنے ذہن
سے جھٹکا اور عفاف کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جو اسے
تمسخرانہ انداز میں دیکھ رہی تھی۔۔

اچھا تو پھر ایسی بات ہے چلو مجھے تمہاری بات پر "
یقین تو نہیں لیکن مان لیا اس ہفتے کے آخر پر تمہاری
"مہندی ہے اور پھر بارات

عفاف کے ایک دم کیے جانے کے فیصلے پر وہاں
کھڑے سب لوگ حیران رہ گئے تھے۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

میرا نے ایک دن کے لیے اس شخص سے اجازت
چاہی تھی کیونکہ وہ مہندی میں شریک ہونا چاہتی تھی
اسکا پلین وہیں سے شروع ہونا تھا تاکہ وہ بعد میں
غائب بھی ہوتی تو کوئی اس پر شک نہ کر پاتا۔۔۔
مہندی اچھی طرح گزر گئی تھی اور اب تو یارم بھی اس
سے ایک بار مل کر جا چکا تھا۔۔۔

اسے کسی طرح اب ماہرہ کو اپنے گھر بلانا تھا تاکہ وہ
آگے کا پلین سر انجام دے سکے۔۔۔

جسکے لیے اب اسنے ماہرہ کو کال کی اور کچھ ایسی
نازیبہ باتیں کیں کہ وہ رک نہ سکی اور کچھ دیر بعد ہی
وہ وہاں موجود تھی۔۔۔

وہ اسکے کمرے میں داخل ہو کر اسکا گلے دبوچتے اسے
دیوار کے ساتھ لگا چکی تھی۔۔

"یہ یہ کیا کر رہی ہو ماہرہ تم"

اسنے ماہرہ کے پیچھے دیوار پر لگے کیمرے کی طرف رخ کرتے کہا۔۔

کیا بکواس کی تھی تمنے فون پر کہ میں یارم کی رکھیل"
"ہوں

اسنے میرا کے گلے پر گرفت مضبوط کرتے کہا تو اسکا
چہرہ سرخ ہوا۔۔۔

اسنے اب کے ماہرہ کو دھکا دیتے پلٹا اب میرا کی
کیمرے کی طرف بیک تھی جس سے کوئی اسکے چہرے
کے تاثرات نہ دیکھ سکتا۔۔

ہاں کہا میں نے پھر کیا کر لو گی سچائی کر ڈوی لگی"
کیا یارم کو لہجانے کے لیے کیا تم اس کے ساتھ نہیں
"رہتی ہر وقت

وہ طنزیہ مسکراہٹ سمیت آہستگی سے بولی تو ماہرہ کے
صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور اس نے گھما کر تھپڑ اسکے چہرے
پر رسید کیا جسکے باعس ایک خون کی لکیر اسکے ہونٹ
سے گرتی نیچے ٹپک پڑی اچانک اسے اپنے چہرے کی
فکر ہوئی کہ کہیں اس شخص کا دل اس سے جلدی نہ

اکتا جائے اسکے چہرے کا یہ حال دیکھ اس لیے فوراً
پیچھے ہوئی کے عفاف اسے اور نہ مار سکے۔۔۔

میرا کردار میرے لیے بہت اہم ہے میرا اپنے یارم کو"
جو مرضی کہو مگر مجھے اس میں مت گھسیٹنا ورنہ تمہاری
جان لینے میں میں دیر نہیں لگاؤں گی

وہ اسے انگلی دکھا کر وارن کرتی بولی تو وہ اسکے قریب آتی
مسکرا دی اور اسکے بازوؤں پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔

آئندہ دنوں میں جو سلوک تمہارے ساتھ ہونے والا ہے
"وہ سوچ کر ہی مجھے مزا آ رہا ہے جہنم مبارک ہو

وہ اسے طنزیہ مسکراہٹ سے دیکھتے بولی جبکہ اسکی بات
کو نہ سمجھتے ہوئے ماہرہ اسے دھکا دیتی وہاں سے جا
چکی تھی اور وہ دھکا لگنے کی ایکٹنگ کرتے نیچے گری اور
نکلی ٹسوے بہانے لگی تھی۔۔

اسے اچھی طرح پتہ تھا بعد میں یارم اس کمرے کی ویڈیو
ضرور چیک کروائے گا اس لیے وہ جتنا ہو سکتا اپنے
آپ کو مظلوم ظاہر کر رہی تھی۔۔۔

آخر کار اسنے روتے ہوئے ایک خط لکھ کر دراز میں ڈالا
اور اپنے کپڑے پیک کر کے جا چکی تھی۔۔۔

ماہرہ کی زندگی کو جہنم بنائے۔۔۔

وہ گھر آچکی تھی اسکا سر سوچ سوچ کر پھٹ رہا تھا کہ
اسکی آخری بات کا مطلب کیا تھا آخر وہ اس سے کیسے
انتقام لینے والی تھی اس سے ابھی وہ انجان تھی یہ
سوچتے سوچتے اسکی رات جاگتے ہوئے گزر گئی جب
یارم دھڑام سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو آج تو تمہاری شادی ہے "
تمہیں تو اپنی دلہن کے پاس ہونا چاہیے پھر میری یاد
"کیسے آگئی

وی شدتِ درد سے سرخ پڑتی آنکھوں سے بولی تو وہ
مسکرایا۔۔۔

"اسی کے پاس تو آیا ہوں"

اسکی بات پر ماہرہ نے جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا جس
سے اسکی گردن تک چٹخ گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا کہ رہے ہو تم"

ماہرہ نے اپنی مسٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا کیونکہ اسے
لگ رہا تھا کہ یارم اس کا مذاق اڑانے آیا ہے مگر اپنی
طرف اس کے قدم بڑھتے دیکھ وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہونا
شروع ہوئی تھی مگر یارم نے اسے اس کی مہلت
نہیں دی تھی۔۔

"شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے"

اس کے حکم میں بھی برف جیسی ٹھنڈک تھی۔۔۔

اور کیوں کر کروں میں تم سے شادی اب تک تو تم "
میرا سے پیار کے دعوے کرتے تھے اب میرے در پر
کھڑے ہو کیا سمجھوں میں اسے کوئی سازش "---
ماہرہ نے دانت بھیجتے ہوئے کہا تو وہ اس کے انداز پر
مسکرا دیا۔۔۔

تمہارے پاس نہ کا کوئی اختیار نہیں ڈارلنگ اس چیز "
کی اجازت تو تمہیں یارم کبھی نہیں دے گا۔۔۔
وہ اس کے گرد چکر کاٹتے ہوئے بولا دو ماہرہ ششونچ
کا شکار ہوئی تھی۔۔

تم جو مرضی کہہ لو یارم میرے والدین ہی تمہیں اس "

"چیز کی اجازت نہیں دیں گے

وہ تمسخرانہ انداز میں بولی تو وہ قہقہے لگا گیا۔۔۔

انہیں تو میں منا چکا ہوں اور باقی رہ گئی تم تو آج "

"تمہیں میرا ہونے سے کوئی روک نہیں سکتا

وہ دلچسپی سے اسکے تاثرات جانچتے بولا جسکے چہرے کا

رنگ اسکی بات پر سرخ پڑا تھا اور دھڑکنیں منتشر ہوئی

تھیں۔۔

اور اگر میں نا مانوں تو۔۔۔ "

ماہرہ نے اس کو آزمانا چاہا تھا۔ "تو میرے پاس اقرار
... "کروانے کے اور بھی کئی ذرائع ہیں

وہ اسے دھمکی دیتے بولا تو اس کے انداز پر ماہرہ نے
تھوک بمشکل نکلا۔۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو"

ماہرہ نے اپنی آنکھیں میچتے بڑے ضبط سے کہا تھا۔۔

اگر میں تمہاری خالہ سے دور ہو جاؤں تو کیا تم اپنی

"خالہ کا دکھ برداشت کر لو گی

اس نے سرد لہجے میں کہتے ماہرہ کی جان نکالی تھی
جس پر وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔

تو کیا وہ اس کھیل میں اپنی ماں سے دور جانے کے
لئے بھی تیار تھا جس نے اس کے لیے اتنی قربانیاں دیں کیا
واقعی اس میں سے احساسات ختم ہو چکے تھے۔۔۔

یارم تم بھول رہے ہو کہ عفاف خالہ تمہاری سگی ماں
ہیں تم ان کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو انہوں نے
اتنے سالوں تمہاری جدائی برداشت کی ہے اور اب

تمہاری دوری وہ برداشت نہیں کر پائیں گی وہ مر جائیں
گی"۔۔۔

ماہرہ آنسو بہاتی سسکتے ہوئے اسے جھنجھوڑتے ہوئے
بولی مگر یارم پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اس کے ہر ایک
تاثر سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اپنی بات پر پورا اترے گا
جو کے ماہرہ کسی صورت نہیں چاہتی تھی اسے جان
سے عزیز تھی عفاف پھر وہ کیسے اسے اتنا بڑا دکھ دے
سکتی تھی چاہے اس کے لیے اسے یارم سے شادی ہی
کیوں نہ کرنی پڑتی وہ کر گزرتی۔۔۔

سب کچھ تم پر منحصر ہے تمہاری ایک ہاتھ تمہاری ۔"

خالہ کو غم سے بچا سکتی ہے اور تمہاری ایک نا انہیں

موت کے دہانے پر دھکیل سکتی ہے کیوں تم نے جو

میرا نقصان کیا ہے اسکی قیمت تمہیں چکانی ہوگی"۔۔۔

وہ ظالم اس کی جان نکال گیا تھا آخر وہ کیوں فرعون

بنا بیٹھا تھا۔۔

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"۔۔"

اسکی بات وہ سمجھ تو نہ پائی تھی مگر اسنے اپنے دل کا

قتل کرتے کہا۔۔

اس کے اقرار پر یارم سرشاری سے مسکرایا تھا ایسے
جیسے پہلے ہی جانتا ہو کہ وہ انکار نہیں کر پائے گی۔۔
شادی کا جوڑا کچھ دیر میں تم تک پہنچائے گا اس لیے
بہتر ہے کہ تم بغیر روئے دھوئے تیار ہو جاؤ کیونکہ
میں اپنی آج کی رات برباد نہیں کرنا چاہتا اس کی اتنی
بے باک بات پر ماہرہ کی ریڑھ کی ہڈیاں تک کپکپا اٹھی
تھیں۔۔۔

اسے نہیں پتہ چلا تھا کہ اس نے اپنے گھر والوں اور
اس کے ماں باپ کو کیسے منایا تھا مگر جب وہ حال
میں لوٹی تو اس کا نکاح شروع ہو چکا تھا۔۔

"کیا آپ کو قبول ہے"

"جی قبول ہے"

اسنے تین بار کہتے اپنا لہنگا زور سے مٹھی میں دبوچا سینے
میں ان دیکھا ڈر تھا جیسے وہ اپنے ساتھ بہت غلط کر
بیٹھی ہو۔۔۔

دوسری طرف یارم انگارہ ہوتی نظروں سے اسے دیکھ رہا
تھا اس لڑکی نے جو اسے غم پہنچایا تھا اسکی محبت
چین کر اسکے دوگنا غم وہ اسکی ہستی مٹا کر اسے دینے
والا تھا۔۔۔

خوشیاں تمہارا مقدر بنیں گی یہ تو کبھی سوچنا بھی "
مت

اسنے دل میں ہی نفرت سے سوچا
کمرے میں پہنچتے یارم نے ماہرہ کو اپنی گرفت میں لیا
تھا جو اچانک افتاد پر بوکھلا گئی تھی۔۔

اسنے جھٹکے سے ماہرہ کو بیڈ پر پھینکا تھا۔۔

"چھوڑو مجھے جانے دو"

ماہرہ چیختے ہوئے بولی تو وہ تسخرانہ انداز میں اسکی طرف
دیکھتا آہستہ سے اسکی طرف بڑھنے لگا جیسے شکاری شکار
کی طرف بڑھتا ہے۔۔

اب تو تمہارے کہنے پر میں نے تم سے شادی بھی "
"اکر لی اب کیا چاہتے ہو

وہ نم آنکھوں سے بولیں چوڑیاں ٹوٹ کر بکھر گئی تھیں
اسکے بیڈ پر گرنے کی وجہ سے۔۔

اووہ تو اب معصوم بننے کا ناٹک کر رہی ہو تم کیا تم "
"نہیں جانتی کہ آج رات دلہا دلہن کیا کرتے ہیں
اسکی بات پر وہ سرخ چہرے سے روتی وہ مرنے کے
قریب تھی۔۔

اتنی معصومیت کہیں میں مر ہی نہ جاؤں یہ "
معصومیت تب کہاں تھی جب تم نے مجھ سے میری
محبت کو دور کیا اسکا دل توڑتے تمہیں کچھ نہیں ہوا
اب تمہیں تو تمہاری محبت مل گئی اب تو تمہیں خوش
"ہونا چاہیے"

وہ اسکا منہ دبوچ کر قریب کرتے اسکے منہ پر دھاڑا کے
وہ کپکپا کر رہ گئی۔۔

"م میں نے ایسا کچھ نہیں کیا میرا یقین کرو"
وہ لڑکھڑاتے ہوئے سسک کر بولی تو وہ تلخی سے مسکرا
دیا۔۔

"کہا تھا نہ تمہیں اسکی قیمت چکانی پڑے گی"
اسنے ماہرہ کے دونوں ہاتھ بیڈ سے لگاتے زور سے کہا
جس پر اسکی چوڑیاں ٹوٹ کر اسکی کلائیوں میں پیوست
ہوئی تھیں۔۔۔

"آہہہ پلینز نہیں"

وہ درد سے چلائی مگر یارم کو رحم نہ آیا وہ حیوان بن بیٹھا

تھا۔۔

اور اب میں اپنی محبت کی بربادی کی قیمت تم سے "

"وصول کر کے رہوں گا

اسنے اسکی شفاف گردن پر اپنی سلگتی چھاپ چھوڑتے

کہا تو وہ چلا اٹھی۔۔

نہیں یارم پلینز ایسا مت کرو میں ماہرہ ہوں تمہاری تم "

"میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو

وہ اسکے سینے پر مکے برساتی بولی مگر اس پر کوئی اثر نہ
ہوا وہ بے رحم بنا اسکی ہستی کو توڑ گیا تھا۔۔۔

صبح یارم کی آنکھ کھلی تو ماہرہ کو ماتم کناں حالت میں
پایا جو سرخ آنکھوں سے ابھی تک روتی ہوئی بکھری
حالت میں تھی۔۔

اب اٹھ ہی گئی ہو تو تیار بھی ہو جاؤ نیچے جانا ہے اور"
ایک بات یہ ٹسوے مت بہؤ جیسے تمہارے ساتھ زیادتی
ہوئی ہے یہ تو میرا حق تھا جو میں نے لے لیا کیونکہ
"یارم سردار کبھی اپنی حق تلفی نہیں ہونے دیتا

وہ ڈریسنگ روم میں جاتے اسے چڑاتے ہوئے لہجے میں
کہہ کر گیا کہ وہ سسک سسک کر رو دی۔۔۔

اس نے سنا تھا کہ محبت حد سے بڑھ جائے

تو آزمائش بن جاتی ہے آج اسکی بے حد بے پناہ محبت
"اسکے لیے آزمائش بن ہی گئی تھی

اسنے اپنے ٹوٹے بکھرتے وجود کو اکٹھا کیا اور واشروم
میں بند ہو گئی۔۔۔

تاکہ خود کو نیچے جانے کے لیے تیار کر سکے۔۔۔

جب وہ تیار ہو کر نکلی تو یارم اس کے انتظار میں کھڑا

تھا۔۔۔

تھوڑی دیر کے لیے تو اسکو نکھرا نکھرا بھگیا بھگیا دیکھ کر

تو وہ بھی مبہوت رہ گیا تھا کہ اسے کچھ یاد نہ رہا۔۔۔

وہ ٹرانس کی کیفیت میں اس کے قریب بڑھنے لگا جس پر

ماہرہ نے اس کے آگے چٹکی بجاتے اسے ہوش دلایا۔۔۔

واہ کیا سوگوار کیفیت ہے کیا مجھے شرمندہ کروانے کا

"ارادہ ہے"

وہ اسکی ٹھوڑی دبوچتے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولا
تو ماہرہ کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھیں۔۔

کہیں سے ایک رات کی دہن نہیں لگ رہی تم بلکہ "
"بیوہ ضرور لگ رہی ہو

وی اسکا منہ جھٹکے سے چھوڑتے ڈریسنگ نر تک گیا اور
ڈارک ریڈ لپسٹک لا کر اسکے لبوں پر لگانا شروع کی۔۔

"م میں"

اس سے پہلے کہ وہ اپنے لرزتے لبوں سے کچھ بولتی
یارم نے اسے خاموش کروایا۔۔

"شششش"

اگر اب تم نے زرا بھی بولنے کی کوشش کی تو اسکی
"سزا تمہارے ان نازک رس بھرے لبوں کو ملے گی
وہ اسکے لبوں پر انگوٹھا پھرتے بولا تو وہ لرز کر رہ گئی۔۔
وہ دھیرے دھیرے سرخ رنگ اسکے ہونٹوں پر بکھیرنے
لگا جس سے وہ پوری طرح اسکے تنگ میں رنگ جائے
لیکن پھر خود ہی اپنے ضبط کے تمام بندھن توڑ شدت
سے اسکے لبوں پر جھکا۔۔۔۔

اور بوند بوند اپنی شدت اس میں اتارنے لگا۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza: "

مام یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں میں اسی ہفتے شادی کیسے
"کر سکتا ہوں اتنی جلدی

اس کی بات پر عفاف نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

کیوں کیوں نہیں کر سکتے تم جلدی شادی تمہارے"
ہونے والی بیوی کو دیکھ کر تو نہیں لگ رہا کہ اسے
.. اس فیصلے سے کوئی اعتراض ہے

"تو سہی کھانا میں نے میرا

اس کی بات پر میرا نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

نہیں آئی مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔"

وہ جلدی سے بولی کہیں عفاف اپنا فیصلہ ہی نہ بدل ڈالے دل میں تو اس کے لڈو پھوٹ رہے تھے۔۔۔

"عفاف یہ کچھ زیادہ جلدی نہیں"

سردار نے بھی اسے سمجھانا چاہا مگر عفاف نے پہلے کبھی اس کی سنی تھی جو آج سنتی۔۔۔

تم ہی نے تو کہا تمہیں شادی اسی مہینے کرنی ہے تو" پھر اس ہفتے کیوں نہیں اور ویسے بھی تمہارے بعد مجھے ماہرہ کی بھی شادی کرنی ہے۔۔۔

اسے ایسے ہی بٹھا کر تو نہیں رکھ سکتے نہ۔۔۔

ویسے بھی میری نظر میں اس کے لئے ایک بہت اچھا

"لڑکا ہے جو جان چھڑکنے کی حد تک اسے چاہے گا

عفاف خوشی سے بولی تو اس کی بات پر تو جیسے یارم آگ

کی بھیڑ میں سلگنے لگا تھا۔۔ بھلا اسے عفاف کے ساتھ

کسی اور کا ذکر اتنا برا کیوں لگ رہا تھا ایسا کیوں لگ رہا

تھا کہ اس کے دل پر پاؤں رکھ کر کسی نے مسل دیا

ہو۔۔۔

مام میری شادی کی بات ہو رہی ہے تو بیچ میں ماہرہ"
کہاں سے آگئی"۔۔۔

وہ ایک دم بڑے ضبط سے بولا تو اپنے سے اوپر سے
نیچے تک دیکھا۔۔

وہ بیچ سے گئی کب تھی یہ تو تم ہی ہو جس نے "
اسے نظر انداز کر دیا مگر میں اسے نظر انداز نہیں کر
"سکتی کسی کے لیے میرے لئے وہ بہت اہم ہے
عفاف اسے اپنی بات کا احساس دلاتے ہوئے بولی تو
وہ کڑھ رہ گیا۔۔

آپ ماہرہ اس سے پوچھ لیں اسے ابھی کوئی جلدی "
"نہیں ہے شادی کی

وہ ایک دم بے چینی سے لاونج میں نظریں دوڑاتا بولا کہ
کہیں وہ اسے نظر آئے مگر وہ وہاں ہوتی تو اسے نظر آتی
نہ۔۔۔

اس کا یہ انداز میرا نے جلے دل سے دیکھا تھا اسے یو
یارم کا ماہرہ کی فکر کرنا ایک آنکھ نہ بھایا تھا اور یہی چیز
عفاف کو مزہ دلا رہی تھی ابھی تو کھیل شروع ہوا
تھا۔۔۔

اسے یہاں وہاں مت ڈھونڈو میں اسے جہان کے "
"ساتھ پہلے ہی گھر بھیج چکی ہوں

اس کی بات پر تو جیسے یارم جلتے کوئلوں پر ناچنے لگا تھا
مام آپ نے اسے ایسے کیسے جہان کے ساتھ بھیج دیا"
... میں اسے خود ڈراپ کرنے والا تھا میرا کے بعد

آپ جانتی ہیں کہ میں اسے ہمیشہ سے خود چھوڑ کر آتا
ہوں تو پھر آپ نے اسے جہان کے ساتھ کیوں جانے
دیا آخر"۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ کر جاتا۔۔۔

کیوں کیوں نہ جانے دیتی میں اس کو جہان کے "
ساتھ اب وقت بدل رہا ہے اور تمہاری شادی ہونے
والی ہے تم اب اس کو ہر جگہ اپنے ساتھ تو نہیں
لے جا سکتے نا۔۔۔

عفاف بھی اپنے نام کی ایک تھی اپنے ہی بیٹے کو تگنی
کا ناچ نچا کر رکھ دیا تھا کہ سردار بس سرپیٹ کر رہ گیا
تھا۔۔۔

میں سونے جا رہی ہوں اس بارے میں اور کوئی "
بات نہیں کرنا چاہتی میرا کو گھر چھوڑ آنا اور اپنے لئے

شاپنگ کرنا شروع کر دو کیونکہ میں ماہرہ کو تمہارے
ساتھ خوار کرنے کا ارادہ بالکل بھی نہیں رکھتی کیونکہ
مجھے خود اس کے ساتھ اس کی شادی کی شاپنگ کے
لیے جانا ہے

یہ کہتے ہی عفاف بڑے مزے سے وہاں سے جا چکی
تھی جب کہ وہ یارم کو جلتی بھٹی میں جھونک چکی تھی
اب اس میں جل کر کندن بننا تھا یا پھر دوسروں کو
بھی اپنے ساتھ جلانا تھا یہ یارم کے ہاتھ میں تھا۔۔

اس کا موڈ پوری طرح آف ہو چکا تھا مگر پھر بھی وہ نہ
چاہتے ہوئے میرا کو اس کے گھر چھوڑنے گیا تھا جہاں
تھوڑی دیر کے لئے اس نے یارم کو روک لیا تھا اور
پھر یارم تمام باتیں بھولتا چلا گیا۔۔۔

اگلے دن یارم نے ماہرہ کو کال کی۔۔

میرے سے ملے بغیر کیوں چلی گئی تھی تم اچھی "
طرح جانتی ہونا کہ مجھے تمہارا جہان کے ساتھ جانا پسند
نہیں پھر بھی تم اس کے ساتھ گئی آخر وجہ جان سکتا
ہوں۔۔۔"

یارم تو کل سے ہی سلگ رہا تھا اس لئے آج وہ اپنا
لاوا ماہرہ پر انڈیلے ہوئے بولا تو ماہرہ نم آنکھوں سے تلخی
سے مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

میری مرضی میں جس مرضی کے ساتھ جاؤ اور "
دوسری بات مبارک ہو آپ کو آپ کی شادی کی آپ تو
بہت خوش ہوں گے نہ تو پھر آپ کو میری کیا پروا۔۔
جس مرضی کے ساتھ جاتی پھروں۔۔

اس سے آپ کو کوئی غرض نہیں ہونا چاہیے آپ کے
لئے یہی بہتر ہے کہ اپنی بیوی کی طرف دھیان دیں نہ

کہ میری طرف۔۔۔ اور ویسے بھی میری شادی بھی بہت

جلد ہونے والی ہے اس لیے بہتر ہے کہ میرے

معاملے میں دخل اندازی مت کیا کریں۔۔۔

ماہرہ کے بعد میں تو جیسے جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام

کیا تھا۔۔۔

خبردار خبردار جو ایک لفظ بھی ایسا نکالا منہ سے اپنے "

لیے۔۔۔ بلکہ تم ایسے بات نہیں آؤں گی مجھے تم سے

ملنے آنا پڑے گا یہ کہتے ہوئے وہ دھاڑ کر فون رکھ چکا

تھا اور غصے سے گاڑی کی چابی اٹھاتے ماہرہ سے ملنے
گیا تھا۔۔۔

اب بتاؤ ذرا قریب آ کر کیا کہہ رہی تھی تم شادی "
کرنا چاہتی ہو وہ بھی کسی اور سے اتنی جلدی زیادہ آگ
نہیں لگ گئی تمہیں"۔۔۔۔

یارم ایک دم ماہرہ کے قریب آ کر اس کا بازو دبوچ کر
انتہائی قریب کرتے اس کے چہرے پر سلگتی سانسیں
چھوڑ کر بولا تو ماہرہ اندر تک ڈر گئی اس کا انداز ہی اتنا
سرد اور گہرا تھا کہ اندر تک اتر رہا تھا۔۔۔۔

وہ تو شکر تھا کہ یلدرم اور اس کی بیوی گھر نہیں تھی
ورنہ وہ یارم کو اس انداز میں بات کرنے پر گھر سے
بھی نکال سکتے تھے مگر وہ انا پرست بندہ تھا اسے کہاں
برداشت تھا کہ ماہرہ جو بچپن سے اس کے ساتھ تھی
اب کسی اور کے خواب سجانے لگی تھی۔۔۔

اس کی بعد میں اس کے جسم میں شعلے بھر دیے
تھے وہ کسی بھی طرح ماہرہ کا دماغ ٹھکانے کا ارادہ
رکھتا تھا تاکہ اس کے ذہن میں صرف اور صرف وہ
رہے۔۔۔

عجیب دیوانگی تھی نا اسے اپنا نا چاہتا تھا اور نہ ہی اسے
کسی اور کے قریب جانے دینا چاہتا تھا عجیب خود غرض
بندہ تھا۔۔۔

زبان سمجھال کر بات کرو یارم تم مجھے یہ سب کہنے "
"کا کوئی حق نہیں رکھتے

وہ کپکپاتے لہجے میں بولی کیونکہ یارم دھیرے دھیرے
قدم اٹھاتا اس کے قریب بڑھ رہا تھا۔۔

"زور سے بولو نہ میں سننا چاہتا ہوں"

وہ اسے پیچھے بڑھتے دیکھ اس کا بازو کھینچ کر قریب کرتا

اسے اپنے ساتھ لگا گیا اور اس کی آنکھوں میں اپنی

سرخ آنکھیں ڈالے تپش زدہ لہجے میں کہتے اس کی

سانسیں بند کر گیا۔۔۔

چھوڑو مجھے یارم تمہیں میرے اتنا قریب آنے کا کوئی "

" حق نہیں کتنی بار سمجھاؤں تمہیں

وہ آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سمیت نظریں پھرتے بولتی

اسے آگ لگا گئی۔۔۔

"تو پھر کسے ہے اس جہان کو"

وہ بھی اس پر برچھی چلاتے بولا۔۔۔

"شٹ آپ یارم جسٹ شٹ آپ"

وہ روح تک بلبلاتی چلا کر بولی۔۔۔

کیوں درد ہو رہا ہے اسی طرح مجھے بھی ہو رہا ہے جب "
"تم اپنے ان نازک لبوں سے کسی اور کا ذکر کرتی ہو

وہ اسکی ٹھوڑی دبوچتے اوپر کرتے بولا۔۔۔

تو وہ ضبط کے تمام بندھن توڑتے چلائی۔۔

اگر تمہیں اتنی ہی جلن ہو رہی ہے اتنا ہی فرق پڑ رہا "

ہے تو کیوں تم میرا سے شادی کر رہے ہو میں نے

بھی تو تم سے پیار کیا لیکن مجھے کیا ملا صرف خسارہ میں
نے تو تم سے کبھی گلا نہیں کیا۔۔۔

اتنی محبت کے باوجود بھی اگر تم میری طرف مائل نہیں
ہوئے تو تم میرے تھے ہی نہیں اور اور۔۔۔

میں کبھی اس شخص پر اپنے جزبے ضائع نہیں کر
"سکتی جو میرے جذبات کی قدر نہ کر سکے۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ اسکے سینے پر مارتی ہوئی بولی۔۔۔

تو وہ ایک دم ششدر سا پیچھے ہٹا یہ وہ کون سا اعتراف
کر رہی تھی۔۔۔

کیوں اب رک کیوں گئے بولو نہ چھوڑ سکتے ہو میرے "
، لیے میرا کو۔۔۔ نکال سکتے ہو تم اسے اپنی زندگی سے
میں بھی تو کہہ سکتی ہوں نہ کہ مجھے میرا سے نفرت
ہے جب وہ تمہارے قریب آتی ہے تو دم گھٹتا ہے میرا
میرا دل چیر جاتا ہے اس احساس سے کہ وہ تمہارے ،
ساتھ ہوتی ہے ہر اس وقت میں جس میں مجھے
تمہارے ساتھ ہونا چاہیے۔۔۔

خود تو مجھے تم نے کبھی دوست تک نہیں بنانے دیے
کسی اجنبی کے قریب نہیں جانے دیا تو پھر تم نے میرا

سے محبت کیوں کی میں بھی تو پوچھ سکتی ہوں نہ
جواب دو مجھے "۔۔۔

وہ چیخ چیخ کر بولتی اپنا دل جگر چیرتے اپنی چھپی محبت
کا بھرم توڑ گئی تھی کیونکہ وہ اسے جینے ہی نہیں دے
رہا تھا نہ ایسے نہ ویسے تو پھر اسے بھی اپنے سلع لب
کھولنے پڑے تھے جن سے اتنی بڑی حقیقت سننا وہ
دنگ رہ گیا تھا۔۔۔

نفرت ہے مجھے میرا سے سنا تم نے نفرت ہے "
مجھے "۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ اتنی زور سے دانت چباتے بولی جیسے
میرا کو اپنے لفظوں سے ہی قتل کر دے گی۔۔۔ اتنی
شدت اتنے جزبات وہ تو کچھ کہنے کے قابل ہی نہ رہا
تھا۔۔۔

جب آپ اپنی محبت کو چھوڑ نہیں سکتے تو مجھ سے "
بھی امیدیں مت باندھیں جب آپ میرے بن کر
نہیں رہ سکتے تو میں بھی نہیں رہ سکتی۔۔

"کیا چھوڑ سکتے ہیں آپ میرا کو

وہ استزایہ انداز میں بولی تو یارم کچھ کہنے کی شدید

خواہش رکھ کر بھی نہ کہ پایا۔۔۔

منہ نہیں چھوڑ سکتے نہ تو میرا پیچھا چھوڑ دیں کم از کم "

خدا کا واسطہ ہے آپ کو"۔۔۔

وہ ایک دم اسکے سامنے ہاتھ جھوڑتی کپکپاتی لبوں سے

لرزتے ہاتھوں سے اسے اپنا پورا زور لگا کر باہر دھکا

دیتی بولی اور اسے باہر نکال کر اسکے منہ پر دروازہ بند

کر گئی۔۔۔

وہ باہر کھڑا اتنا ششدر تھا کہ کچھ کہ بھی نہ پایا اور

بے جان قدموں سے باہر نکل گیا۔۔

آخر صحیح تو کہہ رہی تھی وہ کس حق سے وہ اسے اپنے

ساتھ رکھنا چاہتا تھا محبت تو وہ میرا سے کرتا تھا تو پھر

ایسا کیا تھا جو اسے میرا کے قریب کھینچتا تھا اسے کیا

چیز اس کے بغیر جینے نہیں دیتی تھی یہ سوچ سوچ کر

اسکا سر پھٹ رہا تھا۔۔۔

میرا اپنی شادی کی شاپنگ کر رہی تھی مال میں جب
اسے اپنے اوپر گہری تنیش زدہ نظروں کا احساس ہوا۔۔
جتنی دیر وہ وہاں رہی الجھن کا شکار رہی جیسے ہی وہ مال
سے باہر نکلتے اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگی کسی نے اسے
بے ہوش کر کے گاڑی میں ڈالا تھا۔۔۔

وہ مزاحمت کرتی رہی مگر سب کچھ بے کار گیا۔۔ اور وہ
اپنے ہوش کھوتی چلی گئی۔۔۔

جب اسکی آنکھ کھلی تو وہ ایک عالیشان کمرے میں
موجود تھی۔۔۔

کمرے کی ہر چیز قیمتی تھی اس بات کا اندازہ اسے
وہاں موجود چیزوں سے ہو گیا تھا جو اپنی قیمت خود جتا
رہی تھیں۔۔

جیسے ہی اس کی نظر اپنے کپڑوں پر گئی تو اس کی
آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ وہ ایک بہت
نازیبہ ڈریس میں مجود تھی۔۔۔

"میرے کپڑے کہاں گئے"

وہ فوراً ہڑبڑا کر بیڈ سے نیچے اتری جیسے ہی وہ کمرے
سے باہر بھاگنے لگی اس کی ٹکر۔۔

ایک لمبے چوڑے شخص سے ہوئی جو شرٹ لیس کمرے
میں داخل ہوا تھا۔۔ اسے دیکھتے ہی ماریہ اس کی مردانگی
پر اور چہرے پر بری طرح فریختہ ہوئی تھی۔۔

"آوہ میری حسینہ کو ہوش آگیا"

وہ اسکے قریب بڑھتے ہوئے اسے گہری نظروں سے
دیکھتے بولا اسے اپنے قریب بڑھتے دیکھ میرا کہ ہونٹ
خشک پڑنے لگے تھے۔۔

"ک ک کون ہو تم ا اور م مجھے یہاں کیوں لائے ہو"

وہ پیچھے قدم لیتے ہوئے بولی۔۔

سیدھی بات کروں گا دل آگیا ہے تم پر راتیں رنگیں"
"کرنا چاہتا ہوں اور اسکی منہ مانگی قیمت دوں گا تمہیں
وہ اسکو جھٹکے سے قریب کرتا اسکے بالوں کی لٹ کو
انگلی پر لپیٹتے بولا تو وہ اسکی سلگتی ہوئی قربت پر
پھسپھڑانے لگی۔۔۔

"م میں ایسی نہیں ہوں میری شادی ہے پرسوں"
وہ لڑکھڑاتے ہوئے بولی وہ الگ بات تھی اسکی آفر پر
اسکا دل مچل رہا تھا کہ وہ یارم کو چھوڑ دے وہ کونسا
ساری دولت اسکے نام لگا دیتا۔۔۔

آہاں پھر تو تمہارے ساتھ اور بھی مزہ آئے گا کیونکہ "

"ان چھوٹی چیزیں مجھے بہت پسند ہیں

وہ دانتوں تلے لبوں کا کونا دباتے بے باکی سے بولا اور

اسے چھوڑتے ہوئے بلینک چیک لا کر اسکے آگے

پھینکا۔۔

جسے دیکھ کر میرا کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں دل لالچ سے

بھر گیا تھا اسنے فوراً چیک اٹھایا۔۔۔

"کیا سچ میں جتنی مرضی پیسے لے لوں میں "

اسکا لالچ دیکھ وہ شاطر شخص مسکرا دیا تھا۔۔

تم حامی تو بھرو بے بی ساری دولت تمہارے قدموں"

"میں نچھاور کر دوں گا

وہ اسے گود میں بھرتے بولا تو میرا نے اسکے گلے میں

باہیں ڈال دیں۔۔

وہ اسے بیڈ پر لے گیا اور حیوانیت سے اسکے لبوں کو

اپنی دسترس میں لیتا اپنی حیوانیت دکھانے لگ جبکہ میرا

اس سب میں اس کا پورا ساتھ دے رہی تھی یہ بات

بھلائے کہ پرسوا سکی شادی تھی۔۔۔

جب پیسہ رشتوں میں آ جائے تو کہاں کی محبت کہاں
کا اعتبار بس جسموں کی بھوک رہ جاتی ہے عزت ماتم
کناں رہتی ہے۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

اس کی سانس بند ہونے کو ہوئی تو وہ اسکے سینے پر مکے
برسانے لگی جس پر وہ طنزیہ مسکراہٹ لیے اسے چھوڑ
پیچھے ہوا۔۔۔

ماہرہ کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا جسے یارم نے دلچسپی سے
دیکھا جیسے یہی تو چاہتا ہو وہ۔۔۔

اب لگ رہی ہو تم میری نام کی بیوی تمہارے چہرے "
پر یہ قربت کے رنگ لوگوں کی زبان پر تالے لگانے
کے لیے کافی ہوں گے کہ ہماری رات کیسی گزری
ہے"

اسنے دانتوں کا کونا لبوں تلے میچتے اسکی بے بسی کا
لطف اٹھاتے کہا تو وہ شدتِ ضبط سے سرخ پڑتی
آنکھوں سے اس سوداگر کو دیکھ کر رہ گئی جسنے رات
اسکے مان کی کمرچیاں بکھیر کر آئیے میں خود سے نظریں

ملانے کے قابل بھی نہ چھوڑا تھا اور اب وہ کیسے
سفاک بنا اسکے اجرٹنے کے قصے اسی کو سنا رہا تھا۔۔۔

اسنے شدت سے اس دن کو کو سا جس دن اس کے
دل میں یارم کی محبت ڈلی تھی۔۔۔

"بہت برے ہو تم"

وہ آنسوؤں کے درمیان ہچکی لیتی بولی تو وہ اسکے کان
کے قریب جھکتا گرم سانسیں چھوڑتا بولا۔۔۔

تمہاری سوچ سے بھی زیادہ کیا رات کو اندازہ نہیں"

"ہوا"

وہ تلخی سے طنزیہ مسکراہٹ سجائے اس سے بولا تو صبر
کا پیمانہ چھلکتے اسکا ہاتھ اٹھا تھا جو اس مقابل گھاگ
شخص نے پیچ میں ہی روکتے اسے جھٹکا دیا تھا اور بازو
مروڑتے گھما کر اسکی کمر اپنے سینے سے لگاتے غرا کر
بولا۔۔۔

اتنی جرات ہے تم میں کہ اپنے شوہر کے منہ پر"
چھاپ چھوڑ سکو بولو اپنا عاشق سمجھ رکھا ہے کیا"۔۔۔
وہ اسکا ہاتھ اتنی شدت سے دبوچتا بولا کہ اسکی درد کے
مارے آہہ نکل پڑی تھی۔۔

"یارم چھوڑو مجھے آہہ درد ہو رہا ہے"

وہ ٹپ ٹپ برستے سرخ آنکھوں سے بولی۔۔

ماہرہ ڈارلنگ شوہر ہوں تمہارا یہ ہاتھ اٹھانا کتنا مہنگا پڑا

"سکتا ہے تمہیں کیا اندازہ ہے اس بات کا

وہ اپنے سخت فولادی انگلیوں سے اسکی کمر دبوچتا بولا تو

اسنے تھوک نگلا۔۔۔

رات تک کا انتظار کون کرے گا اسکی سزا تو تمہیں

"ابھی ملے گی

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی یارم نے دانت اسکی
گردن میں گاڑے تھے کہ اسکی درد کے مارے آنکھیں
پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ چیختی اسے گھماتے وہ اسے لبوں
پر اتنی سختی سے جھکا کہ اسکی چیخیں گلے میں ہی گھٹ
گئیں اور وہ درد کے مارے تھر تھر کانپنے لگی اگر یارم
نے اسے کمر سے تھاما نہ ہوتا تو یقیناً وہ زمین بوس ہو
گئی ہوتی۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے بیوی جو تن نے میرے ساتھ"
کیا ہے اس کی سزا تمہیں تل تل مر کر بھگنی پڑے
اگی

وہ اسے جھٹکے سے پیچھے کرتے بولا تو وہ بیڈ پر گرتے
بری طرح رو پڑی۔۔۔۔

وہ نفرت سے سر جھٹکتے فریش ہونے چلے گیا۔۔۔
کچھ دیر بعد جب وہ دونوں نیچے ڈائننگ ٹیبل پر ناشتے
کے لیے آئے تو سب خوشی سے انکی طرف متوجہ
ہوئے۔۔

یارم نے پہلے اسکے لیے کرسی کھینچی تو سب کی نظروں
میں ستائش ابھری تھی اسکے اس عمل پر جبکہ ماہرہ
اسکا دوگلا پن دیکھ کر رہ گئی پھر بڑے ضبط سے
چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجاتی وہاں بیٹھی۔۔۔

"اتنی دیر کر دی ہم کب سے انتظار کر رہے تھے"
سردار نے یارم کو گھورتے کہا تو وہ دانت دکھانے لگا۔۔
آپ بھی تو روز لیٹ آتے ہیں ماما کے ساتھ میں نے"
"کبھی کچھ کہا

وہ دانت نکوستے بولا تو سردار جی جان سے جلا , اسکی
بات پر عفاف سرخ ہوئی جبکہ یلدرم کا چھت پھاڑ قمقہ
گونجا تھا جسے سردار نے خونخوار آنکھوں سے دیکھا۔۔۔
تیرے ہی کرموں کا پھل ہے اب یوں تپ کیوں رہا"
"یے

یلدرم کے کہنے پر سردار نے یارم کو گھورا۔۔
تم میرے ہی بیٹے ہو نہ تو سوتیلوں والا سلوک کرنا"
"ضروری ہے"

اسکی بات پر ایک بار پھر یارم کی زبان پر کھجلی
ہوئی۔۔۔

"آپ کو بیٹا ہوں تب بھی تو حرکتیں آپ پر گئی ہیں"

اسکی بات پر سرادر اسے مارنے اٹھنے لگا تو عفاف نے
اسے ایسی نظروں سے گھورا کہ وہ دوبارہ بیٹھ گیا جس پر
سب دبی دبی ہنسی ہنس دیے۔۔۔

میرا یارم کو دھوکا دیے واپس اس برے شخص کے
فلیٹ میں آ گئی تھی۔۔

وہ اس نامحرم کے لیے تیار ہو کر آئی تھی جس سے اسکا
کوئی رشتہ تک نہ تھا۔۔

جیسے ہی وہ دائم نامی شخص اندر داخل ہوا وہ فوراً
بے باقی سے اس کے ساتھ لیٹ گئی جسے اپنی باہوں میں
بھرے دیکھ دائم نامی اس شخص کے چہرے پر شیطانیت
بھری مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

"آگئی اپنے ہونے والے شوہر کو دھوکا دے کر"

وہ اس کے ٹھوڑی کو کاٹتے بے باکی سے بولا تو وہ بھی
چالاکي سے ہنس دی۔۔

تمہاری شخصیت ہی ایسی ہے کہ اس جیسے لاکھوں "

"قربان کر سکتی ہوں میں تم پر

اسنے دائم کے لبوں کو چھوتے کہا تو وہ اسکی خواہش

سمجھ کر مسکرا دیا۔۔۔

"تم بہت بے صبری ہو"

میرا اسکے گلے میں باہوں کا ہار ڈالتے بولی تو اس شخص

نے اسے جھٹکے سے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے کہا

جس پر میرا نے اسکے کان کی لو پر لب رکھتے انہیں

شرارت سے کاٹ لیا۔۔۔

"تو کیا تم یہ سب نہیں چاہتے"

وہ تو شرم حیا جیسے سب کچھ بھلائے بیٹھی تھی۔۔

جس پر اس شخص نے میرا کو حیوانیت سے دیکھا۔۔۔

"پھر آج رات مجھ سے رحم کی توقع بالکل مت کرنا"

وہ غلاظت بھرے لہجے میں کہتے اسے بیڈ پر پھینکتے بولا

اور پھر وہ کھیل شروع ہوا جو ہر ابنِ آدم اور حوا کی

بیٹیوں کو تار تار کر دیتا ہے۔۔۔

پھر پوری رات دائم اپنی حوس میرا سے مٹاتا رہا اور وہ

لڑکی اسے محبت سمجھتی تھی اس بات سے انجان کہ یہ

صرف سراب ہے دولت کی بھوک نے اسے اندھا کر
دیا تھا یہاں تک کہ اسے یہ شخص جو اسکے جسم کو نوچ
رہا تھا وہ بھی برا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

صبح اٹھتے ہی اسنے دائم جو کہ سگریٹ پی رہا تھا اسکے
منہ پر بوسہ دیا۔۔

"کیا ہوا کیا کل رات تمہارا لطف ادھورا رہ گیا"
وہ اسے چھڑتے بولا تو وہ ایکاداسے کھلکھلا کر ہنس
دی۔۔

"کیوں تم تھک گئے گیا"

یہ سننا تھا کہ وہ شیطان پھر اسے اپنی آغوش میں لیے
ناکی محبت دکھانے لگا تھا۔۔

"اب بس بھی کرو مجھے تیار ہونا ہے"

وہ اسے چھوڑ نائی باندھتی واشروم فریش ہونے چلی
گئی۔۔

جیسے ہی وہ تیار ہو کر باہر آئی تو دائم نے ڈائمنڈ کا
نیکلیس اسکی نازک گردن کی زینت بنایا۔۔

اس دفعہ جب میں باہر گیا تو یہ تمہارے لیے پسند کیا
"بہت چچے گا تم پر ہر حالت میں"

وہ ذومعنی انداز میں بولا تو میرا نے پلٹ کر اس سے
جرّے اس پر محبت کی برسات کر دی۔۔

یہ غلاظت میں ڈوبے لوگ یہ کیوں بھول جاتے ہیں
کہ اپنی جنسی خوشی کی خاطر وہ اپنی آخرت کو برباد کر
رہے ہوتے ہیں حوس چاہے دولت کی ہو یا جسم کی
آپ کو برائیوں کے دلدل میں دھکیل دیتی ہے جس کی
سزا صرف دردناک عذاب ہے۔۔

اس لیے ہمیں اچھائی کا دامن تھام لینا چاہیے اور راب
سے اپنے تمام گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہیے اس
سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔۔۔

"ماہرہ خوش ہو تم"

عفاف نے سب کے جانے کے بعد اس سے پوچھا۔۔۔

تو وہ سٹل ہوئی تھی اس کے سوال پر۔۔

"جی آنی میں بہت خوش ہوں"

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی مگر اسکی مسکراہٹ
اسکی آنکھوں تک نہ پہنچ پائی۔۔۔

"تو پھر مجھے کیوں نہیں لگ رہی"

اسکے اتنے سیدھے انداز میں منہ پر ہی کہ دینے پر کچھ
لمحے تک ماہرہ کچھ کہ نہ پائی۔۔۔

آخر عفاف کیسے جان جاتی تھی اسکے دل کی بات
۔۔۔ دل کا رشتہ رکھتی تھی وہ اس سے کیسے نہ جان
پاتی۔۔۔

"آپ کو ایسا کیوں لگا"

وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔۔

کیونکہ تمہاری مسکراہٹ تمہاری آنکھوں تک نہیں پہنچ پا
"رہی میری جان اور یہی بات مجھے کھٹک رہی ہے
وہ اسکا چہرہ پیار سے چھوتے بولی تو ماہرہ کی آنکھیں
بے ساختہ نم ہوئی تھیں۔۔۔

آنی میں خوش ہوں آخر کار میری محبت جو مجھے مل
گئی لیکن ابھی یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ میں سب کچھ
ہینڈل نہیں کر پا رہی وقت کے ساتھ میں ٹھیک ہو
"جاؤں گی"

وہ مسکرا کر عفاف کے گلے لگتے بولی تو اسنے بھی محبت
سے ماہرہ کو اپنی باہوں میں بھرا تھا۔۔۔

اگر یارم کبھی تمہیں دکھ پہنچائے یا دل دکھانے والی"
بات کرے تو مجھے بتانا ماہرہ یہ کبھی مت سمجھنا کہ
یارم میرا بیٹا ہے تو اس کو معاف کر دوں گی میں۔۔۔
اور کبھی اپنے حق سے پیچھے مت ہٹنا اپنی محبت کو پا
لینا ہی سب کچھ نہیں اسے جیتنا پڑتا ہے اور میں
خوب جانتی ہوں کہ میری ماہرہ سے بہتر تو کسی کا دل
"کوئی جیت ہی نہیں سکتا

وہ پیار سے اسکی ٹھوڑی چھوتے بولی تو وہ مسکرا کر رہ گئی۔۔

دل سے زرا بوجھ اترا تھا اور ایک نئی راہ ملی تھی۔۔
اب وہ یارم کے دل میں اپنی جگہ بنا کر رہے گی۔۔
چاہے اس کے لیے اسکے دیے جتنے مرضی دکھ سہنے
پڑیں۔۔

ہاں دنیا کا چپا چپا چھاننا پڑے تو وہ بھی کر گزرو مجھے "
"پر حال میں میرا تک پہنچنا ہے

ماہرہ نے اندر داخل ہوتے یارم کو فون پر بات کرتے
سنا تو اسکا دل دکھ سے بھر گیا۔۔

کیا اب بھی وہ اپنے دل سے میرا کو نہیں نکال پایا تھا
اب تو وہ اسکی زندگی میں آگئی تھی تو کیا اب بھی وہ
میرا کو چاہتا تھا۔۔

ہاں آخر تھی تو وہ اس کی پہلی محبت آخر کیسے وہ اسکو
بھولا پاتا۔۔ دوسری عورت تو وہ تھی جسے اسے نا چاہتے
ہوئے بھی صرف انتقاماً اپنی زندگی میں داخل کیا تھا پھر
بھلا یارم کی زندگی میں اس کی کیا حیثیت۔۔

اسنے اندر داخل ہوتے نا محسوس انداز میں اپنی آنکھ کے
کونے سے آنسو کا قطرہ صاف کیا۔۔۔

اسکے اندر داخل ہونے پر یارم اسکی طرف متوجہ ہوا اسکی
سرخ آنکھیں دیکھ وہ سمجھ گیا تھا کہ یقیناً وہ اسکی
باتیں سن چکی ہوگی۔۔۔

ایک دم ہی اسے دلچسپی نے آن گھیرا۔۔۔

"باتیں سن رہی تھی میری"

وہ اپنی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے
بولا تو اس نے فوراً سے پہلے اپنی نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔

جتنا اونچا تم بول رہے تھے کوئی بھی سن سکتا تھا پھر "
"میں کیوں نہیں

اسنے کندھے اچکاتے کہا اور اس کے پاس سے گزرتی
بیڈ شیٹ جھاڑنے لگی۔۔۔

"مان کیوں نہیں لیتی جلن ہوتی ہے تمہیں"

وہ اسے جلاتے ہوئے بولا جس پر اس نے بڑی مشکل
سے ضبط کیا۔۔۔

مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا"

اسے اپنی بات نہ سنتے دیکھ یارم نے اسکا بازو دبوچتے
نزدیک کھینچا۔۔۔

تم سے بات کر رہا ہوں میں اگر تمہیں فرق نہیں پڑتا"
"تو یہ نگاہیں جھکی جھکی کیوں ہیں جیسے چور ہو ان میں
اسنے اسکی ٹھوڑی اوپر کرتے کہا تو اسنے اپنی کپکپاتی
پلکوں کی جھالراٹھاتے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں
اس کی محبت کی داستان کوئی نادان بھی پڑھ سکتا تھا

وہ تو پھر اسکا شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شاطر
کھلاڑی تھا جو اسے تڑپا تڑپا کر لطف اٹھا رہا تھا۔۔۔

تب کہاں تھے یہ آنسو جب میری محبت کا دل دکھا"
"رہی تھی تم

یارم نے اسکی پلکوں سے آنسو چنتے کہا تو ماہرہ نے
جھپٹاتے ہوئے خود کو چھڑانا چاہا مگر مقابل بھی چوکنا
بیٹھا تھا اپنی گرفت زرا بھی ہلکی نہ ہونے دی۔۔

اب بھاگ کیوں رہی ہو جو خمیازہ کیا ہے بھگتنا تو"
پڑے گا ویسے میں سوچتا ہوں کہ کتنا تکلیف دہ ہوگا نہ

یہ تمہارے لیے کہ تمہارا شوہر تمہیں چاہتے ہوئے کسی
"اور کو چاہتا ہے یقیناً درد تو ہوتا ہوگا۔۔۔"

وہ اسکی بے بسی کا مزاح اڑاتے بولا تو ماہرہ کے لب
لرزنے لگے اس نے خود کو اتنا بے بس کبھی محسوس
نہیں کیا تھا جتنا اب کر رہی تھی۔۔۔

چھوڑو مجھے نہیں ہے محبت تم سے ارے تم کیا جانو"
محبت کے معنی جو دوسروں کو ازیت دیتے ہیں کبھی
"اپنی محبت نہیں پایا کرتے

اسکی بات یارم کو جلا کر خاک کر گئی تھی۔۔۔

"کیا کہا تم نے زرا دوبارہ کہنا بد دعا دے رہی ہو مجھے"

وہ دانت پیستے بولا۔۔۔

جو دوسروں کا جینا اجیرن کرتے ہیں انہیں عام سی

"بات بھی کسی بد دعا سے کم نہیں لگتی

اسنے بھی نڈر ہوتے اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے

کہا تو۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

اسکی رگیں غصے سے پھولنے لگیں اور زبان اسکی دیدہ

دلیری پر چند لمحوں کے لیے دنگ رہ گئی۔۔۔

آخر تھوڑی ہی دیر میں اسے یہ شہ دی کس نے
تھی۔ آخر کس کے بلبوتے پر وہ اتنا جرات پسند ہو رہی
تھی۔۔۔

"لگتا ہے زبان پیاری نہیں تمہیں"

وہ دانت کچکچاتے بولا اور اسے جھٹکا دے کر چھوڑتے
باہر چلا گیا۔۔۔

وہ اپنا غصہ کسی طرح کم کرنا چاہتا تھا تبھی باہر چلا
گیا۔۔۔

دن تیزی سے گزرتے جا رہے تھے یارم ماہرہ کو ازیت
دینے کے نئے نئے انداز اپناتا تھا۔۔

آج گھر کوئی بھی نہیں تھا سردار اور عفاف کچھ دن
کے بزنس ٹرپ پر گئے تھے۔۔

یارم کو ایک اور موقع مل چکا تھا ماہرہ سے بدلہ لینے
کا۔۔۔

میرے کچھ دوست آرہے ہیں۔۔۔ جاؤ کچن میں"
ملازمہ کی مدد کرواؤ کھانے میں مجھے کوئی بھی شکاٹ نہ
"ملے کھانا اچھا بنا ہونا چاہیے"

یارم روم میں آتے ہی ماہرہ کو حکم دیتا ہے۔۔۔۔ جس
کا منہ اس کی بات پر کھولے کا کھولا رہ گیا۔۔

"یارم بات سنو"

ماہرہ یارم کا ہاتھ تھامتے پریشانی سے اسے پکار
بیٹھی۔۔۔ جسکی امید نہیں تھی یارم کو۔۔۔۔

جی جانِ یارم۔۔۔۔"

یارم زبردستی چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے

بولا۔۔۔۔۔۔۔

اتنی رات کو دوستوں کو بلانا اچھا نہیں لگ رہا پلیز تم "
"انہیں صبح بلوا لینا مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا
اسنے ہچکچاتے ہوئے کہا کیا پتہ اس کا موڈ کب خراب
ہو جائے پتہ ہی نہ چلتا تھا

ماہرہ کی اتنی جرت مندانہ باتوں سے یارم واقف نہ
تھا۔۔۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ ماہرہ اچھی بیویوں کی طرح ہاں
میں ہاں ملا دے گی۔۔۔۔

یہ میرا مینشن ہے ماہرہ یہاں صرف یارم سردار شاہ "
کا حکم چلتا ہے تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں

تمہاری بات مانوں گا اب زرا اپنی اوقات یاد کرو اور کچن
میں جا کر ملازمہ کی مدد کرو ورنہ رات کے انجام سے تو
تم واقف ہی ہو گی" ----

اسنے ماہرہ کی گردن پر سرخ نشان دیکھتے کہا جسے اسنے
فوراً دپٹے سے ڈھانپا تھا اور نم آنکھوں سے کچن کی
طرف بڑھ گئی تھی ---

اس لاڈلی کو تو کھانا پکانا بھی نہ آتا تھا جو اتنی بڑی
زمہداری اس بے مہر نے اسے سونپ دی تھی --

جیسے تیسے وہ ملازمہ کی مدد سے کھانا بناتی گئی۔ کئی جگہ
سے اسکا ہاتھ جل چکا تھا۔۔ مگر وہ پھر بھی گکیٹ کے
آنے سے پہلے تمام چیزیں تیار کر چکی تھی۔۔

حیرت انگیز طور پر اس کے سب بزنس پارٹنرز کو کھانا
بہت پسند آیا تھا اور ایک نے تو لگے ہاتھ اسکی تعریف
بھی کر دی تھی جب وہ کھانا کھنے آئی تھی۔۔۔

بھابھی آپ کے ہاتھ میں تو واقعی کوئی جادو ہے کھانا"
بہت لہریز بنا ہے دل کر رہا ہیں انگلیاں چٹ کر

"جائیں"

اسکے شوہر نے تو اس کے پہلی بار بنائے گئے کھانے
کی تعریف نہ کی تھی مگر اس کے دوست نے ضرور کر
دی تھی جس پر وہ مسکراتے ہوئے شکریہ کر کے رہ
گئی۔۔۔

یہ بات بھی یارم کی انا پر کاری ضرب کی طرح لگی تھی
اور وہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔۔۔

اور جان بوجھ کر کھیر کا باؤل جو ماہرہ نے اٹھا رکھا تھا
اسکی ٹانگ میں ٹانگ اڑا کر نیچے گرایا۔۔۔

جو پل میں گر کر چکنا چور ہوا تھا۔۔

ماہرہ کا دل دھک سے رہ گیا۔۔

یہ کیا کیا تم نے پاگل عورت کیا برتن رکھنے کا"
دھنگ بھی نہیں آتا تمہیں تمہیں تو کوئی کام کہنا ہی
"فضول ہے سمیٹو اسے اور دفعہ ہو جاؤ

وہ اتنی زاور سے دھاڑا کے ماہرہ سن کھڑی رہ گئی
آنکھیں سرخ ہوتی ذلت کے احساس سے آنسو بہانے
لگی تھیں ہونٹ لرز نے لگے تھے۔۔

اس کی حالت دیکھ یارم کو پل کے لیے اس پر رحم آیا
تھا مگر جب یہ یاد آیا کہ وہ اسکی محبت چھین کر اسے

بے چینوں میں گھیرنے کی وجہ ہے تو ازلی غصہ عود
کر آیا تھا اور حساس یارم کہیں دور جا سویا تھا۔۔۔

یارم یہ کیا بد تمیزی ہے ایسے بات کرتے ہیں اپنی "
بیوی سے ایک تو انہوں نے اتنے پیار سے کھانا بنایا اور
تم انہیں یہ صلا دے رہے ہو انکی ہم سب کے سامنے
"انسٹ کر کے

ان میں سے اسکا ایک دوست علی غصے سے اسے
گرکھتے ہوئے بولا تو وہ غصہ پیتے ہنکارا بھر کر رہ گیا۔۔۔

بیویوں کو انکی اوقات میں ہی رکھنا چاہیے ورنہ وہ سر پر "
"چڑھ کر بولنے لگتی ہیں

وہ نفرت سے سر جھٹکتے بولا تو کانچ کی کمرچیاں اٹھاتے
ماہرہ کے ہاتھ میں کانچ کا ٹکڑا بہت بری طرح پھرا تھا
اس کی بات سن کر---

کہ وہ لب دانتوں تلے دبا کر درد ضبط کرتے رہ گئی---
اور بنا انکی طرف مڑے تیزی سے بھاگتی ہوئی سیرٹھیاں
چڑھتے اپنے کمرے میں بند ہو گئی---

سب کو یارم کی یہ بات بہت بری لگی تھی اور وہ ایک
ایک کر کے جانے لگے تھے۔۔۔

یارم اگر تمہیں اپنے کاموں کے لیے ہی بیوی کی "
ضرورت ہے تو کسی ملازمہ کو رکھ لیتے بھابھی کی زندگی
خراب کر کے کیا ملا تمہیں آج جو تم نے ان کے
ساتھ کیا ہے اگر آئندہ بھی ایسے ہی کرنا ہے تو پلیز
"ہمیں اپنے گھر مت بلانا

یہ کہہ کر علی اسکے منہ پر لفظوں کا تمانچہ مارتے
ہوئے جا چکا تھا جس پر یارم نہ چاہتے ہوئے بھی بلبلا

دیا تھا آخر اس کا گھاٹا کسی کو کیوں نظر نہیں آتا سب
اس لڑکی کو ہی کیوں رحم دل سمجھتے ہیں۔۔۔

"بلڈی رحم سیکر"

وہ غصے سے پیر پٹختا سگرٹ سلگھانے لگا تھا سینے میں
لگی آگ اب بھی کم نہ ہوئی تو اپنے کمرے کی طرف
قدم بڑھائے جہاں ماہرہ قید تھی۔۔

دھڑام کی آواز سے وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا جہاں
وہ ابھی نہا کر روئی روئی سی باہر نکلی تھی گیلے بال

پشت پر کھلے پڑے تھے۔ ہاتھ کمزوری سے کپکپاہٹ
کا شکار تھے۔

اس نے ایک نظر بھی یارم کو دیکھنا گوارا نہ کیا تھا اور
بیڈ پر لیٹ گئی تھی دوسری طرف کروٹ لے کر مگر
اس کے لرزتے ہوئے وجود سے صاف ظاہر تھا کہ وہ
اب تک رو رہی تھی۔۔

یارم کو اسکی خراب حالت دیکھ کر افسوس نے آن گھیرا
پھٹتا ہوا لاوا ایک دم شانت ہوا تھا۔۔

اس نے فوراً سگرٹ بھجائی کمرے میں نیم اندھیرا ہو چکا
تھا۔

وہ بیڈ پر لیٹا اور جھٹکے سے اسکے دور لیٹے وجود کو بازو
سے پکڑتے کھینچا جو اچانک اسکے سینے سے آکر لگی
تھی۔۔

اسنے مزاحمت کرتے ہوئے جھپٹانے کی کوشش کی
مگر یارم کی پر حدت مضبوط گرفت میں کوئی کمی نہ
آئی۔۔

آخر کار وہ تنگ آتے پھپھک پھپھک کر اس سوداگر کے
سینے میں ہی منہ دیے رونے لگی تھی۔۔

اور روتے روتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اس کو پتہ
ہی نہ چلا۔۔

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو یارم کی نرم گرم
پناہوں میں پا کر اس کا دل تیزی سے دھڑک اٹھا۔۔
وہ آرام سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔

جب یارم کی آنکھ کھلی تو اپنا پہلو خالی پایا۔۔۔

"یہ کہاں چلی گئی"

اس نے دل میں سوچا اور فریش ہوتے نیچے ناشتے کے
لیے چلا گیا۔۔

ہاں کریم کیا مطلب یہ ڈیل ابراہم کو کیسے مل سکتی " ہے۔۔
تم جانتے ہو نہ ہم نے اس کے لیے کتنی
محنت کی تھی ڈیم اٹ آخر کیسے یہ ڈیل اسے مل
گئی۔۔ تم جانتے ہو نہ کتنا نہ پسند ہے وہ مجھے پھر بھی
تم نے یہ ڈیل ہاتھ سے کیسے جانے دی یو ایڈیٹ "۔۔
اسنے غصے سو فون کاٹتے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ادھر
ادھر پھرتے اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کی۔۔

وہی ایک تمہارا سچا دوست ہے جسے تم سب کے "
"سامنے دشمن کہتے پھرتے ہو

پیچھے سے ماہرہ کی آواز پر وہ جھٹکے سے پلٹا۔۔

شٹ آپ میرے معاملے میں بولنے کی قطعی کوئی "
"ضرورت نہیں ورنہ زبان کھینچ لوں گا میں

وہ اسکے قریب آتے غرا کر بولا۔۔۔

کیوں جلن ہو رہی ہے کہ تمہارا دوست تم سے آگے "
"کیسے نکل گیا

اسکی بات پر یارم نے جھٹکے سے ماہرہ کو دیوار سے

لگایا۔۔۔

اپنی زبان کو لگام دو لڑکی ورنہ اگر میں تمہاری زبان کو"

"لگام ڈالنے پر آیا تو یقیناً تمہیں پسند نہیں آئے گا

وہ اس کے قدرتی سرخ لبوں پر انگوٹھا پھیرتے بولا تو وہ

کپکپا کر رہ گئی۔۔

..."تم"

"ششش"

اسکی آگے کی بات وہ بند کروا گیا تھا۔۔۔

لنڈن میں برف باری زور پر تھی --

ایسے میں وہ اس عالیشان گھر کے ایک خوبصورت
کمرے میں وہ صوفے پر بیٹھا اس ڈیل کو بغور دیکھ رہا
تھا جو آج اس نے یارم سے جیتی تھی۔ جی ہاں وہ
ابراہم آفندی تھا۔۔ سرخ سفید پٹھانوں جیسی رنگت تیر
کمان بھویں ہری آنکھیں۔۔ عنابی لب۔۔۔

ایسی ہستی جسے دیکھ لوگوں کے دل تھم جاتے
تھے۔۔۔ اسے دیکھ ہر کوئی اس جیسا کامیاب بننے کی

خواہش ضرور رکھتا تھا۔۔ ایسی کونسی لڑکی نہیں تھی جو

اس پر فدا نہ ہو۔۔۔

لیکن وہ اپنی دنیا میں رہنے والا اپنے اکلوتے بیٹے یشم پر
جان نچھوار کرنے والا سایہ دار درخت تھا جسکی دنیا اپنے
بیٹے کے گرد گھومتی تھی۔۔ پانچ سالہ یشم جو اپنی ماں
کے جانے کے بعد بولنا بند کر چکا تھا۔۔

ابراہم آفندی ترس گیا تھا اس کے منہ سے بابا سننے
کے لیے مگر وہ تو کہ اسکی چچی ٹوٹی ہی نہیں تھی۔۔

اب بھی لیٹم اس کے صوفے کے ساتھ بیڈ پر بیٹھے ٹی
وی دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب ابراہم کو اس کی آواز آئی۔۔

"ماما"

اسکی ڈھڑکنیں سست پڑی تھیں دو سال بعد وہ اپنے
بیٹے کی آواز سن رہا تھا اور وہ فائلز پھینک کر اس کے
قریب آیا تھا۔۔

"کیا کیا بولا بیٹا آپ نے"

وہ بے چینی سے بولا۔۔

"ماما"

اب کے اسنے ماما کہنے کے ساتھ ایل امی ڈی پر اشارہ
کیا تھا جہاں اسکا براڈکاسٹ تھا آئیرپورٹ پر اور پیچھے سے
ایک لڑکی گزر رہی تھی جسے یشم بار بار ماما ماما کہہ رہا
تھا۔۔۔

ایسا تو کبھی اس نے ابراہم کی منگیت ساشہ کو بھی نہ
کہا تھا جو اس سے گھلنے ملنے کی بھی کوشش کرتی مگر
سب بے کار۔۔ لیکن اس لڑکی میں کیا خاص تھا جو یشم
اسے ماں پکار رہا تھا۔۔

اس لڑکی کے گزرتے ہی وہ پھر خاموش ہو چکا تھا۔۔۔

کرم داد مجھے اس لڑکی کی ساری ڈیٹیلز رات تک اپنی "
"ٹیبل پر چاہیے

کچھ ہی دیر میں وہ کسی پارٹی کے لیے تیار ہوتا اپنے
خاص ملازم کرم داد کو حکم دے رہا تھا لہجے میں برف
جیسی ٹھنڈک تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اپنی منگیترا ساشہ کے ساتھ اس
ماسک پارٹی میں موجود تھا۔۔۔

جہاں ڈانس شروع ہو چکا تھا یہاں بھی وہ ایک ڈیل
کے لیے ہی آیا تھا۔۔۔

اسے دیکھ وہاں موجود لڑکیاں اسے دیکھ آہیں بھرنے
لگی تھیں۔۔۔ کچھ تو دل پر ہاتھ رکھ گئی تھیں۔

ساشہ کے بہت بار اسرار پر وہ اسکے ساتھ ڈانس کرنے
لگا ماسک میں کسی کو بھی پہچاننا مشکل تھا۔۔

جیسے ہی گانے کے دھن بدلی ساشہ نے ہاتھ دور وا کیا
جس پر اچانک ایک سنہری ماسک میں لڑکی نے اسکا ہاتھ
کھینچ کر اپنے پارٹنر کی طرف دھکیلا اور گھوم کر اسکے
پاس آئی جسکے نتیجے میں اسنے ساشہ کو آگے پاس کر

دیا۔۔۔

اور اسکے ساتھ ڈانس کرتے بغور اسکی حرکت کا جائزہ
لینے لگا جسکے سنہرے ماسک سے صرف اسکی گہری
بھوری آنکھیں جھلک رہی تھیں۔۔

"بہت سی لڑکیوں کی توجہ کا مرکز ہیں آپ تو"
وہ اسکی چہرے پر انگلی پھیرتی بولی تو وہ آنکھیں ترچھی
کیے اسے دیکھنے لگا۔۔

آخر کیسے ٹیکل کر لیتے ہیں آپ ایک ساتھ اتنی"
"لڑکیاں

وہ اس پر گہرا سا طر کرتے ایک بازو وا کر کے اس
سے تھوڑا دور ہوئی جس پر جھٹکے سے ابراہم نے اسے
کھینچا جس کے نتیجے میں وہ اسکے سینے سے آٹکرائی۔۔۔

اس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی اس دوشیزہ پر اور اس
کے کان میں گھمبیر سرگوشی کرتے بولا۔۔

"یہ تو لڑکیوں پر منحصر ہے"

اسکے گہرے لہجے میں کہنے پر مقابل لڑکی نے پل میں
سمجھتے سوال داغا۔۔

اور آپ کے دشمن انکے ساتھ کیا سلوک کرتے "

"ہیں۔۔۔ کیا بے وجہ جان لے لیتے ہیں

ایک اور طرز کا تیر پھینکا تھا اس نے۔۔

"انہیں بغیر سمجھنے کا موقع دیے کھا جاتا ہوں "

اسنے ایک دم آگے ہوتے کاٹنے کا اشارہ کیا تو وہ فوراً

منہ موڑ گئی تھی اس کی اتنی نزدیکی پر۔۔

اکھا کر دکھاؤں "

وہ اسکی کمر سے ہاتھ نیچے کی طرف لیجاتا اسکی گردن پر

جھک کر گرم سی سرگوشی کرتے بولا۔۔

جیسے ہی اسکا ہاتھ تھائز پر گیا تو اس لڑکی نے اسے دھکا
دیا تھا جس پر وہ ہاتھ کھڑا کر کے اسے دکھانے لگا جو
ابھی چھوٹا چاکو اس نے لڑکی کے ڈیس میں سے برآمد
کیا تھا۔۔۔

اپنا ہتھیار پکڑا جانے پر وہ تھوک نگل کر رہ گئی۔۔
جیسے ہی وہ اپنا چاکو جھپٹنے اس کی طرف بڑھی ابراہم
نے اس کی کمر دبوچتے اسے جھٹکے سے ساتھ لگایا کہ وہ
کسمسا کر رہ گئی اور اسے اپنی باہوں میں گراتے اس

کی کمر سے ایک اور خوفیہ چاکو برآمد کیا کہ وہ ہاتھ ملتی
رہ گئی۔۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتا زبردستی سب کی نظروں سے پوشیدہ
ہوتا ایک کونے میں لے گیا۔۔۔

اور دیوار سے لگایا۔۔۔

"جہنم میں جاؤ بے حودا شخص"

وہ غصے سے سرخ چہرہ لیے اسے دھکا دے کر فوراً اپنی
پنڈلی میں سے پستل نکال کر اس پر فائر کرتی بولی مگر
یہ کیا بندوق تو خالی تھی۔۔۔

"ہاہاہاہاہا مجھے تمہاری جرات پسند آئی لڑکی"

وہ ایک ایک کرتے پستل کی گولیاں اپنے ہاتھ سے
نیچے گراتے بولا تو وہ پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسکے گلے پر چاکو چلاتی پھرتی سے
ابراہم نے اس کی نبردباتے اسے بے ہوش کیا تھا جو
تھوڑی دیر میں ہی اس کی باہوں میں جھول گئی
تھی۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

گیسٹ روم میں وہ اسکے بے ہوش وجود کو دیکھ سوچ رہا

تھا کہ یہ وہی لڑکی کیسے ہو سکتی ہے جسے یشم نے ماما
کہا تھا۔۔۔

اتنے اتفاق ساتھ کیسے ہو سکتے تھے بھلا۔۔

کیا یہ بھی اس لڑکی کی کوئی چال تھی یشم کو جاننا اس
سے خوفیا ملاقات کرنا کیا وہ سب صرف ابراہم تک
رسائی پانے کے لیے تھا۔۔

تو کیا یہ لڑکی بھی باقی لڑکیوں کی طرح اس کی زرا سی
التفات کے لیے اسی طرح کی اوچھی حرکتیں کر رہی
تھی لیکن اگر ایسا ہی تھا تو پھر اسنے اسے مارنے کی

کوشش کیوں کی یہی تجسس اسے اس لڑکی کو یہاں
لانے پر مجبور کیا تھا۔۔

جب اسے ہوش آیا تو وہ ایک کمرے میں بیڈ پر موجود
تھی ہاتھ ہتھکڑیوں میں جکڑے تھے اپنے آپ کو یوں
قید دیکھ وہ جھٹکے سے اٹھی۔۔۔

"میں یہاں کیسے آئی"

مگر نظر عین سامنے موجود اس ظالم شخص پر گئی جو
سامنے کرسی پر بیٹھا اسے سرد ترین تاثرات سے دیکھ رہا

تھا اسکی نظر کی ٹھنڈک اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی تک
اترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"کون ہو تم"

وہ نہایت روح چیر دینے والے لہجے میں بولا۔۔۔

"شٹ آپ پہلے یہ بتاؤ مجھے باندھ کیوں رکھا ہے"

وہ اپنے ہاتھوں کو آزاد کرانے کی کوشش کرتے

غرائی تھی وہ شیر تھا تو وہ بھی شیرینی تھی پنچے اسکے پاس

بھی تھے۔۔

اسکی بات کو نظر انداز کیے ابراہم نے جھٹکے سے وہیں
بیٹھے اسے قریب کیا کہ وہ اسکی گود میں آگرمی۔۔
اسکی سانسوں کے گرم تھپیڑے اس کے چہرے پر
پڑنے لگے تھے جو اس لڑکی کو جھلسا کر رکھ گئے تھے۔۔
اسے ایک دم خود سے کراہت محسوس ہونے لگی
تھی۔۔۔

زبان کو قابو میں رکھو اسے گدی سے کھینچنے میں وقت "
نہیں لگاؤں گا میں لڑکی۔۔ تمہارے منہ سے نکلنے والے

لگے الفاظ میرا جواب نہ ہوئے تو تمہیں باہر شکاری کتوں
"کے آگے ڈالنے میں وقت نہیں لگے گا مجھے

وہ ایک ایک لفظ کاٹدار انداز میں کہتا اسے جی جان سے
سلگھا گیا۔۔۔ کہ وہ ہل تک نہ پائی۔۔

اب بتاؤ چہرے پر کونسا نقاب سجایا ہے مکرو فریب کا"
آخر میرے بیٹے کے ذریعے مجھے کیوں حاصل کرنا چاہتی
"ہو تم

وہ آئی برو اچکاتے اسے سلگتی نگاہوں کو محور بنا کر بولا تو
وہ زہریلی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

باخدا ایک بار بھی مجھے آزادی ملی تو سب سے پہلے "
تمہاری جان لوں گی میں کجا کہ تمہیں رجھانا تو حین ہے
میرے لیے ---

اپنی گردن سے اس غرور کے سریے کو نکالو ابراہم
آفندی ہر لڑکی کو تمہاری قربت کی چاہ نہیں ہوتی اور
"رہی بات میری تو تم پر تھوکتا بھی پسند نہ کروں ہاہا
وہ اسے جی جان سے جلاتی منہ کے بل گرا گئی تھی
کہ اس انا کے مارے شخص سے برداشت نہ ہوا اور لگے

ہی لمحے وہ اسکے بال دبوچ کر اپنے حد درجہ قریب کر
گیا۔۔۔

تو آج تمہیں میں بتاؤں گا کہ اپنا تھوکا جب منہ پر آ
کر گرتا ہے تو کیسا لگتا ہے۔۔۔

اس کا منہ جھٹک کر وہ اٹھا اور اپنے بندے سے فوراً
نکاح کا انتظام کروانے کا کہا۔۔۔

نکاح کی تیاریاں آناً فاناً ہوئی تھیں۔۔

وہ لہو ہوتی آنکھوں میں نفرت کا جہان سجائے اسکی
ایک ایک حرکت کو ازبر کر رہی تھی۔۔۔

"مولوی صاحب آگئے ہیں"

اس کے ملازم نے آکر اطلاع دی تو وہ اسے اٹھانے

کو آگے بڑھا۔۔۔

تمہیں یہ خوشفہمی کیونکر لاحق ہوئی ابراہم آفندی کہ

میں تم جیسے شخص سے نکاح کروں گی وہ بھی وہ

شخص جو میرے ہستے نستے آشیانے کو اجاڑنے کا سبب

ہے اب تو کوئی ایسا شخص بچا ہی نہیں میرے گھر میں

جس کے طریقے تم مجھے اپنا غلام بنا سکو۔۔۔

وہ طنزیہ انداز میں اسے دیکھتی زہر خند مسکراہٹ سے بولی
تو وہ بھی بدلے میں مسکرا دیا مگر اسکی مسکراہٹ کتنی
کاٹدار تھی یہ تو بس وہی جانتی تھی جسکی چہرے سے
مسکراہٹ مقابل کے لفظوں نے نوچ لی تھی۔۔۔

بے شک تمہارے گھر میں کوئی نہیں بچا لیکن اپنی"
ماں جیسی خالہ کے بارے میں کیا خیال ہے جسے تم
نے بہت مشکل سے چھپایا تھا میری نظروں سے مگر پیچ
"پیچ تم ناکام ٹھہری

ابراہم آفندی نے اسکی گردن میں سے ہاتھ گزار کر
اسے ساتھ لگاتے اسکے عین سامنے فون کیا جس پر
صاف ظاہر تھا کہ اب اسکے آخری سہارے کو بھی
بندی بنا لیا گیا تھا۔۔۔

... "خدا کے قہر سے ڈرو ابراہم"

شششش اگر اسے گنوانا نہیں چاہتی تو چپ چپ"
حامی بھر لو آخر ابھی تمہیں ابراہم آفندی پر وار کرنے
کی سزا بھی تو بھگتنے ہے اور یقین جانو مجھ سے بہتر سزا
"تمہیں آج تک کسی نے نہیں دی ہو گی

وہ اسکے ہونٹوں کے پاس انگوٹھا لے جاتے بولا تو وہ
نفرت سے سر جھٹک گئی۔۔

اور پھر وہ بے بس ہوتی ہار گئی تھی اپنی وجہ سے وہ اپنی
آخری جائت پناہ کو موت کے گھاٹ اترتا نہیں دے
سکتی تھی۔۔

قبول ہے کہ بول بولتے وقت اسنے اپنے آپ کو کند
چھری سے کٹتا محسوس کیا تھا اور صحیح لمحوں میں یہ جانا
تھا کہ آسمان پر تھوکا جب منہ پر آ کر گرتا ہے تو
ازیت بے حساب ہوتی ہے۔۔

صبح جب وہ فریش ہو کر نیچے آئی تو یارم کو ناشتہ کرتے

پایا۔۔۔

عفاف اور سردار اب بھی کام سے باہر ہی تھے۔ وہ
دھیمے قدم اٹھاتی اس تک گئی اور میز پر ناشتہ کے لیے
بیٹھ گئی۔۔

رات کے بعد اس میں اب اتنی ہمت موجود ہے کہ آ
"کر ناشتہ کر سکے"

یارم نے ناشتہ کرتے دل میں سوچا اور نظریں ترچھی
کر کے اسے دیکھا جسے دیکھ لگ رہا تھا اسے کھانے کے
سوا اور کوئی کام نہ ہو۔۔۔

اسکی خاموشی یارم کو اچھی نہ لگی تبھی اسے بولنے کے
لیے اکسانے لگا۔۔۔

جو کل ہوا وہ آئندہ نہیں ہونا چاہیے سمجھ تو گئی ہو"
"گی تم کہ میرے نزدیک تمہاری کیا حیثیت ہے

وہ طنزیہ انداز میں رومال سے منہ تھپتھپاتا بولا تو ماہرہ کا
منہ کو جاتا ہاتھ تھماتا تھا لمحے کے لیے مگر پھر اسنے نوالا
ڈالا اور ایسے ظاہر کیا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔۔۔

"کیا تم نے سنا کہ میں کیا کہ رہا ہوں"

اسے ہنوز ناشتہ کرتے دیکھ وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا بولا۔۔

مجھے تم سے کوئی اور اچھی امید ہے بھی نہیں , اور نہ "
"ہی میں نے خود کو کسی خوشفہمی میں مبتلا کر رکھا ہے

وہ سپاٹ لہجے میں بولی تو یارم کا دل ایک دم بے قرار
ہوا تھا اسکا لہجہ آج بدلا بدلا سا تھا تو کیا وہ اپنے دل سے
اتنی جلدی یارم کو نکال چکی تھی۔۔

اسے ایکدم گھٹن نے آن گھیرا تھا جب ماہرہ نے اسے
یک ٹک اپنی طرف دیکھتے پایا تو وہ اٹھ کر وہاں سے
جانے لگی اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے جاتی یارم نے
اسکا ہاتھ دبوچتے اسے دیوار سے لگایا اور اسے ارد گرد اپنی
باہوں کا تنگ گھیرا بناتے اسکی جانے کی تمام راہیں
منقطع کر دیں۔۔۔

"دیکھو تم مجھے اس طرح ٹاریچر نہیں کر سکتے"

اسنے دانت پیستے کہا اور اسے کچھ بھی کرنے سے
بعض رکھنا چاہا مگر وہ یارم سردار ہی کیا جو کسی کے کہنے
پر مان جائے وہ تو بس اپنی چلانا جانتا تھا۔۔

اب بھی اسے بولنے کا موقع دیے بغیر وہ اسکے بالوں
میں ہاتھ پھنساتے شدت سے اسکے لبوں پر جھکا تھا کہ
مارہ ہکا بکا رہ گئی وہ تو کوئی مزاحمت کرنے لائق ہی نہ
رہی تھی۔۔

"اُمم"

وہ زور زور سے اسکے کندھے پر مکے برسائے لگی مگر اس
ہٹے کٹے نوجوان پر کیا فرق پڑتا تھا اسکی نازک مزاحمت
کا۔۔

وہ اپنی شدت اپنی بے قراریاں اس پر اپنے انداز میں
ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اس کے علاوہ کچھ سوچ تک نہ پا
رہی تھی۔۔

وہ تو جیسے ایک دم چھا سا گیا تھا اس پر۔۔

ماہرہ کی دھڑکنیں شدت پکڑ چکی تھی

--دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا چہرہ شرم اور جزبات

سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔

اسکی سانسیں بند ہوتے دیکھ وہ رحم کھاتے خود ہی پیچھے

ہٹا جس پر وہ گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔

تمہارا زبردستی کا شوہر تم پر حق جما رہا ہے اور تم "

مزاحمت تک نہیں کر رہی، مجھے پیچھے دھکا کیوں نہیں

"دیتی

وہ اسے اپنی کڑیل گرفت میں لیتا ہوا شاطر گھاگ

شخص اسکا صبر آزما تے ہوئے اسکا دل جلا رہا تھا۔۔۔

کتنا مینا شخص تھا وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس بلڈوزر کو وہ اپنے ناطواں وجود سے ٹس سے مس نہ کر سکتی تھی پھر بھی اسے چڑا رہا تھا۔۔۔

تم جیسے مکار اور بھاری بھر کم شخص پر بھلا میرے "دھکے کا بھی کیسے اثر ہوگا"۔۔

وہ اسے دور کرنے کی کوشش کرتے بولی۔۔

اچھا ایسی بات ہے تو پھر ابھی تم مجھے تھپڑ بھی تو مار "سکتی تھی لیکن تم نے نہیں مارا اسکا تو ایک ہی مطلب ہے کہ آگ دونوں طرف برابر کی ہے

اس نے آنکھ ونک کرتے کہا تو وہ جھٹکے سے سرخ
ہوتی پیچھے ہوئی تھی اس کی اتنی بے باک بات پر کہ وہ
شرم سے نگاہ تک نہ ملا پائی تھی۔۔

"تم تم۔۔"

وہ پیچھے ہوتی بولی۔۔

"ہاں میں تمہارا شوہر میری جان"

وہ اسکے قریب ہوتے بولا تو وہ فوراً سے پہلے اوپر کو بھاگی
تھی کہ وہ اسکی پھرتی دیکھ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

اگر ان سب کے بیچ یہ سب نہ ہوا ہوتا تو وہ دونوں یقیناً
بہت اچھا کیل ثابت ہوتے لیکن بات "اگر" کی ہی تو

ہے۔۔۔

دوسری طرف وہ جس سے بدلا لینے آئی تھی آج اسی کی
بیوی بنی اس کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔

جی ہاں عائہ زبیر اب عائہ ابراہم آفندی بن چکی تھی
اس شخص کی بیوی جس کی وہ جان لینے کے در پر
تھی۔۔

باہر سب کو فارغ کر کے وہ اندر آیا تو اسنے چاکو جھپٹ کر ایک بار پھر اس پر حملہ کیا تھا جسے بڑی آسانی سے ابراہم نے ڈاج کیا تھا۔۔۔

اور قریب سے اسکی گہری آنکھوں میں دیکھا۔۔ ہری آنکھوں کو یونانے نزدیک دیکھ اسکے ساکت دل میں ہلچل ہوئی تھی۔۔

کوشش اچھی تھی مگر بے کار گئی اگر تم چاہتی ہو کہ "تمہاری نازک جان آج محفوظ رہے تو کوئی چالاکی مت کرنا"

اسنے دروازے کی چابی اسکے آگے لہراتے کہا تو وہ ایک
بار پھر چابی لینے کو اسکی طرف لپکی تھی۔۔

وہ جو ابھی شرٹ اتار کر مڑا تھا عائذہ عین اسکے چوڑے
سینے کی زینت بنی تھی کہ اسکا دماغ چکرا کر رہ گیا۔۔

بی۔یہ کیا بد تمیزی ہے ابراہم آفندی؟

تم کسی لڑکی کو ایسے زبردستی اپنے روم میں لا کر
ہراساں نہیں کر سکتے کچھ تو شرم کرو میں کلیں کر
"دوں گی تم پر"

وہ اسے شرٹ لیس دیکھ چٹخ کر بولی۔۔

گھٹیا انسان اگر تم نے کچھ ایسا ویسا کیا تو دیکھ لینا"
مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"۔۔

وہ سامنے اسکے چوڑے سینے کو گردن سے نیچے تک اور
اس پر سیکس پیک دیکھتی اپنے خشک ہونٹوں پر زبان
پھیر کر جو منہ میں آیا کہنے لگئی۔

شرم کا مجھ سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں میری"
جنگلی بلی اور ویسے بھی تم تو میری نئی نئی بیوی ہو بھلا
"تم سے کیسی شرم

وہ اسکے اوپر جھکتے ہوئے بولا

عائدہ نے فاصلہ بنانے کیلئے فوراً سے اسکے سینے پر ہاتھ
رکھا۔۔

بے ساختہ سے ہاتھ سرک کر اسکے سیکس پیک پر آگئے
اور وہ حیرت سے انہیں چھو کر بے خودی میں انہیں
دیکھنے لگی مگر اپنی بے خودی پر وہ جھٹکے سے لعنت
بھیجتے جھٹکے سے اپنے خیالوں سے نکلی تھی۔۔

اسکا غصہ اسکی نفرت جانے کہاں سوئی تھی جبکہ وہ
پھیلی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

بھلا اس شخص کے نزدیک ہوتی اسکے ساکت دل میں
ارتعاش کیسے پیدا ہوا تھا جو عرصے پہلے مردہ ہو چکا تھا
کیا یہ اس دو بول کا نتیجہ تھا۔۔

اسکے ہونٹوں کی مسکراہٹ کو دیکھے بغیر وہ یک ٹک
اسے دیکھے گئی زہن جیسے معاؤف ہوا تھا۔۔

تت۔ تم نے شرٹ کیوں اتاری؟ وہ لڑکھڑاری زبان میں
بولی۔۔

باتھ لینے جا رہا ہوں کیوں تمہیں بھی ساتھ میں باتھ"
"لینا ہے کیا

وہ اپنے خول میں لپٹتے سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

تت۔ تو اپنے وجود کی نمائش کرنے کی کیا ضرورت "

"تمھی اندر جا کر کیڑے اتارو۔

وہ غصے سے دھاڑی حالانکہ اسکا دل دھڑک رہا تھا اسکی

بوڑی دیکھتے۔۔

کمینہ کتنا ہوش اڑانے والا تھا۔۔ وہ حلق تر کرتی "

"سوچنے لگی عائہ ہوش میں آؤ تمہارا مقصد کچھ اور ہے

اس نے خود کو ہوش دلایا

یہ حقیقت تھی کہ اسکی خواہش تھی کہ اسکا شوہر اسکا

خیال رکھنے والا ہو بیرڈ والا ہنڈسم شخص ہو جس کی

زبردست باڈی ہو پر ایسی ہوگی اسنے سوچا نہیں تھا۔۔

قسمت نے اسکے دشمن کو ہی اسکا شوہر بنا ڈالا تھا جس

سے وہ انتہا کی نفرت کرتی تھی پر پھر اب کیوں

اسکا دل بے ایمان ہونے لگا

اور یہ سوچ آن بھٹکی کہ اس سے پہلے کتنی اور لڑکیاں

یہ مناظر دیکھ چکی ہوں گی ایک دم جلن نے اسے آن

گھیرا تھا کہ کسی نے اسکے علاوہ دیکھا تو نہیں اسے؟؟

میری بلا سے سب دیکھے پوری دنیا دیکھے میں کونسا اسے
اپنا شوہر مانتی ہوں وہ منہ بسور گئی پر آنکھیں تھیں کہ
اس سے بے ایمانی کرتی دغا دے کر بار بار وہی منظر
سوچ رہی تھیں اسنے اپنی آنکھیں ملتے خود کو کوسا۔۔
وہ تو کب کا واشروم جا چکا تھا۔۔

کیا اگر وہ بے ایمان ہوتی ان لمحوں میں بہک جاتی
توووو۔۔

پر وہ جانتی تھی بعد میں دونوں ہوش میں نہیں رہیں
گے۔۔ اور اسکے دعوے بھی دھندلے پڑ جائیں گے اور

اس ہرے بلے کی چال بھی یہی لگ رہی تھی تبھی تو
شرٹ اتار کر اسکے سامنے آیا تھا۔۔۔

تاکہ اسے اپنی خوبصورتی سے رجھا سکے

لیکن اسنے تمام خیالات جھٹکے اور چابی چرانے کا سوچنے
لگی۔۔۔

لیکن اس کے لیے اسے واشروم میں جانا پڑتے دل کڑا
کرتے اسنے اپنے قدم واشروم کی طرف بڑھائے۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

"چلو آج ہمیں ایک پارٹی میں جانا ہے"

وہ اسکے سامنے بیڈ پر رات کو ایک ڈبہ پھینکتے بولا وہ جو
ابھی نہا کر نکلی تھی اور گیلے بال سکھا رہی تھی اس
کی بات پر بری طرح چونکی اور پلٹ کر بیڈ پر پڑے
ڈبے کی طرف دیکھا جیسا جاننا چاہ رہی ہو اس میں کیا
ہے۔۔

اس میں تمہارا ڈریس ہے جو ابھی تم پارٹی کے لیے "
پہنو گی اس لیے بغیر دیر کیے پندرہ منٹ میں مجھے تم
"تیار چاہیے ہو

وہ اپنی واچ کی طرف اشارہ کرتا اسے وقت کا بتاتا بولا

جیسے کہ رہا ہو کہ ایک منٹ گزر چکا ہے۔۔

مگر یارم تم اچھی طرح جانتے ہو مجھے رات کی پارٹیز"

"نہیں پسند میں نہیں جانا چاہتی

وہ ناگواریت سے بولتی اسے انگاروں پر لوٹا گئی

تھی۔۔۔ اس کی بات پر وہ بل کھا کر پلٹا اور لمحوں میں

فاصلہ طے کرتا گھسیٹ کر اسے اپنے قریب کر گیا۔۔

کیا کہا تم نے پھر سے کہنا تم نے مجھے یارم سردار"
شاہ کو انکار کیا اپنے شوہر کو کچھ زیادہ ہی کھلی چھوٹ
"نہیں دے دی میں نے تمہیں

وہ اسکا منہ اپنی انگلیوں سے دبوچتا اسکی آنکھوں میں اپنی
گہری آنکھیں ڈالتا ایک ایک لفظ شدت سے چبا کر

بولا۔۔۔

جبرے بھینچ چکے تھے بہت مشکل سے خود کو کچھ کہنے
سے بعض رکھا تھا۔۔

"یارم چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے"

وہ نم ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ مزاحمت کرتے بولی
یارم ایک پل میں ایسے بے گانہ ہو جاتا تھا جیسے اسے
جانتا ہی نہ ہو اور یہ بات اسے پر بار نئے سرے سے
ازیت دیتی تھی۔۔

چچ چچ چچ مائے ڈارلنگ محبت دینے کے لیے شادی تو"
نہیں کی تم سے میں نے اچھی طرح یاد ہو گا کہ تم
"انتقام کی بھینٹ چڑھی ہو

اسنے جھٹکے سے ماہرہ کو پلٹتے اسکی کمر اپنے ساتھ
لگاتے اسکے کان میں سرد سی سرگوشی کی۔۔

آئینہ میں ان دونوں کا عکس عجیب منظر دکھا رہا تھا
جیسے کسی شکاری نے معصوم بے ضرر ہرنی کو شکنجے
میں لے رکھا ہو۔۔۔

"مجھے نہیں پسند یہ سب"

وہ چُخ کر بولی۔۔

اچھا تو پھر جہان کے ساتھ راتوں کو باہر کیوں جاتی تھی"

"کیا وہ مجھ سے زیادہ اچھی کمپنی دیتا تھا تمہیں

اسکی بات ماہرہ کے دل پر گہرا وار کر گئی تھی کہ وہ

تڑپ کر رہ گئی۔۔۔

یارم زبان سمجھال کر بات کر پتہ بھی ہے کیا بول"
"رہے ہو

وہ اسے دھکا دیتی چیخ کر بولی۔۔

میں کچھ سننا نہیں چاہتا ڈیئر اگر تم یہ ڈریس پہن"
کر دس منٹ میں تیار نہ ہوئی تو یہ پہنانے کا فریضہ
بھی میں باخوشی انجام دے دوں گا ویسے بھی میں تو
"سب کچھ دیکھ ہی چکا ہوں

وہ بغیر شرمندہ ہوتے بڑے ڈھٹائی سے بولا تھا کہ ماہرہ
رونے کی علاوہ کچھ کر بھی نہ سکی۔۔ کس سنگ دل

سے دل لگا لیا تھا اس نے جو اسے تڑپا تڑپا کر لفظوں
کی مار مار رہا تھا۔۔

اسے وہیں کھڑا دیکھ یارم اسکی طرف بڑھنے لگا تو وہ مجبوراً
وہ ڈبہ تھامتی واشروم میں گھس گئی اور اپنی قسمت پر
ماتم کناں ہونے لگی۔۔۔

بیوی تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں اگر پانچ منٹ میں "
تم باہر نہ ہوئی تو یقین جانو چھیویں منٹ میں میں
"تمہارے پاس اندر موجود ہوں گا

اسکی خطرناک دھمکی پر اس کا نازک دل اندر تک لرز کر
رہ گیا اور اس نے جیسے تیسے اپنے لرزتے ہاتھوں سے
اس ڈبے میں موجود گہرے کالی رنگ کی ساڑھی کو
زیبِ تن کیا مگر اب بلاؤز کی ڈوریاں تھیں کہ
کمبخت بندھ ہی نہیں رہی تھی ہاتھوں کی لرزش کچھ
کرنے ہی کہاں دے رہی تھیں باہر کھڑے اس دیو کا
جو ڈرتھا اسے۔۔۔

دس منٹ بعد بھی جب وہ باہر نہ آئی تو یارم کے صبر
کا پیمانہ لبریز ہوا تھا آخر یہ چھٹانک بھر کی لڑکی چاہتی
کیا تھی بے وجہ اسے تاؤ دلا رہی تھی۔۔

وہ چابی سے واشروم کا دروازہ انلاک کرتا اندر داخل ہوا تو
وہ جو شیشے میں دیکھ اپنا بلاؤز بند کرنے کی تگ و دو کر
رہی تھیں جھٹکے سے پلٹی اور پھٹی آنکھوں سے اسے
دیکھنے لگی۔۔۔ اور اپنے حالت کا خیال آتے فوراً دیوار
سے لگ کر آنکھیں پٹ سے بند کیں۔۔۔

دل کیا زمین میں دفن ہو جائے اتنی شرم کا سامنا کرنا

پڑے گا وہ نہیں جانتی تھی۔۔ دوسری طرف

اسے دیکھ وہ پل بھر کے لیے ٹھٹھک کر رکا۔۔۔

اسے دیکھ گلا ایک دم سوکھ گیا تھا اسکی قربت کی چاہ

شدت سے ہونے لگی تھی وہ دھیمی چال چلتا اسے

قرب ترین ہوا۔۔

آنکھیں کھولو!" وہ بپرا غصے سے دھاڑا۔۔"

اس سے یوں جھجھک کر آنکھیں بند کرنا اسے زرا پسند نہ
آیا تھا وہ تو اسکی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنا چاہتا تھا
اور وہ تھی کہ اسکی جان بنانے کے در پر تھی۔۔

وہ جو اسکے جانے کا گمان کر رہی تھی، اپنے اتنے
قرب سے آتی آواز پر پٹ سے آنکھیں کھولے اسے
حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

جس میں شرم و حیا کا کوئی عنصر موجود نہ تھا۔۔۔
ت ت تم اندر کیا کر رہے ہو؟" اسے جیسے یارم کی "
اس حرکت سے صدمہ پہنچا غیر یقینی سے بولی۔۔

تمہیں میں نے اندر آنے سے پہلے کیا کہا تھا؟ "وہ"
اسکا جواز اور حیرت کو نظر انداز کر کے سرد لہجے میں اپنی
بات پر زور دیکر بولا۔۔

اب کی بار ماہرہ کی ساری حیرت غیر یقینی ختم ہو گئی۔۔
کیونکہ وہ جانتی تھی، "وہ سب کیلئے لاکھ اچھا بن سکتا
ہے، مگر اسکے لئے تو وہ وہی سنگ دل سوداگر ہی رہے
گا جو اسے صرف اپنی محبت کے انتقام کا مہرہ بنا کر لایا
"تھا۔

کہا تھا نہ وقت پر باہر آجانا مجھے انتظار کرنا پسند نہیں"
مگر تم نے پھر مجھے ضد دلائی جانتی ہو میرا کتنی اچھی
"تھی کبھی اسنے زرا سی بھی دیر نہیں کی

وہ ایک دم اسکی ٹھوڑی اونچی کرتے اسکے دل پر وار
کرتے بولا مقصد صاف اسکی محبت کا مزاق اڑانا تھا اور
یہ جتنا کہ میرا کی محبت اس سے لاکھ درجے بہتر
تھی۔۔

وہ غصے سے اسے دیکھنے لگی۔

مجھے ان لوگوں کے بارے میں جاننے میں بالکل " "
دلچسپی نہیں جن سے میں بلا کی نفرت کرتی ہوں اور
ان میں تم بھی شامل ہو جن کے سینے میں دل نہیں
بلکہ پتھر موجود ہو۔۔۔" وہ جتا کر بولی۔۔۔

دلاور نے مسکراہٹ گھنی مونچھوں تلے دبائی اور اس کے
گلے کو ہاتھ سے دبوچتے اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھایا۔۔۔

جیسے بتانا چاہ رہا ہو کیا جل رہی ہو تم۔۔۔

مگر وہ بجائے ہراساں ہوئے اسے غصے، نیند سے
بوجھل سرخ آنکھوں سے دیکھتی نظریں پھیر گئی۔۔۔

ارے اب مجھ سے نظریں چراؤ گی اپنی پہلی محبت"

سے چچ چچ چچ میری جان۔۔۔

لیکن تمہاری آنکھیں توووو کچھ اور ہی راز افشاں کر رہی

ہیں جن میں میرے لیے محبت ہی محبت ہے اور یہ

دل۔۔۔"

وہ شریر پن سے اپنی شہادت کی انگلی اسکی گردن سے

سرکا کر نیچے آیا اور دل کے اوپر دستک دیتے بولا۔۔۔۔

"اس کی ہر دھڑکن پر مجھے میرا نام سنائی دے رہا ہے"

وہ اسکے دل پر کان لگاتا بولا۔۔

ماہرہ کا سپاٹ چہرہ دہک اٹھا اسکی حرکت سے۔۔ مگر وہ
اسے پیچھے کو جھٹکنے کی گستاخی نہیں کر سکتی تھی نا
ہی اسکا دل اسے یہ اجازت دیتا تھا۔۔

اگر وہ اسے دھکا دے بھی دیتی تو پھر اسکی کوئی گیر نی
نہیں تھی کہ وہ صحیح سلامت اس شیر سے بچتی بھی یا
نہیں۔۔

ان دھڑکنوں پر مت جاو یہ میرا وجود تو دو بول کے بعد"
سے ہی میرا نہیں رہا بغاوت کر گیا مجھ سے۔۔ اس لیے
ان کے دھوکے پر مت جاو غلط ہی نتیجہ ملے گا۔۔۔۔

وہ تلخ لہجے میں جتا کر گویا ہوئی اور وہاں سے ہٹنے لگی
کہ ایک بار پھر وہ اسکی راہیں مسدود کر گیا۔۔

اور اسکی بلاؤز کی لگی سنگل گمراہ بھی کھول گیا۔۔

شش! میں بات کر رہا ہوں نا!" اسنے اپنے مخصوص "
لہجے میں باور کروایا۔۔ وہ لب دبا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

بتاؤ اتنی زلت دینے کے بعد بھی کون سی خواہش "
ادھوری رہ گئی ہے وہ بھی پوری کر لو؟" وہ غصے میں
آتے طیش سے بولی۔۔ اپنی ساری محنت کو رائیگاں

دیکھ کر اسے رونا آگیا تھا اتنی مشکل سے تو باندھی تھی
اس نے ڈوریاں۔۔

چھوڑو آخر کہاں پوری ہوتی ہے دل کی ساری"
"خواہشیں

وہ گہری سانس بھرتے اسے ایک دم پلڑ کر بولا۔۔ اور
اسکے بلاؤز کی گرہیں باندھنے لگا۔۔

اسنے ڈوریاں باندھتے اسکی برہمنہ گردن پر نرمی سے لب
رکھے۔۔

ماہرہ کیلئے اسکا یہ روپ نیا تھا۔۔

وہ پوری کپکپا اٹھی تھی۔۔۔

یارم نے اسے کندھے سے پٹ کر اپنی طرف کیا اور
اسکی آنکھوں میں اپنی مخمور آنکھیں ڈال بولا۔۔

جانتی ہو مجھے لطف دیتا ہے تمہارا یوں میری قربت "
میں بھگتے ہوئے ترپنا۔۔" وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

تو ماہرہ سرخ ہوتے چہرے سے اپنی دھڑکنیں بحال
کرنے لگی جو اسکی سرکتی رینگتی انگلیوں سے اتھل
پتھل ہو رہی تھیں۔۔

اسنے اپنے لمبی لمبی سلگتی انگلیوں سے اسکے پیٹ پر دباؤ
ڈالا تو وہ سسک کر آنکھیں میچتی، دھک دھک کرتے
دل سے دیوار سے سر ٹکا کر سانس روکے کھڑی
ہو گئی۔۔

اسکا دل پوری طرح بغاوت پر اتر آیا تھا اس ستمگر کی
منمانیاں سہتے سہتے کہ وہ کوئی مزاہمت تک نہ کر پا
رہی تھی۔۔

دل تھا کہ کمبخت ہمک ہمک کر اس سوداگر کی قربت
میں جھلسنا چاہ رہا تھا جو آج تک اسے ازیت کے سوا
کچھ نہ دے پایا تھا۔۔

بڑی اذیت ناک ہیں میری قربتیں۔۔ ان میں کوئی "
لطف کوئی مستی کوئی سرور نہیں یہ صرف توڑنا جانتی
ہیں دکھ دینا جانتی ہیں۔۔ اور تنیش زدہ لہروں میں
جھلساتی ہیں اور اس میں جھسلتے وجود کو بس اذیت ہی
"ملتی ہے اور کچھ نہیں۔۔"

وہ اسکی تیز تیز چلتی سانسوں کے قریب اپنی گرم دہکتی
سانسیں لایا۔۔۔

بولو کیا منظور ہے تمہیں میری دہکتی ہوئی قربت جس "
"میں صرف تم جلو گی کنارہ کوئی نہیں ملے گا

وہ اسکے کان کی لو پر سلگتے لب رکھ کر بولا۔۔

منظور ہے۔۔۔ "وہ ان لمحوں کی قربت میں بہکتے"

بے ساختہ خود پر سے اختیار کھوتی سرگوشیانہ انداز میں

لب دانتوں تلے میچ کر گویا ہوئی۔۔ اسکی رنجشیں

ناراضگیاں ابھی بحال تھیں۔۔

مگر دل بغاوت کر بیٹھا تھا سولی پر چڑھ بیٹھا تھا۔۔

"تو پھر اس ظالم سوداگر کی قربت مبارک ہو تمہیں"

اسنے سرد لہجے میں کہتے، اسکے نچلے ہونٹ کو اسکے

دانتوں کی گرفت سے نکال کر اپنے دانتوں کی گرفت

میں قید کر لیا۔۔

ماہرہ نے تڑپ کر اسکے شانوں کو تھاما۔۔۔۔۔ اسے ڈر

تھا کہ وہ زیادہ بہک کر خود کو اس کے حوالے نہ کر

دے۔۔ مگر یارم تو جیسے بے خود مدہوش ہو چکا تھا۔۔

اسکی کمر کو سہلاتا اسکے لمس کی نرمی کو خود میں جذب
کرتا جا رہا تھا۔۔

اسکی ذرا سی شدت پر وہ دھک دھک کرتے دل
سے۔۔ اسکی گردن میں اپنے ناخون جذب کمر کے خود کو
بمشکل کھڑا رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔
پلو نیچے سرک گیا تھا۔۔

اسکی شفاف گردن دیکھ وہ اپنا ضبط کھوتا جا رہا تھا اور
اسکی گردن پر اپنی محبت بھری شدتوں کی نشانیاں
چھوڑنا جا رہا تھا۔۔

پھر خود ہی اسے بازوؤں سے تھامتا جھٹکے سے پیچھے

ہوا۔۔

اتنی جلد بازی ٹھیک نہیں دلربا کیا جانتی ہو میرے "
بارے میں کیا پتہ پھر کوئی کھیل کھیل رہا ہوں میں
تمہارے جذباتوں کو بھڑکا کر راکھ کرنے کی چال چل رہا
"! ہوں

اسکی بند ہوتی سانسوں کا خیال کرتے وہ دور ہوا۔۔ تو
ماہرہ نے گہرا سانس لیتے نڈھال ہو کر سر اسکے شانے پر
رکھا۔۔

"مجھے پتہ ہے یارم اپنی ماہرہ کو نہیں توڑ سکتا"

وہ آنکھوں میں مان لیے بولی تو وہ قہقہہ لگا گیا اور اسکی
ساڑھی کا پلو کھینچتے اسے قریب کر گیا اور اسکے ہاتھ دیوار
پر ٹکاتے اسکے دل کو لہولہان کرتا بولا۔۔۔۔۔

غلط فہمی ہے تمہاری کیونکہ اس دل میں صرف میرا"
"بستی ہے تم کہیں بھی نہیں

وہ اپنے دل پر دستک دیتا خباثت سے بولتے۔۔۔

وہ مسکرا رہا تھا۔۔ دو منٹ میں اسکا بھروسہ اس کا مان
تھس تھس نہس نہس کر کے۔۔

اسکا گلاب سا گلابی چہرہ سنہری کالے بھیکے بالوں میں
دک رہا تھا۔۔

یارم اس کی درد بھری اور آنسوؤں سے سرخ پڑتی اسکی
آنکھوں میں دیکھ کر اسکے جذباتوں کا بڑے آرام سے
قتل کرتے سراپے کا جائزہ لینے لگا۔۔

آنکھوں میں ہزار شکوے لیے، کالے رنگ کی ساڑھی
میں ملبوس اسکی برف جیسی رنگ مزید نکھر گئی تھی۔۔
اسکا کمسن سا سراپا کسی کی بھی دھڑکنیں بند کر سکتا
تھا۔۔

اور یہاں تو سامنے اسکے حسن کو سراہنے والا کھڑا تھا اس
کا شوہر۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

اس کی دل و جان کا مالک جو اس کی جان نکال دینے
کے در پر تھا اسے مسلسل ازیت میں مبتلا کر وہ
نجانے اپنی کس حس کو دے رہا تھا۔۔

،ایک معصوم سی نازک مزاج سی چھوٹی موٹی سی ہو"
کیوں آگ سے کھیل رہی ہو جانتی بھی ہو میرے
نزدیک تمہاری حیثیت ردی برابر بھی نہیں

میرے دل میں بس میرا بستی تھی اور وہی بسے گی تم تو
"بس میرے دل لہجانے کا سامان ہو۔۔"

اسکے سراپے کا مکمل جائزہ لینے کے بعد وہ اپنی
آنکھوں میں خمار، دیوانگی بسا کر اسکے چہرے کے گرد
دونوں ہاتھ ٹکا کر بولا۔۔

ماہرہ نے جھٹکے سے اپنی آنسوؤں سے ٹپ ٹپ کرتی
آنکھوں سمیت سر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں بے یقینی
سے دیکھا۔

اور کتنا گرے گا یہ شخص آخر کتنا توڑنا چاہتا تھا وہ

اسے کتنا آزمانہ چاہتا تھا کہ وہ سانس تک نہ لے

پائے۔۔

اسکی آنکھوں میں بڑھتی سرخی اسکی دھڑکنیں بند کر رہی

تھیں۔۔ وہ اسکے چہرے پر جھکا ہوا تھا۔۔

مگر اسکے اتنے کمرارے وار پر شرم و حیا سے اسکا چہرہ جو

لال تھا ایکدم غصے سے دہکنے لگا وہ اسکی محبت کو دو

کوڑی کا کرتا اپنی محبت کا اشتہار لگا رہا تھا کتنا کم ظرف

تھا وہ شخص جو اس کا شوہر تھا۔۔

اگر اتنی ہی بری لگتی ہوں اور میرا سے اتنی ہی سچی "
محبت تھی تو نکاح کیوں کیا مجھ سے بولو کیوں کیا؟؟؟
اگر دل لہجانے کا ہی سامان ہوں تو کسی کو ٹھٹھے پر چلے
جاتے اپنے شوق پورے کرنے میری محبت کو اتنا
ارزاں کیوں کر رہے ہو، شوہر کی طرح کیوں آتے ہو
میرے پاس بار بار؟" وہ غصے سے چیخ اٹھی۔۔

دوسرے پل اپنی محبت اور انمول جزبات کی ناقدری پر
ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
تھی وہ۔۔

زبان کو سمجھالو لڑکی ورنہ گدی سے کھینچ لوں گا ویسے "
"بھی تم اسی قابل ہو

وہ اسے اسکی اوقات یاد دلاتے بولا تو وہ اور بلک بلک کر
رونے لگی۔۔

اسکا اچانک زور و شور سے رونے کے عمل پر یارم کا
قہقہہ بے ساختہ تھا۔

وہ تو جیسے سب احساسات بھلا چکا تھا یاد تھا تو بس اسے
درد دینا۔۔

دور ہو مجھ سے۔۔!" وہ غصے سے روتی ہوئی چلائی۔۔"

وہ بادل ناخواستہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے سیز فائز کے
انداز میں پیچھے ہوا۔ مگر اسکی پرشوق نگاہیں اس اسکے
سراپے کے خدوخال پر ہی تھیں۔۔

وہ اسے جھٹکتے اپنا پلو سمبھالتے باہر نکلی تھی جبکہ وہ
بھی اسے جلانے کے لیے مسکراتے ہوئے پیچھے ہی
اسکے باہر نکلا تھا۔۔

ماہرہ ہچکولے لیتے وجود کے ساتھ باہر آتے دکھ طیش
غم شکوے کی ملی جلی کیفیت سے اسے دیکھتی نفرت
سے لب اپنی ہتھیلی پر رگڑ کر صاف کرنے لگی۔۔

جیسے اس کے ظالم اور کراہیت آمیز لمس کو اپنے وجود

سے ہٹا دینا چاہتی ہو۔۔

اسکی اس حرکت کو یارم نے دیوار سے ٹیک لگاتے

دلچسپی سے دیکھا۔۔

میں ہی پاگل ہوں جو تم سے محبت کر بیٹھی کیا"

جانتی تھی کہ ایک سنگ دل پتھر سے سر ٹکرا رہی ہو

ارے تم تع وہ کانٹے ہو جسے چھو کر صرف خود کو ہم

زخم ہی پہنچا سکتے ہیں کبھی پیار نہیں پا سکتے

آئندہ میرے قریب مت آنا بلکل بھی۔۔۔

میں تو دوسری عورت ہوں نہ جس سے تمہارا محظ
کاغزی حصہ ہے محبت تو تمہاری میرا ہے جو تمہیں چھوڑ
پتہ نہیں کہاں بھاگ گئی ہے۔۔" وہ پھاڑ کھانے کے
انداز میں اس پر چیختی۔۔

اسکی بات پر یارم کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا تھا اور اس
کے منہ پر چھاپ چھوڑتا چلا گیا۔۔

اپنے منہ پر ہاتھ رکھ پاگلوں کی طرح ہنس دی۔۔

چچ غصہ آیا یہی حقیقت ہے یارم سردار شاہ تمہاری "
محبت تمہیں دھوکہ دے کر کسی آشنا کے ساتھ بھاگ
گئی

اسے خونخوار سرخ آنکھوں سے دیکھتی ایکدم آگے بڑھ کر
اسکے سینے پر دستک دیتی اسے سنا کر وہ وہاں سے روتی
ہوئی باہر بڑھ گئی تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ پارٹی میں موجود تھے۔۔ یہ نہایت
اپر کلاس پارٹی تھی۔۔ جہاں لڑکیاں کافی بولڈ ڈریسنگ میں
موجود تھیں۔۔

اس حال میں اسے اپنا آپ وہاں کافی ان فٹ محسوس
ہو رہا تھا۔ اسے تھوڑی دیر پہلے کا منظر یاد آیا جب
اسنے پارٹی میں جانے سے انکار کر دیا تھا مگر یارم اسے
یہاں لا کر ہی مانا تھا۔۔۔

جس کام سے وہ اسے منع کرتی تھی وہ کام کرنا یارم پر
... فرض ہو جاتا تھا اب بھی ایسے ہی ہوا تھا

کچھ دیر کے بعد ہی یارم منظر عام سے غائب ہو گیا تھا
اپنے باقی بزنس پارٹنرز کے ساتھ۔۔۔

اسے باقی غیر مردوں کی چبھتی ہوئی نظریں اپنے جسم
کے آر پار ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ شدید
کوفت کا شکار تھی کہ آخر کب یارم آئے اور وہ اسے
واپس جانے کے لیے کہے لیکن اس کا تو کوئی نام و
نشان ہی نظر نہیں آ رہا تھا۔

اس لیے وہ اندر سے خوف کا بھی شکار تھی کیونکہ ایک
دو آوارہ لڑکے آکر پہلے بھی اس سے ڈانس کی فرمائش

کر چلے تھے جن سے وہ جان بچا کر بھاگ گئی تھی مگر
وہ کب تک چھپتی پھرتی۔۔

ابھی وہ یارم کو تلاشی کر رہی تھی کہ پیچھے سے اس
کے کندھے پر کسی نے دستک دیتے ہاتھ رکھا تو وہ
چونک کر پلٹی۔۔۔۔

اور ڈر کے مارے اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل
گئی چہرہ پسینے سے تر ہوا تھا اور آنکھیں خوف و ہراس
پھیل گئی تھیں۔۔۔

اپنے پیچھے جہان کو موجود دیکھ کہ اس کی سانس میں
سانس آئی تھی اور اس نے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا
تھا کہ وہاں جہان تھا کوئی اور نہیں۔۔۔۔

وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس لیتی
اپنی سانسیں درست کرنے لگی تھی جو خوف کے
باعث بہت تیز ہو گئی تھیں۔۔۔

ماہرہ یہ میں ہوں جہان کیا ہو گیا ہے تمہیں اتنی "
ڈری ہوئی کیوں ہو کیا کسی نے کچھ کہا ہے یا پھر

یارم نے کچھ کہا ہے اور یہ یارم ہے کہاں تمہیں اس
حال میں چھوڑ کر کہاں گم ہے یہ غیر زمہدار لڑکا"۔۔۔

اس نے غصے سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے یارم کو
تلاش کرتے ہوئے پوچھا جب کہ ماہرہ کی جان پر بن
آئی تھی جہان کے تفتیشی انداز پر۔۔

اسے بھنک بھی لگ جاتی تو وہ کبھی بھی چپ نہ رہ
پاتا اور یقناً عفاف کو یارم کی ہر ایک غلطی کا بتا دیتا۔۔

اور یہی تو وہ نہیں چاہتی تھی۔۔ وہ اپنی آنی سے بہت
پیار کرتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ انہیں یارم کے

بارے میں کوئی بھی خبر ملے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر
عفاف یارم کی حقیقت جان جاتی تو وہ کبھی بھی ان
دونوں کو ایک ساتھ نہ رہنے دیتی۔۔۔

بلکہ یارم کو اپنا بیٹا ہونے کے باوجود کڑی سے کڑی
سزا دیتی۔۔۔۔ اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے حق
میں ایسا فیصلہ کر دیتی جو یاروں کے لیے دعا مرزا بن
جاتا ماہرہ اپنی محبت کے ہاتھوں بھی مجبور ہوتی یہ سب
برداشت کر رہی تھی اس لیے فوراً سے جہان کو صفائی
دیتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بڑی وہ یہیں کہیں "
ہوگا بھلا وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہے۔۔

اس نے اپنے بال کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے
نظریں چراتے ہوئے کہا تھا۔۔

جو جہان نے بڑے غور سے دیکھا تھا۔۔

ماہرہ ادھر دیکھو میری طرف تم کب سے نظریں چرا "
"اگر مجھ سے جھوٹ بولنے لگی ہو

جہان نے فوراً سے پہلے اس کا جھوٹ پکڑا تھا اور اس
سے اپنی طرف دیکھنے کا کہا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ

جھوٹ بولنے میں کتنی ماہر ہو چکی ہے لیکن آگے بھی
اس کا بڑا بھائی تھا اس کا سچ اور جھوٹ پہچان ہی
جاتا تھا۔۔

"نہیں میرا یقین کریں ایسی کوئی بات نہیں ہے"

اس نے پھر سے اپنی بات دہرائی مگر یہ کہتے ہوئے
اس کی پلکیں لرزی ضرور تھیں۔۔

وہ بات کر رہی تھی کہ جہان کی نگاہ اس کی کلائیوں
سے سر کی ہوئی چوڑیوں پر پڑی جہاں لال نشان تھے۔۔۔

اس نے فوراً اس کی کلائی تھام کر اس نے سامنے
کی۔۔

تو پھر یہ کیا ہے بتانا پسند کرو گی یہ نشانات کس "
چیز کے ہیں اب یہ مت کہنا کے چوڑیوں کے ہیں
کیونکہ صاف ظاہر ہے یہ کسی کی ظالمانہ گرفت کی
نشاندہی ہے۔۔۔

جہان نے غصے سے دانت پیستے ہوئے ماہرہ کو دیکھتے
ہوئے کہا جو اس کے جھوٹ پر پردہ ڈال رہی تھی اور
خود پر ظلم برداشت کر رہی تھی جہان کو یہ بات ایک

آنکھ نہ بھائی تھی بھلا وہ کیوں اس کا ظلم و ستم چپ
چاپ سہن کر رہی تھی۔۔

صرف اس لیے کہ وہ اس سے محبت کرتی تھی کیا
اس کی محبت نے یارم کو اتنا اختیار دے دیا تھا کہ وہ
اس پر جیسے چاہے مرضی روعب جھاڑ سکتا۔۔

اس کے ساتھ جیسا چاہے مرضی ناروا سلوک کرتا اور
وہ چپ چاپ لب سے سہتی رہتی۔۔۔

اس کی بات پر وہ شرمندگی سے سر جھکائے زمین کو
ٹکڑے ٹکڑے دیکھنے لگی اب صفائی میں کچھ کہنے کو نہ بچا تھا
کیونکہ اس کی آنکھیں برسے کے لیے تیار تھیں۔۔۔
جہاں نے اس کی برستی آنکھوں کو دیکھ کر بمشکل اپنا
غصہ پیا تھا اور گہرا سانس لے کر اسے گھورنے لگا
تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ اور سخت سست سناتا تو
اس کی نظر سامنے یارم پر پڑی تھی جو اپنی باہوں میں
کسی لڑکی کو لئے کھڑا ہوا تھا۔۔

اس کے ضبط کی انتہا ہو گئی تھی اور اس نے ماہرہ کو
جھنجھوڑا اور غصے سے بولا۔۔

وہ دیکھو اپنے یارم کو جو تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جا "
سکتا تھا اب دوسری لڑکی کو اپنی باہوں میں لیے کھڑا
ہے یہی ہے تمہاری محبت یہ رکھے گا تمہارا خیال جسے
تمہاری پرواہ تک نہیں ہے کہ تم کہاں ہو کیسی ہو وہ
دوسری لڑکیوں کو اپنی باہوں میں لئے گھوم رہا ہے۔۔
"اس کی تو آج خیر نہیں میرے ہاتھوں

وہ غصے سے کہتے ہوئے اس کو پیٹنے کے ارادے سے
آگے بڑھنے لگا تھا۔۔

جس پر ماہرہ نے بڑی مشکل سے اس کے بازؤں میں
ہاتھ ڈال کر اسے روکا تھا اور نفی میں سر ہلایا تھا وہ
یہاں کوئی تماشہ نہیں چاہتی تھی۔۔

ماہرہ تم ابھی بھی مجھے روک رہی ہو اس کی اتنی "
.. "غلطیاں نظر انداز کرنے کے باوجود بھی

آخر کس مٹی کی بنی تھی یہ لڑکی وہ اس کو غصے سے
گھورتے ہوئے بولا تو ماہرہ کچھ کہ نہ پائی۔۔۔

ابھی وہ دونوں وہیں کھڑے تھے کہ ایک لڑکا جہان کے
پاس آتا ہوا بولا۔۔

"آپ کو کوئی باہر بلا رہا ہے"

اس کی بات پر جہان نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا
بھلا اسے کون بلا سکتا تھا۔۔

پھر بھی وہ کسی احساس کے تحت ماہرہ کو وہیں
کھڑے رہنے کا کہ کر خود باہر کی طرف گیا۔۔۔۔

اتنی دیر تک ایک ویٹر ماہرہ کے پاس آیا اور اس نے
کولڈرنک اٹھالی اور اپنے سوکھے لبوں سے لگائی جو جہان
کا جواب دیتے دیتے خشک پڑ چکے تھے۔۔۔

مگر کچھ ہی گھونٹ لینے کے بعد اس کا سر بری طرح
چکر آنے لگا تھا کہ اسے دھندھلا نظر آنے لگا۔۔۔

وہ چکراتے ہوئے سر کر ساتھ راہداری کی طرف چلنے
لگی وہ واش روم جا کر اپنے آپ کو فرش کرنا چاہتی
تھی دوسری طرف جس ویٹر نے اسے ڈرنک لا کر دی

تھی اس نے ایک لڑکے کو کام ہو جانے کا اشارہ کیا
جو مدہوش ہوتی ماہرہ کے پیچھے ہی لپکا تھا۔۔

اس سے پہلے کے وہ گرتی اس لڑکے نے اسے اپنی
باہوں میں بھر لیا تھا اور ایک کمرے کی طرف لے
جانے لگا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے کون ہو تم اور کہاں لے کر جا رہے ہو "
مجھے"۔۔۔

ماہرہ نے اپنے چکراتے ہوئے سر کو سنبھالتے اپنی بند
ہوتی آنکھیں کھولتے ہوئے پوچھا تھا۔۔ نشہ اس کے سر

چڑھ کر بولنے لگا تھا مگر عزت کا خوف اسے آنکھیں بند
کرنے سے روک رہا تھا۔۔

وہ جانتی تھی کہ اگر وہ اس لڑکے کے ہاتھ لگ گئی تو
اپنی عزت گنوا دے گی آخر وہ پھر سب کو کیا منہ
دکھائے گی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے اپنے نازک لرزتے ہوئے
ہاتھوں سے دھکا دے کر بھاگتی اس لڑکے نے اس
کی ساڑی کا پلو کھینچا تھا جس پر وہ جھٹکے سے اس کے
سینے سے آ لگی تھی۔۔

اس کے بال لہرا کر لڑکے کے منہ پر لگے تھے جس
سے اس لڑکے کے منہ پر کمینی سی مسکراہٹ آگئی
تھی اور وہ اسے اپنی گود میں بھرتے ہوئے اسے لالچی
نظروں سے دیکھتا اپنے منتخب کردہ روم میں لے کر گیا
اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔۔۔

قسمت دور کھڑی اس کھیل کو دیکھ ماتم کناں تھی

وہ: [25/6, 12:46 pm] Aiman Raza

نیم بے ہوشی میں بھی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

"میں کہاں ہوں"

"آپ کون ہو"

"مجھے میرے یارم کے پاس جانا"

وہ اپنی ٹانگیں بچوں کی طرح جھلاتی بہکی بہکی باتیں
کرنے لگی تھی۔۔۔

اسے سب فراموش ہو چکا تھا کہ کون اسے یہاں کس
گندے ارادے سے لایا تھا۔۔

نشہ اسکے سر چڑھ گیا تھا اور اب وہ بہکی بہکی باتیں
کرنے لگی تھی۔۔۔

یارم جو ماہرہ کو جلانے کے لیے لڑکیوں کے ساتھ پھر
رہا تھا ایک دم اس کے منظرِ عام سے غائب ہونے پر
گھبرا سا گیا تھا۔۔

"یہ کہاں چلی گئی ابھی تو یہیں تھی"

اسنے پریشانی سے سارا حال چھانتے ہوئے خود سے
کہا۔۔

اب اسے اپنا فیصلہ بالکل غلط لگ رہا تھا اسے واقعی
ماہرہ کو یہاں نہیں لانا چاہیے تھا۔۔۔

وہ آخر کیوں اپنی ضد میں اس کے ساتھ غلط کر جایا کرتا تھا اور بعد میں اسے خود ہی پچھتاوا ہوتا تھا۔۔

اب بھی وہ یہاں وہاں اسے ڈھونڈ رہا تھا جب اسنے ویٹر کو کہتے سنا۔۔۔

یار کیا مست مال لگ رہی تھی وہ بلیک ساڑھی والی"
لڑکی قیامت تھی قیامت ابھی ایک لڑکا اسے نشے کی
گولی دے کر روم نمبر 512 میں لے کر گیا ہے اس
پر ہاتھ صاف کرنے مجھے یقین ہے وہ جلد فارغ ہو گیا
"تو ہمیں ہاتھ صاف کرنے کا موقع ضرور ملے گا

وہ ہاتھ ملتے غلاظت سے رال ٹپکاتے بولا تو یارم کے
جسم میں اپنی بیوی کے خلاف اتنی شرمناک باتیں سن
کر شعلے بھڑکنے لگے تھے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ ان کا منہ توڑتا یارم ٹھٹھک کر رکا
اور روم نمبر 512 کی طرف بھاگا جہاں اس کی عزت
نیلام ہونے کے در پر تھی۔۔

اس کا سانس بری طرح پھول چکا تھا۔۔

آخر وہ وہاں پہنچ ہی گیا تھا اور تیزی سے دروازہ
دھڑدھڑانے لگا۔۔

وہ شخص جو ابھی ماہرہ پر جھکا ہی تھا بری طرح بدمزہ
ہوتے پیچھے ہوا تھا۔۔

آخر کون سے قیامت آگئی ہے تمیز نہیں کہ کسی"
"کے دروازے پر ناک نہیں کرتے

وہ شخص گالیاں بکتا ہوا دروازہ کھولنے آیا جیسے ہی اسنے
دروازہ کھولا یارم نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک زور دار مکا اسکے
منہ پر جھڑا تھا جس پر وہ الٹ کر اوندھے منہ پیچھے
گرا۔۔۔

"اے اے کون ہو تم اور مجھے کیوں مار رہے ہو"

میری بیوی کو یہاں لا کر پوچھتا ہے کہ مار کیوں رہا
ہوں میں تجھے وہ اسکے اوپر بیٹھ کر بری طرح دھنکتے
ہوئے بولا کہ وہ لہو لہان ہو گیا۔۔۔

اس کی نظر ماہرہ پر گئی جو زور زور سے چلا رہی تھی۔۔۔
اور مارو اسے یارم میرے ہیرو اور مارو ڈشم ڈشم ڈشم
"چٹنی بنا دو اسکی اس نے ہرٹ کیا مجھے

وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر ہتھیلیوں پر چہرہ ٹکائے
زور زور سے چلاتی اسے بوسٹ اپ کر رہی تھی جیسے وہ
ریسلنگ کر رہا ہو۔۔۔

اس کی اس حرکت پر یارم نے گھورتے ہوئے اسے
دیکھا۔۔

شانوں سے لڑکھتے بلیک ساڑھی کے پلو نے اسکا گہرا گلا
کافی حد تک نمایاں کر دیا تھا۔۔ اوپر سے ننگے پاؤں ہوا
میں لہراتی۔۔۔

عجیب بے ڈھنگے انداز میں لیٹی تھی جس کی وجہ سے
ساڑھی سرک کر پنڈلیوں تک آ گئی تھی۔۔

بکھرے کالے سیاہ بالوں والی اس کی یہ بیوی ہوش
وہ اس سے غافل لگ رہی تھی تبھی تو اتنی جرات سے

کسی غیر محرم کے سامنے ایسے بے ڈھنگے بے باک انداز
میں پڑی تھی۔۔

پر مقابل کی آنکھوں میں لہو اتر آیا تھا یہ سب دیکھتے۔
ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچنے سے نا صرف پھولے بازوؤں
کی رگیں پھول چکی تھیں بلکہ ماتھے پر کتنی ہی سلوٹیں
نمودار ہوتیں دماغ کی نسیں ابھر آئیں۔۔

وہ ایک دم جھٹکے سے اس ادھ موئے شخص کے اوپر
سے اٹھا اور تن فن کرتے نشے میں ڈولتی اپنی بیوی
کے پاس گیا۔۔۔

ایک ہاتھ سے ماہرہ کی ٹھوڑی دبوچ کر اسکا لال لپسٹک
سے رنگین منہ اپنے قریب کیا جہاں اس کی گردن کے
قریب چند خراشیں نظر آ رہی تھیں جو یقیناً چھینا جھپٹی
میں لگی ہوں گی اور پلو سرکنے کی وجہ سے اسکا گلا
کافی حد تک عریاں ہو رہا تھا۔۔

اس سب کا زمہدار بھی وہ خود ہی تھا جس نے ایسی
ساڑھی لا کر اسے دی تھی۔۔

شدید ناگواریت کی ایک لہر یارم کے وجود میں دوڑ گئی۔
جبکہ اسکے ٹھوڑی دبوچنے پر ماہرہ نے کراہ کر اپنی

موندیں آنکھیں کھولیں۔ اور سامنے دھندلا سایا یرم کا
عکس دیکھتے وہ کھلکھلا اٹھی۔۔۔

یا یا یرم یا یرم ہا ہا ہا۔۔۔" کھلکھلاتے ہوئے وہ کہتی
دوسرے ہی پل اپنا ہاتھ لہرا کر ایک کرا را تھپڑ ڈیلے
ہاتھ کا اس کے چہرے پر مار چکی تھی۔۔۔
جس پر یرم کا چہرہ غصے کی زیادتی سے شدت سے
سرخ ہوا تھا۔۔۔

تم۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہونا۔۔۔ یا یا یرم تم میرے۔۔۔ یرم"
نہیں۔۔۔ ہو نہ۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنی لڑکھڑائی آواز میں ہنستی

ہوئی اسکے چہرے کو ہاتھ سے محسوس کرتی یقین دہانی
کر رہی تھی کہ وہ حقیقت ہے یا محض اسکی نظروں کا
دھوکہ۔۔

"پیار کرتے ہو مجھ سے"

وہ معصومیت سے ایک طرف سر گراتے ہونٹ لاڈ کی
صورت میں باہر نکالتی اس سے پوچھ گئی تھی اور یارم
کو تو اپنا دل اس کی اس ادا پر اسکے قدموں تلے لوٹتا ہوا
محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس نے ایک دم تھوک نگلا گلے میں گلیٹی ابھر کر
معدوم ہوئی تھی۔۔۔

اسے اپنے سوال پر کافی دیر خاموش پا کر ماہرہ کا چہرہ
غصے سے سوج کر پھول چکا تھا۔۔

تم۔۔ تم۔۔ ایک۔۔ نمبر کے۔۔ کہینے۔۔ انسان۔۔ ہو۔۔۔۔۔"

تم تم الو کے پیٹھے ہو۔۔۔۔ تم پاگل ہو۔۔۔۔۔ یو ایڈیٹ پیار

"نہیں کرتے نہ مجھ سے۔۔۔۔ آئی۔۔ ہیٹ۔۔۔۔۔ یو۔۔۔۔۔"

وہ لڑکھ کر نیچے بیٹھتی ہوئی چلی گئی۔۔

اور عجیب بہکے لہجے میں اسے گالیوں سے بھی نواز رہی
تھی یقیناً جو کہ اسے سامنے پا کر تو کبھی یہ جرات انجام
نہیں دے سکتی تھی پر ہوش میں نا ہوتے وہ اپنے
دل کی ساری بھڑاس نکال رہی تھی۔۔

کوئی پیار نہیں کرتا مجھ سے۔۔۔ تم تم بھی اس دو"
"نمبری میرا کھیرا سے پیار کرتے ہو

وہ اونچی آواز میں روتی میرا منہوس کا نام بگاڑتی اس پر
چلا کر بولی جس پر وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا۔۔

کیا یہ واقعی ہوش میں تھی یا بے ہوشی میں یوں اسے
بے عزت کر رہی تھی اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔

"ساتھ والے روم میں چلو۔۔"

وہ ایک جھٹکے سے ماہرہ کے لڑکھتے بازو کو جکڑ کر اپنی
طرف کھینچتا اسکے نیٹ کی بلیک آستین کو پھاڑنے کا
باعث بنا تھا۔۔۔

مگر جلد ہی اسے پکڑ کر گھسیٹ کر باہر لاتا اپنے منتخب
کردہ روم کی طرف دھکیل چکا تھا۔ اور دروازہ بند کرتے

اسے بعد میں سیٹ کرنے کا سوچتے دوبارہ اس لڑکے
کے کمرے میں گیا جو بھاگنے کے چکروں میں تھا۔۔۔

پر اس سے پہلے سینے پر ہاتھ رکھ کر یارم اسے پیچھے
دھکیل چکا تھا۔۔۔

"بھاگتا کدھر ہے سالے۔۔۔"

وہ اپنے مخصوص سرد لہجے میں گویا ہوتا ابرو اچکا کر اسکی
سمیت بڑھا۔۔۔

"تیرا علاج تو میں کرتا ہوں"

وہ جو راہ فرار تلاش رہا تھا پر اسکے سمجھنے سے پہلے ہی
آگے بڑھتے اس لڑکے کو حواس باختہ دیکھ کر در پہ در
منہ پر مکے مارنے شروع کر دیئے۔۔

وہ جو پہلے ہی لہو لہان تھا اب تو اس کا سر بھی پھٹ
چکا تھا۔۔

شٹ *** چھوڑو مجھے بے رحم انسان!! "اچانک اس"
حملے پر اس لڑکے کی چیخیں بلند ہوئیں۔۔

پہلے تو بھی تو بے رحم بنا کسی کی عزت تار تار کر"
دینے کے در پر تھا تو پھر بھلا اب میں کیوں تجھ پر رحم
کرو..

وہ اسکا چہرہ بالوں سے دبوچتا اپنے سامنے کر گیا جو لہو
ٹپکا رہا تھا۔۔

میں میں میں بے قصور ہوں میں نے کوئی نظر نہیں رکھی"
تمہاری بیوی پر وہ وہ تو یہ خود میرے قریب آئی تھی
اور مجھے ڈانس کی آفر کی میں نے منع کیا تو زبردستی
کرنے لگی اور یہ خود میرے گلے لگی تو پھر میں بھی مرد

ہو آخر کب تک صبر کرتا۔۔۔ وہ غصے سے چیختا پر اسکی
بات مکمل ہونے سے پہلے ہی یارم کی لات اسکے منہ
پر پڑی۔۔۔

خبردار ایک بھی لفظ میری عزت کے بارے میں غلط"
بولنے کی کوشش کی تو تیری زبان گدی سے کھینچ کر
تیرے گلے سے لٹکا دوں گا اور اگر آئندہ کہیں بھی دکھا
تو کتوں کو ٹکڑے ڈال دوں گا تیرے۔" اسکا منہ مٹھی
میں دبوچتے ہوئے اسنے جھٹکے سے اسے کھڑا کیا اور اور
زوردار تمھڑ اسکے گال پر مارتے ہوئے اسے دروازے کی

طرف دھکیل دیا اور باہر لیجاتا ہوا سنسان جگہ پر پھینک
گیا۔۔

اس کا غصہ کسی طور ٹھنڈا نہ ہو رہا تھا۔۔۔

اوپر سے ماہرہ کی بکھری حالت بار بار اس کی لہو رنگ
آنکھوں کے آگے آتی اس کا امتحان لینے کے در پر
تھی۔۔

یہ سوچ ہی اسے پاگل کر رہی تھی کہ اس کی بیوی کو
ایسی حالت میں کسی غیر مرد نے اتنے نزدیک سے

دیکھا اسکا دماغ پھٹ رہا تھا ایک لاوا ابل رہا تھا اس کے اندر جو بہت جلد ماہرہ پر انڈیلنے والا تھا۔۔

اس کے قدم تیزی سے دوبارہ ہوٹل کے اندر بڑھے تھے جس کے کمرے میں وہ ماہرہ کو قید کر کے آیا تھا۔۔۔

دوسری طرف ابراہم کے واشرووم میں جانے کے بعد وہ یہ سوچ رہی تھی کہ یقناً اب تل وہ کپڑے اتار چکا ہوگا جن میں چابی تھی اب وہ اندر جا سکتی تھی کیونکہ اسنے اچھی طرح سنا تھا ابراہم نے اندر سے دروازہ لاک نہیں

کیا تھا اور یقیناً کپڑے دروازے کے پاس ہی ہوں گے
مہ اپنے پلین کے تانے بانے بنتی اندر کی طرف قدم
بڑھانے لگی اسنے آنکھیں میچتے بغیر آواز پیدہ کیے دروازہ
ہلکا سا کھولا اندر دیکھنے کی ہمت وہ نہیں کر سکتی
تھی۔۔ اس لیے نیچے ہی نظریں دوڑانے لگی کہ کپڑے
شاید نیچے ہی گرے پڑے مل جائیں۔۔
کیا معصومیت تھی۔۔

کپڑے نیچے نہ پا کر اسنے گہرا سانس بھرا اور تھوک نگلتے
اپنے آپ کو تیار کرتے اندر قدم رکھا۔۔۔

شاہر سے پانی گرنے کی آواز اسے صاف سنائی دے
رہی تھی۔۔

واشروم کافی بڑا تھا اور شاہر تو کافی آگے تھا یقیناً
دروازے کے پیچھے لگے ہک پر اسے کپڑے مل جائیں
گے اس نے دل کو تسلی دیتے کہا اور اندر آتے
دروازے کے پیچھے دیکھا جہاں اسے کپڑے واقعی ملے
گئے تھے جنہیں دیکھ کر اسکی کانچ سی آنکھوں میں
چمک ابھری تھی کچھ پالینے کی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کپڑوں تک ہاتھ بڑھاتی اس کی چیخ
بے ساختہ تھی۔۔۔

کیونکہ کمر میں ہاتھ ڈال کر کسی نے اسے پل میں
کھینچتے شاور کے نیچے گھسیٹا تھا۔۔۔

وہ جو ابھی ہاتھ لیکر ہاتھ روم سے نکلنے ہی لگا تھا
واشروم کا دروازہ ہلکے سے کھلتے دیکھ بیچھے ہوا۔۔۔

اور اندر نازک کلائی برآمد ہوتے دیکھ اسے ابراہم نے
اس لڑکی کی ہمت کو داد دی تھی جو دروازے پر ہاتھ
مارتی اسکے شاید کپڑے تلاش کر رہی تھی۔۔

اسے ہنسی تو بہت آئی جو وہ لب دانتوں تلے میچتے دبا گیا
تھا اور شاور دوبارہ آن کیے اسکے آگے کی کاروائی دیکھنے
لگا جو اب آنکھیں بند کر کے اندر داخل ہو گئی تھی شیر
کی کچھار میں ---

اسنے تولیہ تو پہلے ہی لپیٹ رکھا تھا مگر کپڑے پہننے باقی
تھے ---

اس کو دیکھ کر اپنا دل بے ایمان ہوتا محسوس ہوا تو
ایک سوچ کے آتے ہی اسنے عائہ کو شاور تلے گھسیٹ
لیا تھا۔۔

اپنے اوپر پانی کی بوچھاڑ پڑتے اسنے ہڑبڑا کر آنکھیں
کھولی تھیں۔۔

جہاں ابراہم بالوں میں ہاتھ پھیر کر نمی جذب کر رہا تھا
کہ اس حالت میں عائہ جیسی بولڈ لڑکی بھی بوکھلا گئی
تھی۔۔

اسکا شرم سے لال ہوتا چہرہ دیکھتے وہ قہقہہ لگا اٹھا تھا۔
ارے میرے ساتھ ہی ہاتھ لینا تھا تو پہلے بتا دیا ہوتا"
باہوں میں اٹھا کاتا تمہیں آخر فرسٹ ویڈنگ نائٹ پر
"ساتھ ہاتھ لینے کا مزہ ہی کچھ اور ہوتا ہے

اسکے گلے کی طرف ہاتھ بڑھاتا وہ دانتوں کا کونا لبوں تلے
میچتے بے باک لہجے میں کہتا اسکے کانوں سے دھویں
نکال گیا تھا۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

یارم جیسے ہی اس لڑکے کو اچھی طرح سبق سکھا کر
واپس اسی کمرے میں آیا جہاں وہ ماہرہ کو بند کر کے
..گیا تھا

مگر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تو کمرہ خالی اس کا منہ
..چڑھا رہا تھا

"اب یہ بد دماغ لڑکی کہاں چلی گئی اس حالت میں"

اس نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا غصے کی شدید
لہر اس کے جسم میں اٹھی تھی جو پورے تن بدن میں
پھیل گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کو ڈھونڈنے کے لئے باہر
کی طرف بڑھتا واشروم کے بند دروازے کے پیچھے سے
اسے گنگنانے کی آواز آئی اور ساتھ ہی شاور کھلنے کی
بھی۔۔۔

اسے لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کے دروازے کے پیچھے

کوئی اور نہیں بلکہ اس کی بددماغ بیوی ہے۔۔

جو اس حالت میں پتا نہیں کیا کرنے کا سوچ رہی

تھی۔۔۔

وہ فوراً بھاری قدم اٹھاتا ہوا واش روم کی طرف بڑھا اور

دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔۔

"ماہرہ میری آواز سن رہی ہو دروازہ کھولو فوراً"

وہ دروازہ زور سے دھڑدھڑاتے دانت پیستے ہوئے بولا

مگر وہ ہنوز گانا گا رہی تھی۔۔

جیسے اس پر یارم کے غصے کا کوئی اثر نہیں نہ ہوا ہو

اس پر یہ بات یارم کو اور طیش دلا رہی تھی۔۔۔

نہ کھولو تو وہ دروازے کے ساتھ جوڑتے ہوئے بہکے "

ہوئے لہجے میں بولی تو یارم بڑے ضبط سے اپنا غصہ پی

کر رہ گیا تھا۔۔

کول ڈاؤن یارم وہ نشے میں ہے آئی ایم شور جب وہ "

"ہوش میں آئے گی تو ضرور پچھتائے گی

اس نے اپنے آپ کو ٹھنڈا رکھتے ہوئے دوبارہ اس سے

مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔۔

"ماہرہ میری جان دیکھو تو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں"

اب اس نے اپنی ٹیکنیک بدلی تھی اور اسے اپنے جال

میں پھنسانا چاہا تھا تاکہ وہ باہر آ جائے۔۔۔

ادھر سی ہی دکھا دو مجھے سب پتہ چل جائے گا اور "

ویسے بھی میں جانتی ہوں اگر میں باہر آئی تو تم مجھے کھا

جاؤ گے مجھے اچھی طرح پتا ہے۔۔۔۔۔"

وہ پھر سے اس کا ضبط آزماتے ہوئے بولی تو وہ دروازہ

پیٹ کمرہ گیا۔۔

وہ تھی کہ چکنی مچھلی کی طرح ہاتھ سے پھسلتی چلی جا
رہی تھی۔۔۔

آخر وہ بھی شدت سے پھٹ پڑا تھا بھاڑ میں گیا دکھاوا۔۔
ماہرہ اب تم نے دروازہ نہ کھولا تو میں دروازہ توڑ کر "
اندر آ جاؤں گا اور تم اچھی طرح جانتی ہوں کہ جو میں
کہتا ہوں وہ میں لازمی کرتا ہوں اس لیے اگر اپنی خیر
چاہتی ہو تو خود دروازہ کھول کر باہر آ جاؤ۔۔

اگر میرے تین گننے تک دروازہ نہ کھولا تو میں دروازہ
توڑ دوں گا"۔۔۔

مگر غرا بولا تو اندر دروازے کے ساتھ لگی ماہرہ کے جسم
میں کپکپی طاری ہو گئی۔۔۔

وہ تو اسے اچھی طرح جانتی تھی کہ جو وہ کہہ رہا ہے
کر گزرے گا اگر وہ ہوش میں ہوتی تو کبھی بھی ایسی
گستاخی کرنے کی جرات نہ کرتی۔۔۔

"ایک دو تین"

تین تک گنتے جیسے ہی وہ دروازے کو دھکا مارنے کے
لیے آگے بڑھنے لگا کلک کی آواز سے واش روم کا
دروازہ کھلا تھا جیسے ہی اس نے دروازے کو دھکیلا

آگے ماہرہ آنکھیں بند کیے لرزتی ہوئی پلکوں کو جمبش
دیتی کپکپاتے ہوئے سرخ لبوں پر زبان پھیرتی پانی کے
قطروں کو سمیٹتی بھگی ساڑھی میں کھڑی یارم کی
سانسیں اچھی خاصی تنگ کر گئی تھی۔۔

اس کے حلق میں جیسے ایک دم کانٹے ہاگ آئے
تھے وہ اس کے لیے ایک انتہائی مشکل امتحان بنی
کھڑی تھی جس سے وہ اب تک انجان تھی۔۔

جیسے ہی یارم نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے جھٹکے
سے باہر نکالا تو وہ ایک دم لڑکھڑاتی ہوئی اس کے سینے
سے ٹکرائی تھی۔۔

اس کا بھینگا سراپہ یارم کی سانسیں منتشر کر گیا
تھا۔۔

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے کیا وجہ جان سکتا "
ہوں میں۔۔۔

وہ اپنی حالت پر قابو پاتا ہوا اسے خمار سے بھری سرخ
آنکھوں سے دیکھتا غصے سے دریافت کر گیا۔۔۔

اس کی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔

"تم"

وہ غصے سے بھرا اسے وارن کرنے لگا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا ماہرہ نے جھومتے ہوئے پھر سے کنگنانا شروع کیا تھا۔۔

ذرا سا جھوم لوں میں۔۔"

"ارے نہ رے نہ رے نہ

وہ اس کی گردن سے لٹکتے ہوئے بولی تو وہ آنکھیں پھاڑتے ہوئے اسکی حرکتوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

"ذرا سا گھوم لوں میں ارے نہ رے نہ رے نہ"

وہ اسے دھکا دیتے ہوئے بیڈ پر گرا کر بولی۔۔۔

آ تجھے چوم لوں میں۔۔۔"

وہ اسکے اوپر گرتی اسکی ٹائی کھینچ کر اپنے لبوں کے
قریب کرتی بولی تو وہ اپنی سانس تک روک گیا اور
آنکھیں بند کیں جیسے وہ سچ میں اپنے کمرے پر عمل
کرنے لگی ہو۔۔۔

مگر آگے سے اسکے گانے کے بولوں سے اسکی
خوشفہمیوں پر پانی پھیر گئی۔۔۔

"ارے نہ رے بابا نہ"

وہ اسکی حالت پر قہقہہ لگاتی بولی۔۔

جس پر وہ دانت پیس کر رہ گیا۔۔

باہر سے جتنی معصوم تھی اندر سے اتنی ہی پوری تھی

اس کی بیوی۔۔

ہا ہا ہا تم کیا سمجھتے تھے کہ میں تمہیں کس کرنے"

لگی ہوں"۔۔۔ وہ ایک بار پھر ہستی ہوئی بولی تو اس کے

صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔۔

کب سے وہ اس کو زچ کر رہی تھی مگر اب یارم کی
باری تھی اس نے جھٹکے سے ماہرہ کو پلٹ کر بیڈ پر
اپنے نیچے کیا اور خود اس کے اوپر آتا اس کے دونوں
بازو پکڑ کر بیڈ کے ساتھ لگا گیا۔۔

"رہا میرے مینو بچاااااا"

وہ اسے اپنے اوپر حاوی ہوتا دیکھ کر چیخ کر بولی تھی۔۔
جب کہ یارم نے فوراً اس کے لبوں کو قفل لگایا تھا
اور اپنی شدتیں اس کے اندر منتقل کرنے لگا تھا۔۔

یہاں تک کہ ماہرہ کا سانس لینا دو بھر ہو گیا اور وہ
اسے تھک ہار کے دھکا دیتے ہوئے پیچھے ہٹانے کی
کوشش کرنے لگی مگر بھلا وہ اس جیسے ساند کو پیچھے
کیسے ہٹا سکتی تھی نازک سی جان۔۔۔

جس نے خود ہی آ بیل مجھے مار کہہ کر اپنے آپ کو
مصیبت میں ڈالا تھا۔۔

نشہ اس نے کیا تھا مگر یارم تو اس کی قربت میں بن
پیے ہی بہک رہا تھا۔

وہ پیچھے ہٹا تو ماہرہ کو سانس آئی تھی۔۔

گندے مشنڈے یہ کیا کیا میرا سانس روک دیا"

"گندے انسان میں تمہاری جان لے لوں گی

ماہرہ نے بھی سیدھا ٹانگ سے نشانے پر وار کیا تھا کہ

وہ بلبلا کر رہ گیا تھا۔۔ سانس حلق میں ہی اٹک گئی

تھی۔۔

تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی اب تم دیکھو میں کیا لرتا"

ہوں تمہارے ساتھ یہ سب کرنے کے لیے مجھے تم

"نے ہی اکسایا ہے"

وہ زبردستی وہ اسکا بھگا پلو کھینچتے ہوئے بولا اور اسکی
سفید شفاف گردن پر اپنے سلگتے لب رکھتا اسکی جان پر
بنا گیا اور اپنی شدت کی نشانیاں جانبا اس کے وجود پر
گاڑتا چلا گیا۔۔۔

انتہا یہ تھی کہ وہ سسک کر رہ گئی۔۔

"م مجھے درد ہو رہا ہے"

ماہرہ کی آنکھ سے آنسو بے لگام ہوتے کونے سے بہ کر
گرمیابان میں جذب ہوتے چلے گئے مگر یارم کو اس پر

کوئی رحم نہیں آیا ساری رات یارم نے ماہرہ کو اذیت کا
شکار بنائے رکھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔۔۔

جیسے ہی ماہرہ نے ہوش کی دنیا میں قدم رکھا وہ جھٹکے
سے اٹھ بیٹھی مگر اپنے پور پور میں شدت سے درد اٹھتا
محسوس کر وہ کراہ کر رہ گئی۔۔

"یہ میں کہاں ہوں"

اسنے ایک دم اپنی حالت دیکھتے کہا اور پھر دھندلی یادیں
اس کے ذہن میں تازہ ہونے لگیں۔۔

اور ایک ایک کرتے منظر کچھ دھندلے ہی صحیح مگر
اسکے ذہن کے پردوں پر تازہ ہوتے چلے گئے جس پر وہ
پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

آخر میری خطا کیا تھی اب جو مجھے یہ سزا دی تم نے "
میں تو تمہاری ضد پر یہاں آئی تھی نہ پھر یہ سب کیوں
"کیا میرے ساتھ

اس کی بات پر یارم گھنی مونچھوں تلے مسکراہٹ دبا
کر اپنی کہنی کہ بل لیٹتا ہوا اسے غور سے تکلنے لگا۔۔

جہاں وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے روتے ہوئے ہوئے
ہولے کانپ رہی تھی۔

ایسا کیا ہوا ہے جس پر تمنے یہ ناٹک شروع کر دیا "
ہے؟" وہ غصے سے کہتا ہوا اپنے چوڑے بازو اسکی کمر
میں ڈالتا اسے اوپر گراتے سینے سے لگاتے اسکے ناتواں
وجود اپنے سینے پر منتقل کرتا اسکی آنکھوں میں اپنی
گہری آنکھیں ڈال دریافت کر گیا۔

تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟؟" ماہرہ اچانک اس "
افتاد پر خوف سے اچھل پڑی اوپر سے اسکا سخت غصیلا

لہجہ وہ ڈر گئی تھی بری طرح کے اب پتہ نہیں وہ اس
کے ساتھ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔

اسے جہان کو تمام سچائی سے آگاہ کر دینا چاہیے تھا
اسے ایک دم شدت سے پچھتاوا ہوا وہ بغور اس کے پل پل
بدلتے تاثر دیکھ رہا تھا جیسے جاننا چاہ رہا ہو کہ اسکی ذہن
میں کیا سوچ چل رہی ہے۔۔

کیوں رو رہی ہو جب کہ تم جانتی ہو کہ یہ تمہارے "
کیے کی سزا تھی؟" اسنے غصے سے سلگتے اسکی ٹھوڑی
دبوچتے اس سے پوچھا

آخر ہر بار خود را کر وجہ کیوں پوچھتے ہو؟" وہ غصے سے بولتی نڈھال سی اسکا حصار توڑنے لگی۔

ہممم! میں وجہ بنتا ہوں ہر وجہ تمہارے آنسوؤں گی"
انٹرسٹنگ؟ مطلب رسی جل گئی بل ابھی تک نہیں
گیا؟" اسنے طنزیہ پوچھا

"کہنا کیا چاہتے ہو تم کھل کر کیوں نہیں کہتے؟"
وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے اسکے سینے پر
ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش کرتی کرتی کانپتی آواز میں
گویا ہوئی۔

ارے تمہیں نہیں پتہ کیا تمہیں ترپانا چاہتا ہوں"

تمہارے درد کی وجہ بننا چاہتا ہوں تمہاری نس نس میں

"زہر بن کر اترنا چاہتا ہوں کیا یہ کم ہے

یارم نے اسے کوئلوں پر گھسیٹتے اسکے ہاتھوں کو پکڑ

کر اپنے سامنے ہتھیلیاں کھولنی چاہیں پر ماہرہ نے

سخت مزاحمت کرتے ہتھیلیاں بند کر دیں۔۔۔ پر وہ بھی

اچھا خاصا ضدی شخص تھا اپنی قوت لگاتے ہوئے اسکی

مٹھی کھول کر ایک ہاتھ کی انگلیوں سے انگلیاں پھنسا

کمر، پھر دوسرے کی انگلیاں کھول کر ان سے بھی
اپنے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں پھنسا لی۔۔

دونوں ہتھیلیوں کی پشت پر باری باری بوسہ دیتے
ہوئے اسکی کمر کے گرد باندھ لیے بازو۔۔

جتنا آزادی چاہو گی مجھ سے میں اتنا تم پر راستہ تنگ "
"اگر دوں گا میری جان

اسکی بات پر وہ اور زوروں کی رودی وہ تو اس امید میں
تھی کہ وہ اپنی محبت سے اس کا دل بدل دے گی مگر
اب اسے محظ یہ اپنی غلط فہمی ہی لگ رہی تھی۔۔

اگر تم واقعی مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہو تو چھوڑ"۔
کیوں نہیں دیتے چھوڑ دو نہ مجھے مجھ پر رحم کرو پلینز اور
اپنی محبت کے پاس چلے جاؤ مگر خدا را بار بار میرے وجود
میری روح کو لہولہاں مت کرو"۔۔۔

کس نے کہہ دیا تمہیں کہ تمہیں چھوڑ دوں گا میں"۔
میری جان موت ہی رہائی ہے اب تمہارے لیے اس
رشتے سے؟" اسنے کان میں سرگوشی سے پوچھا۔۔ ایک
لحے کیلئے اسکی دھڑکنے تیز دھڑکیں۔۔ دوسرے پل

اسکے جگر کو اپنے تیروں سے زخمی کر گیا تھا وہ اسکی
نفرت اسکا بدلہ یاد آتے ہی وہ سرد پڑ گئی۔۔

تم میری محبت میری کمزوری کو اچھی طرح جانتے ہو"
تبھی دبا رہے ہو مجھے اپنے آگے۔۔ میں کمزور ہوں

اسلئے اگر میری جگہ کوئی تم جیسی ہی سنگ دل عورت
تو تب میں تم سے پوچھتی مگر ظلم بھی ایک حد تک

برداشت ہوتا ہے جس دن تم نے میری ہستی مٹا دی
تمہارے دل پر کاری وار کرنے سے بعض نہیں آؤں

"اگی میں

وہ جلے دل سے کل سے بیٹھی تھی آج موقعہ ملتے ہی
بھڑاس نکالنے کی کوشش کرنے لگی تھی پر دل بھر
آیا اور وہ بھرائی آواز کی وجہ سے کچھ مزید بول ہی نہیں
پائی۔۔

بڑی آگے کی تیاری ہے میڈم کی ویسے راحتِ جان "
ایک بار بھی وار کرنا چاہو گی تو سینہ ایک آواز پر ہی
پیش کر دوں گا مگر یاد رکھنا اتنا ستم کرنا جتنا سہ پاؤ
کیونکہ ادھار تو کبھی میں نے اپنے باپ کا بھی نہیں رکھا

تم تو پھر بدلے میں آئی ایک کانچ کی گڑیا ہو جسے میں
"اپنی مرضی سے کھیل سکتا ہوں

اسکے کانوں میں سیسہ انڈیتا وہ وہاں سے جا چکا تھا جبکہ
پیچھے وہ تکیے میں منہ دیے رونے لگی تھی۔۔۔

اب پڑی مت رہنا مام آرہی ہیں کل جلدی کرو"
"تبیاری بھی کرنی ہے ہمیں

اسکے ہچکیاں لیتے وجود کو اس نے بے زاری سے دیکھتے
کہا۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

اور ایک دم عائدہ کے گلے کو دبوچتے جھٹکے سے اس
نے اپنے قریب کھینچا تھا۔۔۔

اتنا بے قابو ہو رہی ہو میری قربت میں آنے کے "
لیے۔۔۔

ابراہم نے کہنے کے ساتھ اسے گلے سے ہی پکڑے حد
درجہ قریب کر لیا تھا کہ ان دو منوں کی سانسیں ایک
دوسرے کے ہونٹوں پر محسوس ہونے لگی تھیں۔

ابراہم !!! "وہ دہل کر کھینچتی ہوئی اسکی سمت آئی"

جب اسنے اسکے شانوں سے پکڑ کر اسے سینے سے لگنے سے پہلے سنبھالا اسکے ہونٹوں سے آتی مہک کو بڑی مشکل سے نظر انداز کرتے ابراہم نے جھٹکے سے پلٹ کر اسکی پشت کو ساتھ لگاتے ہوئے وہ اسے واشعوم میں لگے آئینے کے سامنے لے آیا۔

اب کہو کیا نہیں مر مٹی مجھ پر شرماؤ مت شوہر ہوں"

"!تمہارا میرہ بوڈی دیکھ کر نیت پھسل پی گئی ہوگی

اسنے کان کے پاس جھکتے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔

اسکی باتوں اور حرکیوں پر عائہ کا چہرہ شرم سے لٹ کر
لال اناری ہو گیا تھا کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اسکے
قریب آتا کس آگ سے کھیل رہا تھا۔۔

اسے گہری سانسیں بہرتے دیکھ وہ معنی خیز لہجے میں
گویا ہوا۔۔۔

ہاں تو اب بتاؤ پہلے تو بڑا کہ رہی تھی کہ نفرت ہے "
مجھ سے میرے قتل کے ارادے سے آئی ہو اور اب
دل بے ایمان ہو ہی گیا نہ؟ اپنء مجازی خدا کو دیکھ
کر ٹرسٹ می ہمارے بیچ جو بھی ہوگا کسی کو بھی پتہ نہ

چلے گا اور ویسے بھی ہم ایک لباس ہی ہیں؟" وہ جھٹکے

سے اسکے بالوں میں موجود پن کو نکالتا ہوا اسکا جوڑا
کھول بال اسکی پشت اور شانے پر بکھیر گیا اور کمر میں
بازو حائل کر کے اسے مزید پاس کر کے کان میں
سرگوشی کرتی اپنی سلگتی ہوئی انگلیاں اسکے پیٹ پر
لیجاتے ہوئے پوچھا۔

یہاں تک کہ عائہ کا سانس لینا ناممکن ہو گیا۔

"چھوڑو مجھے گھٹیا انسان"

وہ چیختے ہوئے اس سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے

بولی مگر وہ اپنی گرفت اس پر اور مضبوط کر گیا۔۔

آہہ "عائدہ کی آواز حلق میں پھنس گئی۔۔ اسکا وجود"

اچانک ہی جیسے اسکے قریب آنے پر انگارہ ہو گیا تھا۔ وہ

حلق تر کرتی کمر میں موجود اسکے چوڑے بازو کو نکالنے

لگی

اسکی انگلیاں اوپر کی طرف بڑھتے دیکھ اسکے منہ سے

گھٹی گھٹی چیخ نکلی۔۔

اب بولتی کیوں بند ہو گئی شوہر کے حقوق پر کوئی"
"کتاب نہیں پڑھی کیا

اسکی مزاحمت بولتی بند ہونے پر دریاب نے
مسکراہٹ چھپائی اور اسکی گردن پر اپنے سلگتے لب
بولا۔۔

پر نظریں جب چہرے سے پھسل کر اسکی سامنے
بکھری زلفوں پر گئیں اور پھر ان سے ہوتی ان خوف
سے سہمی ہوئی نگاہوں پر پڑیں تو وہ خود ہی مہبوت ہو کر
رہ گیا۔۔

وہ دل پھینک نہیں تھا وہ تو اپنی مرحوم بیوی سے
بے پناہ محبت کرتا تھا پھر خود کو اس لڑکی کے قریب
جانے سے لاکھ کوششوں کے باوجود بھی خود کو کیوں نہ
روک پا رہا تھا۔۔

اسے اپنی بیوقوفی پر سخت رونا آنے لگا، اوپر سے اپنی
بے لگام ہوتی دھڑکنوں پر بھی سخت غصہ آیا کہ اللہ
نے اسے آخر کس مصیبت میں لا پھنسایا تھا جہاں اس
کے گناہ گار کو ہی اسکا مجازی خدا بنا دیا تھا جس کے

آگے وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی حوصلے پست
ہو رہے تھے۔۔

وہ دانتوں میں ہونٹ دبا کر مزاحمت کرنے لگی، اسکی
دھڑکنیں پور پور میں تیز دھڑک رہی تھیں جب اچانک
ہی اسنے جھٹکے سے اسے گھمایا۔۔

شیشے میں دیکھ رہی ہوں نہ ہمارا عکس کتنے ٹیمپنگ "
لگ رہے ہیں ہم دونوں۔۔۔

"کیا تمہیں نہیں لگتا

وہ اس کی گردن پر گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے بولا تو
اس کے جسم میں ایک دم برف جیسی ٹھنڈی لہر دوڑ
پڑی تھی آخر اس کے خون کا پیا سا ایک دم اپنی لے
کیسے بدل سکتا تھا۔۔۔

میں نے کہا چھوڑو مجھے اب تم اپنی ساری حدیں "
"تجاوز کر رہے ہو جو مجھے ایک آنکھ نہیں بھار ہیں
وہ آئینے میں سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے
دانت پیستے ہوئے بولی تو وہ اس کی بات پر تمسخرانہ انداز
میں مسکرا دیا تھا۔۔

کیا واقعی میں حدیں تجاوز کر رہا ہوں یا تم جو بغیر "
میری اجازت کے میرے ہاتھ میں داخل ہو گئی اور اب
معصوم بننے کا نائک کر رہی ہو لیکن میں تمہاری اداؤں
کے دل لہجانے والے جال میں نہیں پھنسنے والا۔"
وہ ایک دم اس کی ٹھوڑی دبوچتے ہوئے ایک دم غرا
کر بولا تھا اس کے کان میں کہ وہ تڑپ کر رہ گئی
تھی۔۔۔

ہاں لیکن تمہاری بار بار ایسی حرکتوں سے مجھے لگ رہا "
ہے کہ تمہیں میری بیوی بننے کی زیادہ ہی جلدی ہے

اگر تم کہتی ہو تو ہم آج سے ہی شروع کر سکتے ہیں یہ
"سب"

وہ اس کی گردن پر لب رکھ کر ڈومعنی لہجے میں بولا تو
عائدہ کو ایسا لگا جیسے کسی بچھونے اسے دس لیا ہو۔۔۔

بلکہ اس بند رکھو اپنی یہ شوق تمہارے ہوں گے میرے "
"نہیں میرا بس چلے تو ابھی تمہاری جان لے لوں

وہ بھی کہاں چپ رہنے والی تھی سیدھا کاٹ کھانے
کو دوڑی تھی یہ ادا ہی تو پسند آ رہی تھی بار بار ابراہم
کو۔۔۔

ہائے تمہاری یہی بات تو مجھے تمہارے قریب آنے "
کے لئے اکسار ہی ہے تو بہتر ہے اپنے ان گستاخ لبوں
کو لگام دو کیونکہ تمہاری زبان اگر اسی رفتار سے چلتی رہی
تو میں نہیں جانتے اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔۔۔
ہاں لیکن نتیجہ تمہارے حق میں بہتر ثابت نہیں ہوگا
میں یہ ضرور جانتا ہوں"۔۔۔۔

یہ کہتے ہوئے وہ جھٹکے سے اسے چھوڑنا باتھ روب
پہن کر باہر نکل گیا تھا جب کہ وہ اس کے جانے
کے بعد اپنی بکھرتی ہوئی سانسیں سنبھالنے لگی تھی۔۔۔

جو اس کی ذرا سی قربت میں برداشت نہیں کر پائی

تھیں۔۔۔

کچھ دیر بعد جیسے ہی وہ باہر نکلی تو وہ مرر کے آگے
کھڑا ہو کر اپنے بال سنوارے رہا تھا اس سے پہلے کہ
وہ اس سے چابی کا دریافت کرتی دروازہ کھول کے یشم
اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

عائدہ کو دیکھتے ہی یشم کی آنکھوں میں جگنو جگمگانے
لگے تھے۔۔۔

"ماما"

اور وہ ماما مام کی گردان کرتا ہوا اس سے لیٹ گیا تھا
جبکہ عائہ بڑی حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس ننھے
بچے کو دیکھ رہی تھی جو اسے ماں پکار رہا تھا پتا نہیں
کیوں۔۔۔

آخر اس کی ماں کہاں تھی۔۔۔

ابراہم بڑے غور سے اس کے حیرت زدہ تاثرات دیکھ
رہا تھا جو اسے بھی الجھن میں مبتلا کر گئے تھے کیا
واقعی وہ اس کے بیٹے کو نہیں جانتی تھی کیا اس نے

واقعی میں اس کے بیٹے کو ٹریپ کرنے کی کوشش
نہیں کی تھی۔۔۔

عائدہ کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کیسا تاثر دے وہ بے شک
ابراہیم سے نفرت کرتی تھی مگر وہ اس کی سزا کسی بے
قصور کو تو نہیں دے سکتی تھی۔۔۔

بیٹا میں آپ کی ماما نہیں ہوں تو پھر آپ مجھے ماما "
کیوں بلا رہے ہو"۔۔۔

وہ نیچے جھک کر بیٹھتی ہوئی اس کی آنکھوں میں
جھانکتے ہوئے بڑے پیار سے بولی تھی۔۔

جس پر وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا دوبارہ سے ماما کہتا ہوا
اس کے گلے لگ گیا تھا۔۔

وہ جربز کا شکار ہوئی۔۔ جس پر اس کی حیرت مزید بڑھ
رہی تھی بلکہ کم نہ ہوئی تھی اس نے تعجب سے ابراہم
کو دیکھا جو خود بھی اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس نے جاننے والی نظروں سے اسے دیکھا جیسے جاننا
چاہ رہی ہو کہ اس کا بیٹا ایسا بڑتاؤ کیوں کر رہا ہے۔۔

جس پر اس نے اپنے خاص بندے کو آرڈر دیتے
ہوئے لیشم کو وہاں سے جانے کے لیے کہا جو وہاں

سے جانے کے لیے تیار ہی نہ تھا ایسا پہلی بار ہوا
تھا۔۔

اس بچے نے کسی کے ساتھ رہنے کی ضد کی تھی
جس پر ابراہیم بھی بے بس ہوا تھا۔۔

آخر وہ کیوں اس لڑکی سے اس حد تک لگاؤ رکھتا تھا۔۔۔

وہ اس کا پلو چھوڑ ہی نہیں رہا تھا اس لیے نہ چاہتے
ہوئے بھی عائذہ نے اسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھالیا
اور ابراہیم سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

کیا تم واقعی ہی نہیں جانتی کہ ایسا کیوں ہے کیا تم "
 نے یشم کو اپنی طرف راغب کرنے کی چال نہیں چلی
 "کبھی

اس کی بات پر عائہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی
 اور اس کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرنے
 لگی کہ آخر وہ کہنا کیا چاہتا ہے۔۔۔

اس کے آنکھیں پھاڑ کر نہ سمجھی سے دیکھنے پر ابراہم
 آنکھیں گھما کر رہ گیا اور جیسے ہی عائہ کو اس کی بات
 سمجھ آئی تو وہ اسے خونخوار آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

جاہل گنوار انسان میری دشمنی تم سے ہے کسی بچے " سے نہیں اسے تو میں جانتی بھی نہیں پہلی دفعہ مل رہی ہوں پھر کہاں کی دشمنی اور میں اتنی گھٹیا نہیں کہ دشمنی کے لیے بے ضرر بچوں کا استعمال کروں "-----

وہ دانت پیس کر گردن جھٹکتے ہوئے بولی تو ابراہم نے گہرا سانس بھرا تھا اس کے ہر انداز سے یہ واضح ہو رہا تھا کہ وہ واقعی یشم کو نہیں جانتی تو پھر یشم اس کے لیے اتنا جذباتی کیوں تھا۔۔

یہ بات ابراہم کی سمجھ سے باہر تھی اس لئے اس

نے عائہ سے ایک ڈیل کرنے کا سوچا۔۔۔

تم یہاں سے بھاگنا چاہتی ہو تو چلو ایک ڈیل " "

کرتے ہیں تم ان دو ماہ میں میرے بچے کے ساتھ اچھا

برتاؤ کرو اسے بولنا سکھاؤ تو میں تمہاری جان بخشی کرتے

"ہوئے تمہیں یہاں سے جانے دوں گا

اس کے مغرور انداز میں کہنے پر عائہ بل کھا کر رہ

گئی۔۔

یور آفر مائے فٹ۔۔ "

میں تو مر کر بھی تمہارے ساتھ رہنا پسند نہ کروں کجا
کے تمہاری آفر قہجمل کروں نا ممکنات میں سے ایک
ہے۔۔

ہاں اگر تم آفر میں اپنی جان دینے کی ضمانت دو تو
پھر اس کے بارے میں کچھ سوچا جا سکتا ہے "۔۔۔
اس نے ایک ادا سے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ٹیک لگاتے
ہوئے کہا تو وہ آئی برو اچکا کر تو صیفی انداز میں اس کی
جرات کو داد دینے لگا۔۔۔

کیسے شیر کی کچھار میں آکر شیر سے ہی بیر پال رہی تھی
کتنی احمق تھی یہ لڑکی۔۔

اس کی بات پر وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا ہوا
اٹھا اور آہستہ قدم لیتے ہوئے اس کے نزدیک آنے لگا
اسے یوں اپنے نزدیک بڑھتے دیکھ وہ ایک جھٹکے سے
سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی اور تھوک نگلاتھا کیونکہ اس
کا انداز ہی ایسا تھا قریب آنے کا۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے اوپر جھک رہا تھا اور وہ پیچھے
صوفے کی ٹیک سے لگتی جا رہی تھی یہاں تک کہ

راستہ ختم ہوا اب وہ اور پیچھے نہیں جھک سکتی تھی وہ
اس کی بال بھر کی مسافت پر تھا۔۔۔

تم جانتی ہونا کہ تم میرے نکاح میں ہو اور میں "
... "تمہارے ساتھ کیا کیا نہیں کر سکتا

اس کی بات کے پس منظر میں چھپی دھمکی وہ اچھی
طرح سمجھ رہی تھی۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza: "

ارے تم تو جنگلی بلی نکلی چلو کوئی بات نہیں بہت
"سے موقعے آئیں گے آگے کوئی جلدی نہیں

اس نے بے باک لہجے میں کہتے فوراً اس کے ہاتھ
سے چابی جھپٹی تھی جس پر وہ اسے دھکا دیتے فوراً باہر
نکل گئی تھی۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اب تک ابراہم کی
حرکت پر۔۔۔۔

صبح کا سورج بھی اسکی اڑی نیند کا گواہ تھا۔۔
اسکا حلق خشک تھا، بھوک سے جان نکل رہی تھی پر
اسے کوئی احساس نہیں ہو رہا تھا۔۔ وہ آہٹ پر چونک

کر ہوش میں آئی تو وہاں ایک انجان لڑکی تھی جو ٹرے
تھامے اندر آگئی تھی۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ باہر گئی تھی فلیٹ میں کوئی
نہیں تھا پھر یہ کیسے آئی۔۔ یشم کو تو پہلے ہی ایک
ملازمہ لے کر جا چکی تھی۔۔

آپ بے فکر ہو کر ناشتہ کریں۔۔ سر رات تک آجائیں"
گے انہوں نے کہا ہے کہ آپ کھانا کھالیں ورنہ
"انہیں خود آنا پڑے گا

وہ جو کھانے سے انکار کرنے والی تھی نہیں کا لفظ منہ
میں دبا کر رہ گئی۔۔

یہ کہ کر وہ وہاں سے جا چکی تھی۔۔

بریک فاسٹ زبردست قسم کا تھا کہ عائہ نے سب
کچھ بھول کر پہلے تو بھاگ کر باتھ روم سے ہاتھ منہ
دھو کر فریش ہو کر آئی اور اسکے بعد جلدی سے ناشتہ
کیا۔ کیونکہ یہاں سے نکلنا تھا تو انرجی کی ضرورت تھی
اور وہ بس کھانا کھانے اور دماغ چلنے سے ہی آ سکتی
تھی۔۔

عجیب بیہوش تھا یہاں کا۔ اسے قید کر کے رکھا ہوا تھا، وہ

آتی لچ ڈنر دیتیں پھر چلی جاتیں یا کسی ضرورت کا

پوچھیں پھر ڈور لاک کر کے چلی جاتیں۔۔

اسنے پورا دن روم کو دیکھتے گزارا۔۔ بالکنی تو اتنی اونچی

تھی کہ وہ کود بھی نہیں سکتی تھی۔۔ اب پتہ نہیں

اسے واپس پہنچنے میں کتنی دیر لگتی۔۔

رات کو وہ آتو گیا تھا اور لیشم کو بھی ساتھ لایا تھا مگر وہ

پھر بھی بھاگنے کا کوئی رستہ چاہ کر بھی نہ تلاش کر

سکی۔۔

اگلے دن وہ دوپہر میں کسی کام سے باہر گیا تھا جبکہ

یشم اسکے ساتھ اپارٹمنٹ کے چھوٹے سے لاؤنج میں

بیٹھا فروٹس کھاتے ہوئے ٹی وی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ٹی وی پر سیب دیکھتے ہی وہ اس کی طرف اشارہ

کرتے سیب کھانے کی فرمائش کرنے لگا۔۔۔

اووہ تو اپیل کھانا ہے ہمارے یشم کو جائیں عائشہ"

"اپیل لے آئیں ہمارے چھوٹے سے پرنس کے لیے

عائشہ جو ان سے ساتھ ہی بیٹھی یشم کو کیلا کاٹ کر
دے رہی تھی چھری وہیں پلیٹ میں رکھ کر اٹھی اور
کچن میں سیب لینے چلی گئی۔۔۔

رہموٹ اچانک یشم نے نیچے پھینکا تو عائشہ رہموٹ
اٹھانے کے لیے نیچے جھکی۔۔

اسکے نیچے جھکنے کی دیر تھی یشم نے چھری کھلونا سمجھ
کے اٹھائی اور ہاتھ پر پھیر لی جس پر اسکا خون بھل
بھل کر کے بہنے لگا جس پر وہ درد سے چلا اٹھا اور بری

طرح رونے لگا یہ منظر عائشہ نے کچن سے نکلتے اپنی
آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔

اسکی چیخ پر وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی مگر یشم کے ہاتھ
سے نکلتا خون دیکھ اس کی جان پر بن آئی۔۔۔

"میرا بچہ یہ کیا کر لیا آپ نے"

وہ فوراً اس کو گود میں اٹھاتی نم آنکھوں سے اسے
تھپکتے ہوئے بولی۔۔

"عائشہ جلدی سے فرسٹ ایڈ لائیں"

اسکی چیخ پر عائشہ فوراً فرسٹ ایڈ لینے بھاگیں۔۔

وہ جو اسے تھام کر چپ کروا رہی تھی ابراہم جیسے ہی
اندر داخل ہوا لیشم کے ہاتھ سے خون نکلتا دیکھ اسے
بری طرح روتے اور عائہ کو اس کے قریب دیکھ وہ کچھ
اور ہی سمجھ بیٹھا تھا۔۔

وہ فوراً بھاگ کر اس تک پہنچا اور لیشم کو اس سے لیتا
اسے زور کا دھکا دیا تھا کہ وہ زور سے منہ کے بل نیچے
گری تھی۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی جاہل عورت میرے بچے کو"
نقصان پہنچانے کی آخری نکلی نہ تم ناگن۔۔ تمہارے

ہاتھ نہیں کانپے اتنے چھوٹے بچے کو زخمی کرتے
ہوئے"۔۔۔

وہ اسے دھکا دیتے ہوئے زور سے دھاڑا تھا عین ممکن
تھا وہ اس کی جان حلق سے نکال لیتا مگر یشم کو اس
حالت میں دیکھ کر اس کی اپنی جان نکلنے لگی تھی۔۔
"م میں ن نے کچھ نہیں کیا"

اس نے اپنی صفائی میں اٹکتے اٹکتے ہوئے کہا تھا جس
پر ابراہم نے اس سے بھسم کر دینے والی نظروں سے
دیکھا تھا۔۔

تمہیں تو میں آکر دیکھتا ہوں جو آج تم نے کیا ہے "
بالکل میرے دل جگر پر وار کیا ہے مگر اب سزا کے
لئے تیار ہو جانا آج تمہاری اکڑ کو توڑ کر تمہارے پاؤں
میں کرچی کرچی نہ کر دیا تو میرا نام بھی ابراہم
نہیں۔۔۔"

وہاں سے آنے والے بدترین حالات سے آگاہ کرتا ہوا
فوراً بے ہوش ہوتے یلثم کو لیتے باہر نکلا تھا۔۔۔
پیچھے وہ اندر سے بری طرح گر گئی تھی پتہ نہیں آپ
ابراہم اسے غلط سمجھ کے کیا حال کرتا لیکن جو بھی تھا

وہ دل سے یشم کے لئے پریشان تھی آخر اس کا اتنا
خون بہہ گیا تھا جو عائدہ کو کسی طور منظور نہیں تھا وہ
اس سے دلی طور پر وابستہ ہو گئی تھی پھر وہ کیسے
برداشت کر لیتی کہ اس سے جڑے کسی رشتے کو
تکلیف پہنچتی۔۔۔

وہ زیر لب یشم کے لئے دعائیں کرنے لگی تھی۔۔

آدھی رات کے پھر جب ابراہ یشم م کو لیے آہستہ
سے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور دروازہ

بند کیا تو عائہ جو نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں کے باوجود
جاگ رہی تھی فوراً کھٹکے کی آواز پر سیدھی ہو کر بیٹھی
تھی۔۔۔

تو کیا ابراہم یشتم کو یہاں واپس لے آیا تھا اس کا دل
یہ سوچ کر تیزی سے دھڑک اٹھا اور وہ یشتم کی محبت
میں کھنچتی فوراً دوپٹہ سینے پر پھیلاتی باہر کو بھاگی۔۔۔

وہ جو یشتم کو لئے اپنے کمرے میں جا رہا تھا عائہ کو
حواس باختگی سے بھاگتے ہوئے آتے دیکھ اسنے قر
برساتی ہوئی نظروں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

جو اسکے بیٹے کو نقصان پہنچا کر اب ممتا کا نالٹ کر رہی

تھی۔۔۔ ابراہم نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے

اس سب کے ذمہ دار وہی ہو۔۔۔

اس کی نظروں سے ایک چیز تو واضح ہو گئی تھی کہ وہ

اس سب کا ذمہ دار عائہ کو سمجھتا ہے وہ اس کی

طرف ایک نظر ڈالتا شام کو اپنے باہوں میں لئے اپنے

کمرے میں گیا اور اسے بیڈ پر لٹایا۔۔۔

وہ اسے لٹا کر سیدھا ہوا تو عائہ کو اپنے پیچھے ہی موجود

پایا جو پریشانی سے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔۔۔

کیا کہا ڈاکٹر نے اب لیٹم کیسا ہے کٹ گہرا تو نہیں "
"تھا

وہ پریشانی سے اپنے لب کاٹتے بولی تو وہ زہر کے
گھونٹ بھر کر رہ گیا۔۔

یہ تو تمہیں اچھی طرح پتہ ہوگا کہ کٹ کتنا گہرا تھا "
"آخر زخم جو تم نے دیا تھا

وہ اسکا بازو اپنے ہاتھوں سے سخت گرفت میں دبوچتے
ہوئے دانت پیس کر دھیرے سے غراتی آواز میں بولا
اور اسے کھینچتے ہوئے باہر لے گیا۔۔

اور سیدھا لے جا کر اسے بیڈ پر پٹخا تھا۔

لڑکی مجھ پر وار کرتی تو ٹھیک تھا تمہاری جرات کیسے"

"ہوئی میرے بیٹے کو تکلیف دینے کی

چچھے سے آئی آواز پر اسنے اچھل کر پلٹتے دیکھا جہاں وہ

اپنے شرٹ کے بٹن کھولتا اپنی کھولن اس پر نکالتا

سخت نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

اسکی دھڑکنیں سست پڑ گئیں اسکے چوڑے وسیع سینے

پر مردانہ وجاہت کے شہکار بال کو دیکھتے ہوئے۔

اسکی آنکھوں کے سامنے اس رات کے منظر لہرائے۔۔

اسکے گال گلابی پڑ گئے تھے۔۔

اس رات تو وہ بچ نکلی تھی مگر اب کیا کرتی۔۔

میں پہلے بھی کہہ کر تھک چکی ہوں میں بے قصور"

"ہوں میں نے کچھ نہیں کیا ہے

وہ سسک کر بولی بے وجہ کا الزام اسے گھاٹل کر رہا

تھا اس شخص کے لبوں سے جو تھا بھی اس کا دشمن

ابراہم کی غصیلی نظریں اسکے بلجتے ہوئے ہچکولے لیتے
وجود سے ہوتی ہوئی اسکے چہرے پر آئیں اور بے ساختہ
متورم آنکھوں بھگی پلکوں سے پھسلتے ہی اسکے گلابی
سے اپنی صفائی دیتے لرزتے کچھ کہنے کی آرزو کرتے
ہونٹوں پر چلی گئی۔

جواب ہے تمہارے پاس کوئی؟ " وہ نیچی آواز میں "
غصے سے گویا ہوا۔

عائدہ نے بھگی ہزار شکوہ لیے آنکھیں اٹھا کر اس
ہرے بے کی ہری آنکھوں میں دیکھا۔ "ہوگا بھی تو میں

تمہیں بار بار اپنی صفائی دینے کی پابند نہیں کیونکہ تمہیں
تو میری کسی بات پر یقین آئے گا نہیں۔۔۔" وہ چٹخ کر
کہتی وہاں سے جانے کیلئے نکلی، تبھی اچانک اسکا بازو
اسکی کمر میں حائل ہو گیا، اور اسکے آگے بڑھتے ہوئے
قدموں میں زنجیریں ڈال دیں۔۔۔

دھک سے اسکا دل کانپا، اسنے اپنا حلق تر کیا۔ اور
سست تیز ہوتی دھڑکنوں کو اندر ہی تھپکا۔۔۔ کہ ہوسکتا
ہے جیسا وہ سوچ رہی ہے ویسا نا ہو؟ وہ اسکی کسی بھی
جسارت کا سوچتی پسینہ ہو گئی۔

وہ وہاں سے فرار ہونا چاہتی تھی اب وہ شخص اتنا بھی
گیا گزرا نہیں تھا شاید کے اسکے غرور کو خاک میں
ملاتا۔۔

لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ شخص میرے ساتھ"
اس سے بھی برا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو؟" اسکے اندر
سے تھپکی پر آواز اٹھی پلکیں بے ساختگی میں لرز
اٹھیں۔۔

پابند ہوا بھی تم میری اس بات کو دماغ میں اچھے"
سے بٹھا لو تو زیادہ بہتر ہے بلکہ یہی کیوں تمہیں آج

میں اچھی طرح بتاتا ہوں کہ مجھ سے گستاخی کرنے کا
"کیا انجام ہوتا ہے۔۔"

اور اسے لمحے میں اٹھا کر دوبارہ بیڈ پر پٹھا۔۔

چھوڑو مجھے خبیث انسان ہاتھ دور رکھو مجھ سے میں "
"نے کچھ نہیں کیا

وہ اپنی ٹانگیں جھلاتی ہوئی اسکے سینے پر ہتڑ برساتی بولی
نگر ابراہم کے سر پر تو اپنا بدلہ پورا کرنے کا بھوت
سوار تھا جو اسکی عقل کو کھا گیا تھا۔۔۔

جس پر اسنے اپنے ضمیر کو سلا کر اس سے زبردستی کرنا
چاہی۔۔

مجھ سے فرار حاصل کرنا چاہتی ہوں نا اب میں تمہارا وہ
حال کروں گا کہ تم بھاگنے لائق ہی نہیں رہوں گی۔۔

ایسی زنجیر ڈالوں گا تمہارے پیروں میں کہ تم چاہ کر
بھی مجھے چھوڑ کر نہیں جا پاؤ گی اور یہی تمہارے لئے
سب سے بڑی سزا ہو گی جب خود اپنی آنکھوں سے اپنی
عزت اپنے غرور کو پاش پاش ہوتے ہوئے دیکھو گی اور

تمہارے پاس سسکنے تڑپ تڑپ کر مرنے کے علاوہ

اور کوئی راستہ نہ بچے گا"۔۔۔

وہ اسے سرخ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

اور اسکا دپٹہ اتار کر ہوا میں اچھالا۔۔۔

جس سے اس کی گردن پر اچھی خاصی خراشیں پڑ چکی

تھیں اور گلے سے ایک زوردار چیخ برآمد ہوئی تھی اس

نے ابراہم کو لاکھ پیچھے ہٹانا چاہتا تھا مگر چاہ کر بھی کچھ

نہ کر پائی تھی۔۔۔

اس کا جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا آنے والے حالات
کو سوچ کر یہ کیسی بے بسی تھی کہ وہ اس درندے
کے ہاتھوں کا کھلونا بن کر رہ گئی تھی اور اپنے باپ
کا بدلہ تک پورا نہ کر پائی تھی اسے مر جانا چاہیے تھا۔۔
یہ زندگی تو اب اس کے کسی کام کی بھی نہیں رہی
تھی۔۔۔

خدارا مجھے جانے دو۔۔۔"

اس نے آخری فریاد کی تھی مگر ابراہم نے تو جیسے
اپنے کانوں پر پٹی باندھ لی تھی اور اس کی عزت کو

اس کی اجازت کے بغیر تار تار کرنے لگا تھا کبھی
گردن تو کبھی ہونٹ کبھی گال تو کبھی آنکھیں سب
جگہ پر اپنی مہر ثبت کرتے ہوئے وہ اسے یہ یقین دلا
رہا تھا کہ وہ صرف اس کی جاگیر ہے جس کا آقا صرف
وہی ہے جس کے بغیر اجازت وہ سانس تک نہیں لے
سکتی۔۔۔

اس کی بند ہوتی انگلیوں میں آہستہ سے اسنے اپنی
انگلیاں پھنسائیں۔۔

وہ آنسو بہاتی حلق تر کرنے لگی۔

اسنے پیچھے ہوتے ہوئے دوبارہ وہاں سے نکلنا چاہا عائدہ
کی سانسیں تیز ہوئیں جب اسنے جھٹکے سے اسے اپنی
سمت گھمایا۔

اس جھٹکے سے شدتِ درد سے دہری ہوتی ہوئی وہ سیدھا
اسکے چوڑے سینے سے لگی اور ساتھ ہی اسکے ہونٹ
سیدھا اسکی گردن کے نیچے ثبت ہوئے۔۔

عائدہ کے وجود میں سرسراہٹ کرتی سرد لہریں سی
اٹھنے لگیں، اسنے ڈرتے ڈرتے ہونٹ پیچھے کیے اور سوچا
کہ پتہ نہیں اب وہ اسے کونسی سزا دے گا۔۔۔

لیکن یہ دیکھ اس کی جان پر بنی۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

جہان باہر گیا تو وہاں کسی کا نام و نشان تک نہیں تھا
وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ آخر اس کو بلایا
..کس نے تھا مگر وہاں اسے کوئی بھی نہ ملا

شاید اس ویٹر کو غلط فہمی ہوئی تھی اور اس نے کسی
اور کی بجائے اسے یہاں بلا لیا۔۔

یہ سوچتا ہوا وہ اندر داخل ہوا تو اس کو ماہرہ کہیں نظر
نہ آئی۔۔۔

آخر کہاں جا سکتی ہے ماہرہ ابھی تو یہیں تھی پھر"
"کہاں چلی گئی

اس نے پریشانی سے ہر جگہ اس کو ڈھونڈتے ہوئے
کہا۔۔

شاید کو اس کی موجودگی کا پتہ چل گیا تھا اور اس نے
ماہرہ کو اس کے ساتھ دیکھ لیا تھا تبھی وہ اس کو یہاں
سے لے گیا ہوگا۔۔۔

جہان نے دیوار پر مکا مارتے ہوئے سوچا۔۔۔

آخر یہ یارم کرنا کیا چاہتا ہے میری سمجھ سے باہر "

ہے۔۔۔

اور پھر ماہرہ کا ڈرنا اس کے ہاتھ پر نشان وہ سب
کیسے تھے اگر وہ اس کو اتنا ہی چاہتا تھا تو پھر ماہرہ اس
کے ساتھ خوش محسوس کیوں نہیں ہو رہی تھی۔۔
کچھ تو غلط ہے مجھے اس کے بارے میں عفی کو بتانا
ہی پڑے گا وہی کچھ کر سکتی ہے۔۔
مجھ سے تو ویسے بھی یارم کی نہیں بنتی۔۔

اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے ہمیں صورتحال کا
جائزہ لینا ہوگا"۔۔۔

اس نے گہری سانس بھرتے ٹھنڈے دماغ سے
سوچتے ہوئے خود سے کہا اور پھر جلدی سے فون نکالتا
ہوا عفاف کو کال ملانے لگا۔۔۔

"ہیلو السلام علیکم"

یارم نے عفاف کے کال اٹھاتے ہی سلام میں پہل
کی تھی۔۔

وعلیکم السلام آجائے چاند کہاں سے نکل آیا ہے "

میرے بھانجے نے آخر مجھے کیسے یاد کر لیا اتنے دنوں

بعد"۔۔

عفاف نے خوشگوار حیرت سے کہا تو یار بمشکل

مسکرایا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے عفی میں کچھ دنوں سے "

پروجیکٹ کے سلسلے میں باہر تھا۔

اس لیے تم سے رابطہ نہیں ہو پایا لیکن آج جیسے ہی
واپس آیا تو ایک پارٹی اٹینڈ کی اس کے بارے میں تم
سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔

جہان بغیر وقت ضائع کیے مدعے پر آیا تھا۔۔

ہاں ہاں کہوں جہان میں سن رہی ہو کیا کہنا چاہتے "

"ہو

اس کی بات میں سنجیدگی محسوس کر کے عفاف جو بیڈ
پر لیٹی ہوئی تھی سیدھی ہو کر بیٹھی۔ سردار جو اس کے
ساتھ ہی لیٹا تھا اسے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا

جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ کیا بات ہے جس پر اس نے
مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تو وہ پھر سے اپنے
...لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا

عفاف کیا واقعی یارم نے ماہرہ سے محبت میں "
شادی کی تھی یا وجہ کچھ اور تھی، کیا تمہیں عجیب
نہیں لگتا کہ میرا کو چھوڑ کر جس سے وہ اتنی محبت
کرتا تھا کہ تمہارے آگے تک کھڑا ہو گیا۔۔ اس نے ماہر
سے شادی کی کیا تمہیں یہ سب کچھ عجیب نہیں لگ
رہا"۔۔۔

اسے ششوپنج کا شکار دیکھ عفاف کی چھٹی حس
کھٹکتی تھی۔۔۔

جہاں تم جانتے ہو نا مجھے صاف اور سیدھی بات سننے "
کی عادت ہے۔۔۔

تو پھر گھما پھرا کر بات مت کرو سیدھا سیدھا کہو کہنا
کیا چاہتے ہو وہ ایک دم اٹھ کر بالکونی میں آ گئی تھی۔۔
بیچھے سردار پریشانی سے دیکھنے لگا تھا مگر اس کے بیچھے
نہیں گیا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ تنہائی چاہتی ہے اس

لئے وہ باہر گئی کیونکہ وہ اس کے سامنے بات نہیں
کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کی بات پر جہان نے گہرا سانس بھرا تھا اور ایک
سانس میں بولا۔۔۔ "اففف عفاف میں نہیں جانتا کہ
میں سچ بول رہا ہوں یا نہیں میرے پاس اس بات کا
کوئی ثبوت نہیں۔۔۔"

مگر مجھے لگتا ہے ماہرہ یارم کے ساتھ خوش نہیں
ہے۔۔۔ اس کے چہرے پر خوشی ڈھونڈنے سے بھی

نہیں ملتی جو شادی کے بعد شادی شدہ جوڑوں کے

چہرے پر ہوتی ہے۔۔۔

وہ شادی سے پہلے یارم سے جتنی محبت کرتی تھی اب

بھی اتنی ہی کرتی ہے مگر اب ذرا اس کا انداز بدل چکا

ہے۔۔۔

میں جیسے ہی یارم کہ بارے میں پوچھ تاج کرتا ہوں

اس سے تو وہ گھبرا جاتی ہے لڑکھڑانے لگتی ہے اس کی

زبان۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خوف سمٹ آتا ہے کہ یارم کہیں

اس کی بات سن نہ لے"۔۔۔

جہان تیزی سے ایک سانس میں بولتا ہوا چپ ہوا تو

عفاف کو خاموشی کے گہرے سمندر میں پایا۔۔۔

یہ تم نے مجھے کس مصیبت میں ڈال دیا ہے جہان "

تم نے مجھے اندیشوں کا شکار کر دیا ہے کیا واقعی تمہیں

کسی بات سے ایسا لگا۔۔

کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تم کوئی بھی بات بے وجہ
نہیں کرتے اگر تم یہ سب کہہ رہے ہو تو کوئی نہ
کوئی وجہ تو ضرور رہی ہوگی اس کی۔۔۔

عفاف میں جانتا ہوں تمہیں مجھ پر پورا یقین ہے اس "
لیے تو میں کہہ رہا ہوں کہ وہ واپس آ جاؤ میں چاہتا ہوں
تم خود اپنی آنکھوں سے یہ سب دیکھو کہاں غلطی ہے
کیا بات ہے جو ہم سے چھپی ہوئی ہے اور ہم دیکھ نہیں
پا رہے۔۔۔

آج یارم اور ماہرہ بھی اسی پارٹی میں موجود تھے اور تم

یقین کرو کے ماہرہ نے ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔۔۔

وہ ماہرہ جسے ساڑھی کے نام تک سے نفرت تھی آج

وہی ماہرہ ساڑھی میں موجود تھی۔۔۔

اور اس پارٹی میں جہاں یارم اسے اپنے ساتھ لایا تھا

جہاں الیٹ کلاس کے واہیات لڑکے بھی موجود تھے

وہاں وہ ماہرہ کو اپنی ذمہ داری پر لایا تھا تو یارم کو اس

کے ساتھ ہونا چاہئے تھا مگر ڈھونڈنے سے بھی مجھے وہ

اس کے ساتھ نہیں ملا بلکہ ماہرہ ایک کونے میں
گھبرائی ہوئی ملی تھی۔۔۔

جب میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ مجھ
سے بھی بری طرح ڈر گئی تھی صاف ظاہر تھا کہ کسی
نے اسے تنگ کیا تھا۔۔۔

اور یہ سب یہیں ختم نہیں ہوا کافی دیر بعد یارم نظر آ
ہی گیا تھا مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ کسی اور
لڑکی کے ساتھ موجود تھا جو بڑی خوشی اس کی باہوں
میں لٹک رہی تھی اور یہ منظر دیکھتے ہوئے میں نے

صاف ماہرہ کی آنکھوں میں مایوسی ابھرتے ہوئے دیکھی
تھی بالکل اسی طرح جس طرح کبھی تمہاری آنکھوں میں
ہوا کرتی تھی۔۔

اور یہ تم بھی جانتی ہو عفاف کے میں کبھی غلط
آنکھیں نہیں پڑھتا۔۔۔

جہان نے دکھ سے کہا تو عفاف نے کرب سے آنکھیں
میچ لی تھیں تو کیا اس کا بیٹا بھی اپنے باپ کے ہی
رستے پر چل نکلا تھا۔۔۔

اور کوئی بات تو نہیں چھپا رہے تم مجھ سے یارم کی "
میں ایک ایک بات جاننا چاہتی ہوں اس سے پہلے کہ
"وہاں آ کر جانوں بہتر ہے تم مجھے ابھی بتا دو

اس نے آخری بار جہان سے بڑے ضبط سے پوچھنا چاہا
تھا۔۔

جس پر جہان نے اپنے دل میں دبی آخری بات بھی کہ
دی تھی۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے یارم ماہرہ پر ہاتھ اٹھاتا ہے "

اور یہ لگا تھا حیرت کا شدید جھٹکا عفاف کو اس کا بیٹا
جتنا گیا گزرا صحیح مگر ایک عورت پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا
تھا۔۔

کیا اتنا گر گیا تھا وہ۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا جہاں ضرور تم کسی غلط فہمی کا"
شکار ہو چاہے یارم جیسا بھی ہو مگر وہ کسی بھی لڑکی
کے اوپر ہاتھ نہیں اٹھائے گا اور خاص کر ماہرہ کے
اوپر جس میں اس کی جان بستی ہے پھر بھلا وہ آخر
"کیسے کر سکتا ہے اس کے ساتھ

عفاف تو جیسے اپنے ہی بال نوچنے کے در پر تھی میں
نے کہا نہ عفاف میں ابھی کچھ بھی یقین سے نہیں
کہہ سکتا آج میں نے ماہرہ کی کلائیوں اور گردن پر
انگلیوں سرخ نشان دیکھے ہیں۔۔۔

اور وہ کسی کی سخت گرفت کے ہی نشان تھے۔۔۔
جسے میک اپ سے چھپانے کی ناکام کوشش کی گئی
تھی۔۔۔

اور یہ ٹھوکا تھا اس نے تابوت میں آخری کیل۔۔۔
کہ عفاف کو اپنا سانس لینا دو بھر لگنے لگا۔۔

وہ کچھ کہہ نہیں پائی تھی سوائے اس کے۔۔

"میں کل ہی واپس آرہی ہوں"

یہ کہتے ہی وہ کال کاٹ چکی تھی جبکہ پیچھے جہان
اب سکون کی سانس بھر کر رہ گیا تھا کیونکہ وہ جانتا
تھا عفاف سب سنبھال لے گی۔۔

کچھ دن گزر چکے تھے عائہ کو باہر جانے کی اجازت
نہیں تھی لیکن ہاں ایک چیز اچھی ضرور ہوئی تھی یشم
اس سے بہت اٹیچ ہو چکا تھا۔

وہ کمروں میں جہاں جاتی اس کے پیچھے آ جاتا اسکے ساتھ
کھانا کھاتا یہاں تک کے سوتا بھی اس کے ساتھ تھا دو
تین بار اس کی ابراہم کے ساتھ جھڑپ ہو چکی تھی۔۔
وہ باہر نکلنے کی بہت تگ و دو کر چکی تھی مگر سب
ناکام ہو گیا تھا۔۔

کیونکہ اس فلیٹ کی چابی صرف ابراہم کے پاس تھی اور
اسے وہ بڑے گھر میں رکھنے کا رسک نہیں لے سکتا
تھا۔۔

جتنی وہ خطرناک تھی اس کا کیا بھروسہ تھا کہ وہ کب
کسی کو زخمی کر بھاگ جائے۔۔

ابراہم بھی رات وہیں رکتا تھا مگر دوسرے کمرے

میں۔۔۔

عائدہ نے کبھی دوبارہ واشروم والے واقعے کے بعد اسکے
کمرے میں جسارت نہیں کی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی
کہ ابراہم وہ آگ ہے جس کے پاس جا کر صرف وہ خود
کو ہی جھلسائے گی۔۔

لیکن وہ اس قید میں عاجز آگئی تھی اسے صرف اپنے
باپ کی موت کا بدلہ لے کر یہاں سے نکلنا تھا اس
لیے وہ آج رات اپنا دل مارتی اس کے کمرے میں
جانے کا سوچ چکی تھی۔۔۔

رات کے پہر جب یشم سو گیا تو وہ دبے پیر آہستہ سے
باہر نکلی اور ابراہم کے کمرے کے باہر پہنچ اس کا
دل سو کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا۔۔

اس نے دل ہر پتھر رکھتے کمرے کا دروازہ آہستہ سے
کھولا رات کے تین بج چکے تھے اسے پکا یقین تھا کہ وہ
اب تک سو گیا ہو گا۔۔۔

تبھی وہ نیم اندھیرے کمرے میں آہستہ سے داخل ہوتی
کمرے کی تلاشی لینے لگی۔۔

بیڈ پر لیٹا اسکا چھ قد سے نکلتا قد اسکا دل لرزا رہا تھا۔۔
وہ بار بار سہمے دل سے اسے دیکھ لیتی کہ کہیں جاگ نہ
جائے اور اسکی جان کو نہ آجائے تبھی وہ جلدی کرنا
چاہتی تھی۔۔

تجھی وہ الماری کھولنے آگے بڑھی اور کلک کی آواز سے
الماری کھولی سامنے ہی دراز کھولا تو چابی موجود تھی جسے
دیکھ کر اسکی آنکھوں میں چمک ابھری۔۔۔

اس نے اچانک چابی جھپٹی لیکن اس سے پہلے کہ وہ
چابی لے کر فرار ہوتی گردن پر کسی کی جھلسا دینے
والی سانسوں کو محسوس کر اسکی گردن کے بال تک
کھڑے ہو گئے۔۔۔

اسنے اپنا سانس روکتے آہستہ سے پیچھے مڑتے دیکھا تو
اپنے پیچھے ابراہم کو اتنے قرب پا کر اسکی چخ

بے ساختہ تھی اور جلدی میں پیچھے ہٹنے کے چکر میں وہ
لڑکھڑائی اور سیدھا اسکی باہوں میں گرمی۔۔ اس کی
اچانک چیخ گونجی جسے ابراہم نے اپنی بھاری ہتھیلی رکھتے
گلے میں ہی گھونٹ دیا تھا۔۔۔

"بہت جلدی نہیں تمہیں میری باہوں میں گرنے کی"
اسنے اسکی بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی پر لپیٹتے کہا۔۔
"لعنت بھیجتی ہوں میں تم پر"

وہ اسے دھکا دیتی بھاگنے لگی پر ابراہم نے چیتے کی
تیزی سے اسے کمر سے جھپٹے پل میں بیڈ پر پٹخا تھا۔۔

"میں نے کہا چھوڑو مجھے ذلیل انسان جانے دو مجھے"

وہ جھپٹاتے ہوئے پھنکاری تھی اور چھوٹنے کی جدوجہد
کرنے لگی تھی۔۔

اگر یہی تمہاری دلی خواہش ہے تو میں پوری کر دیتا"
ہوں اب اچھی بننے کا نائک کیوں کر رہی ہو۔۔

ظاہر ہے اگر تمہیں اتنی ہی پیاس لگی ہے بجھاؤں گا
بھی تو میں ہی کہیں منہ مارنے تو میں تمہیں دے
"نہیں سکتا

وہ اسے اپنے شکنجے میں قابو کرتا اسکے ہونٹوں کو اپنے
بھڑکتے ہوئی لبوں کی گرفت میں لے گیا اور اپنی تمام
ترشہد سے اسکے لفظوں کو مزاحمتوں کو گلے میں ہی
دبا گیا۔۔۔۔

"اُممم"

اسکی ستمگری پر اسکی آنکھیں آنسو بہانے لگی تھیں اپنی
عزت کو کھو دینے کا خوف سر چڑھ کر بولنے لگا تھا۔۔

اسے پچھتہ ہوتے نہ دیکھ اسے کچھ نہ سوچھا تو اسنے
اپنے دانت گاڑ دیے تھے ابراہم کے لبوں پر جس پر وہ

کراہتا ہوا پیچھے ہوا تھا اور وہ تیر کی تیزی سے بیڈ سے
نیچے اتری تھی۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

کیونکہ وہ بڑے غور سے
اسکی جھکی پلکوں گلابی پڑتے اپنے وجود کی حرارت سے
دہکتے گالوں کو دیکھ رہا تھا۔۔
اور اچانک اسکا منہ دبوچ کر گر جا۔۔

اب تمہارے پاس کاٹی جگہ نہیں بچی راہ فرار ہونے "
کی تمہیں اپنی باندھی بنا لیا ہے میں نے اب تمہاری یہی
"اوقات ہے کہ تم روز جیو روز مرو

وہ کہتا ہوا اپنے کام میں مصروف ہو گیا یعنی کے اس
کی عزت و انا کو توڑنے پر جس پر وہ آہ و پکار تو کر سکتی
تھی مگر اس قید سے رہائی حاصل نہیں کر سکتی
تھی۔۔۔

آئندہ میرے بچے کے خلاف سازش کرنے کی "
جرات بھی مت کرنا۔۔" ابراہم نے سپاٹ لہجے میں

کہتے جھٹکے سے عائد کے روتی اور زخمی چور چور ہوتے
وجود کو خود سے دور کیا تھا جس پر وہ وہی کروٹ بدلتی
اپنی اس زندگی کو کوسنے لگی تھی پیچھے وہ بھی کروٹ
بدلتا مزے سے اپنی نیند پوری کرنے لگا تھا۔۔۔

جس دن وہ لوگ پہنچے تھے گھر اس سے اگلے صبح ہی
عفاف سردار کے ساتھ وہاں موجود تھی۔۔۔

صبح یارم جیسے ہی ناشتہ کرنے نیچے آیا تو ماہرہ کو عفاف
کے ساتھ ناشتہ کرتے پایا جسے دیکھ کر وہ شریذ حیرت
کا شکار ہوا تھا۔۔

مام ڈیڈ آپ یہاں کیسے آپ تو ایک ماہ بعد آنے والے "
"تھے نہ

... وہ حیرت زدہ سا بولا ساتھ

اور فوراً ماہرہ کو دیکھا جیسے جاننا چاہ رہا ہو اس نے کچھ بتا
تو نہیں دیا اس کی ماں کو مگر اسکے چہرے سے کچھ
ظاہر نہ ہوا مگر عفاف کے زیرک نظروں نے اسکا گھبرانا

اور پل میں بدل کر پرسکون ہونا بڑے غور سے دیکھا
تھا۔۔۔

نہ سلام نہ دعا سیدھا اپنے مدعے کی بات لگتا ہے تم"
ہمیں یہاں دیکھ کر خاصہ خوش نہیں ہوئے جیسے ہم
نے کوئی چوری پکڑ لی ہو تمہاری

وہ گردن ترچھی کرتے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتی
گلہ آمیز لہجے میں بولی تو اسکے گلے میں گلیٹی ابھر کر
معدوم ہوئی۔۔۔

نہ نہیں مام ایسی کوئی بات نہیں میں نے آپ کو"
"بہت مس کیا

وہ فوراً ہوش میں آتا اسے گلے سے لگاتا بولا جس پر
عفاف نے بس اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے تھپکا تھا جو
معلومات اس کے بارے میں ملی تھیں اور جو حال اس نے
ماہرہ کا آکر دیکھا تھا اس کی بنا پر وہ اسے کھلے دل
سے گلے بھی نہ لگا پائی۔۔۔

سردار بڑے غور سے اس کا یہ انداز دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں تھک چکی ہوں اب آرام کرنے جا رہی ہوں"

"ماہرہ کھانے پر ملتے ہیں

وہ پیار سے اسکا منہ تھپک کر اپنے کمرے میں جا چکی

تھی۔۔

یارم عفاف کے پرجوشی سے نہ ملنے پر ایک دم مایوس

ہوا تھا۔۔۔

بیٹا تمہاری ماما تھک گئی ہیں آرام کرنا چاہتی ہیں اس"

لئے ان کے موڈ کو اپنے دل پر نہ لو۔۔

جاؤ ناشتہ کرو ہم آرام کر لیں۔۔

یہ کہہ کر سردار عفاف کے پیچھے گیا تھا تاکہ اس سے
پوچھ سکے کہ معاملہ کیا ہے۔۔۔

عفاف آخر یہ چل کیا رہا ہے تم یا تم سے ایسا برتاؤ"
"کیوں کر رہی ہو

وہ اسے آئیے کے سامنے کھڑے اپنی اسسیریز اتارتے
دیکھ بولا۔۔

اچھا ایسا بھی کیا کر دیا میں نے جو تمہیں برا لگ رہا"
"ہے

وہ انجان بنتی بولی۔۔

ادھر دیکھو میری طرف یہ سب تم اس جہان کی فون"
کال کے بعد سے کر رہی ہو نہ آخر کیا کہا ہے اس
گھنے شخص نے تمہیں جو تم اپنے بیٹے کے خلاف اپنے
"دل میں بغض پال رہی ہو

وہ اسکا بازو کھینچتے اپنے سامنے کرتا تفتیشی لہجے میں
بولا۔۔۔

سردار تمہارا دماغ ٹھیک ہے بھلا میں کیوں اپنے ہی"
بیٹے کے خلاف دل میں زہر پالوں گی وہ میرا بھی بیٹا

ہے مگر وہ غلط راہ پر چل رہا ہے اور میں ایسا بالکل
نہیں چاہتی۔۔

اس لیے ابھی سے اسے سیدھی راہ پر لانے کے لیے
مجھے بے شک اس سے بے اعتنائی برتنی پڑی تو میں
"برتوں گی اور تم بچ میں نہیں آؤ گے"

وہ اسے انگلی دکھا کر وارن کرتی بولی تو وہ دانت پیس کر
رہ گیا۔۔

عفاف تم اب اپنی لائن کراس کر رہی ہو کسی غیر"
کی باتوں میں آ کر اپنے بیٹے پر شک کر رہی ہو یہ
جانتے بوجھتے کہ وہ ماہرہ کو کتنا چاہتا ہے۔۔

تمہیں اپنے بیٹے سے ایسا سلوک نہیں کرنے دوں
گا۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔۔

سردار جہان کوئی غیر نہیں ہے وہ یارم کا بڑا بھائی"
ہے میرا بھانجا ہے تم نے اسکو غیر کیسے کہ دیا اسے
پورا حق ہے اپنے چھوٹے بھائی کا صحیح راہ دکھانے کا

مگر یہ بات تم دونوں باپ بیٹے کے دماغ میں نہیں
"آئے گی اس لیے میرے معاملے میں مت بولو
وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بیڈ پر جاتے سر جھٹک کر
بولی تھی۔۔

عفاف میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں مگر اپنے بیٹے "
کو میں کوئی تکلیف پہنچنے نہیں دوں گا اس لیے مجھے
پہلے والا سردار بننے پر مجبور مت کرو۔۔۔
وہ غصے سے کہتا واشروم میں بند ہو گیا۔۔

بیچھے وہ اسکی بات پر کرب سے آنکھیں موندھ کر لیٹ
گئی۔۔

صبح سے شام تک ماہرہ نیچے ہی مصروف رہی جب رات
ڈنر پر جہان آیا تو عفاف اس سے بہت خوشدلی سے گلے
لگا کر ملی جس پر یارم تو جلا ہی جلا ساتھ سردار بھی اچھا
خاصہ جلا۔۔۔

میری بیوی سے دور رہا کرو زیادہ چپکنے کی ضرورت"
"نہیں

وہ اسکے کان میں تپ کر سرگوشی کرتے بولا۔۔

جس پر جہان بڑی مشکل سے اپنا قہقہہ ضبط کر کے رہا

گیا اور دوبارہ سرگوشی کے انداز میں بولا۔۔

"کیوں اب وہ آپ کو چپکنے نہیں دیتی کیا"

وہ دانت نکوستا بولا تو سردار اسکی گچی مروڑنے آگے بڑھا

مگر وہ دم دبا کر بھاگ گیا۔۔

ڈنر کے دوران بھی جہان ماہرہ اور عفاف سے ہنسی

مزاق کرتا رہا جسے دیکھ کر وہ باپ بیٹا مقابلے پر جل

بھن کر اسے کوستے رہے جو کباب میں ہڈی بنا بیٹھا
تھا۔۔۔

رات کو جب وہ جانے لگا تو وہ ماہرہ کو لے کر تھوڑی
دیر کے لیے لان میں گیا۔۔۔

"ماہرہ اس دن کہاں غائب ہو گئی تھی"

اسکی بات پر ماہرہ ایک دم بوکھلا گئی۔۔

کہیں نہیں بڑی یارم آگیا تھا میری طبیعت کچھ ناساز"

"تھی تو میں جلدی ہی چلی گئی تھی

وہ بہانہ تراشتے ہوئے بولی۔۔

کیا واقعی یہی بات ہے یا تم یارم کو بچانا چاہتی ہو"
"عفاف سے

اس کی بات یارم جو باہر کی آنے والا تھا سن کر رک
گیا۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں اپ سمجھ کیوں نہیں"
رہے یارم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

وہ ایک دم سر پکڑتے بولی۔۔

ارے میں نے کب کہا یارم نے کچھ کیا مطلب"
"اس نے واقعی کچھ کیا ہے

وہ اسکی بات پکڑتے بولا تو ماہرہ دانتوں تلے لب دبا گئی

وہ جلدی میں خود ہی کہ گئی تھی۔۔۔

"پلیز جہان کسی سے کچھ مت کہنا"

وہ آنکھوں میں امید لیے بولی تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔

پیچھے سے یارم نے گلا کھنکارا تو وہ ڈر کر اچھلی سانس

سینے میں ہی اٹکا تھا اسنے کچھ سن تو نہیں لیا۔۔

"کیا مت بتانا کسی کو ہمیں بھی تو پتہ چلے"

وہ اسے سلگتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتا بولا تو وہ

بے ساختہ نفی میں سر ہلاتی اندر کو بھاگ گئی۔۔

تمہارے کمر تو ت، بہتر ہے بعض آ جاؤ اگر میں تمہیں"

"سیدھا کرنے پر آیا تو اچھا نہیں ہو گا

جہاں اسے سختی سے تنبیہ کرتے بولا تو وہ تمسخرانہ انداز

میں اسے دیکھنے لگا۔۔

اچھا! پھر تو مجھے شدت سے انتظار رہے گا اس دن"

"کا

وہ ہڈ دھرمی سے کہتے اندر جا چکا تھا بیچھے جہاں اسے

تاسف سے جاتا ہوا دیکھنے لگا تھا اسے یارم کا انجام

قریب لگ رہا تھا۔۔

رات وہ یارم کے ڈر سے کافی دیر عفاف کے پاس ہی
بیٹھی رہی۔۔ اسکی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی اپنے
کمرے میں جانے کی۔۔

کیا بات ہے ماہرہ تم ٹھیک ہو اگر کوئی ایسی بات "
ہے تو تم مجھ سے بلا جھجھک شیئر کر سکتی ہو تم جانتی
"ہو نہ

عفاف پیار سے اسکے ہاتھ تھامتے بولی تو اسنے مسکرا کر
نم آنکھوں سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

آنی بہت دیر ہو گئی ہے اب میں چلتی ہوں یارم میرا"
انتظار کر رہے ہوں گے انہیں نیند بھی تو نہیں آتی
"میرے بغیر"

وہ مسکرا کر کہتی اجازت طلب انداز میں اٹھی تو اسنے
مسکرا کر اجازت دی جس پر وہ دروازہ بند کرتے نکل
گئی۔۔

جبکہ سکے جانے کے بعد عفاف کے چہرے پر پیشانی
کے بادل چھائے تھے۔۔

رات کو اسنے دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھولتے
ڈرتے ڈرتے اندر قدم رکھے تھے۔۔

جبکہ یارم کو سگرٹ جلائے صوفے میں نیم اندھیرے
میں اپنا انتظار کرتا پایا مگر اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ
وہ اندر تک ڈر گئی۔۔

خوف سے دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا۔۔

"دروازہ بند کرو"

وہ ٹھٹھرتے لہجے میں بولا۔۔

اپنے لہجے سے وہ ماہرہ کو تشویش میں مبتلا کر چکا تھا وہ
جیسے ہی اندر آئی تو یارم نے اسے دروازہ بند کرنے کا
...کہا

...دروازہ بند کر کے وہ اگلے حکم کی منتظر تھی

یہاں آؤ" اسنے اپنی ٹانگ پر اشارہ کرتے دو لفظی"

..جواب میں یارم نے اسے اپنے قریب بلایا

جو صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا اور ایک ٹانگ
مسلسل ہل رہی تھی جو اس کی ذہنی کیفیت کے اثر
ہونے کا شکار تھی۔۔۔

ماہرہ جانتی تھی کہ یارم جہان اور اسے ساتھ دیکھا کر
کچھ بھی سوچ سکتا تھا اور جو سوچ ماہرہ کے ذہن میں
چل رہی تھی وہ، ماہرہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔
تب سے اپنی بیوی اور اد جہان کو ساتھ دیکھ وہ انگاروں
پر لوٹ رہا تھا۔۔

اسے لگ رہا تھا ماہرہ جہان کو ساری حقیقت سے آگاہ
کر چکی ہے اور عفاف کو بھی کچھ نہ کچھ تو ضرور بتایا ہو
گا اس لیے تو وہ اس سے اتنی بے رخی سے پیش آرہی

تھی۔۔ اب اس سب کا غصہ تو ماہرہ پر ہی نکلنا تھا نا

اس لیے رات کے اس پہر اسے اذیت دینے کے لیے

بلایا تھا۔۔۔

وہ اس وقت ماہرہ کو بس اپنی محبت کے قاتل کی طرح

سمجھ رہا تھا۔۔ اس کے علاوہ اس کے دل میں کوئی

جذبہ نہ تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک دم اٹھ کے کھڑا ہوا اور ماہرہ کے ارد گرد چکر

لگانے لگا اور طنزیہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

تمہیں کیا لگا تم اپنے اوپر معصومیت کا چولا اوڑھ کر "
لوگوں سے ہمدردی لیتی پھرو گی اور میں تمہیں کچھ
نہیں کہوں گا"۔۔۔۔

وہ سگریٹ کا دھوا ان اس کے منہ پر چھوڑتا ہوا طنزیہ
انداز میں بولا۔۔

مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا "۔۔۔۔"
ماہرہ لب بھینچ کر دھواں گلے میں اٹکنے کی وجہ سے
کھانستی ہوئی بولی۔۔۔

تم جو مام اور اپنے اس جہان کے سامنے معصومیت"
اور مسکین بننے کا ڈرامہ کرتی ہو کیا میں انجان ہوں
اس سب سے۔ ہنہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ یہ، تم کیا
سمجھتی ہو تمہارا مجنو تم پر ترس کھا کر میرے مقابل اتر
آئے گا تو میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ دوں گا نہ ماہرہ بی
بی نا"۔۔۔

اس کی بات پر ماہرہ نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

میری محبت تو صرف اور صرف میرا تھی جسے میں نے"

اپنے دل اپنی روح سے چاہا پوری طرح ٹوٹ کر صرف
اسی سے محبت کی تھی اور آئندہ بھی اسی سے کروں
گا لیکن جس دن تم نے اس گھر کی دہلیز پار کی، اس
دن سے تم میرے لیے صرف ایک باندھی ہو سمجھی تم
صرف دل بہلانے کا سامان --

جس سے دل تو بہلایا جا سکتا ہے مگر محبت نہیں کی جا
....."سکتی

ماہرہ ہی جانتی تھی اسکی باتوں نے ماہرہ کے دل کا کیا
حال کیا، اسے کیسے لہولہان کیا۔۔۔۔

تو تم بھی نکلے نا ایک پست زہنیت کے مرد یا یوں کہا"

جائے کہ ہوس پرست مرد جسے صرف جسموں سے
"محبت ہے کیوں صحیح کہا نہ میں نے یارم سردار شاہ

ماہرہ کی بات یارن کو کوڑے کی طرح لگی جس پر وہ
بلبلا اٹھا اور ماہرہ کو بالوں سے کھینچ کر اپنے مقابل

کیا۔۔۔۔

بہت زبان نہیں چلنے لگی میرے آگے پہلے تو میرے"

ارد گرد منڈلاتی تھی مجھ سے محبت کے دم بھرتی تھی

اب کیا ہوا ختم ہو گئی عاشقی اب طنز کرنے پر آ
گئی"۔۔۔

اسکے طنزیہ لہجے پر وہ تمسخرانہ انداز میں مسکرائی۔۔۔۔
تم میرے لیے کیا تھے کیا نہیں جانتے تم بلکہ یوں "
کہا جائے تو ٹھیک ہو گا کہ تم نے مجھے صرف اور
صرف اپنا محتاج بنا کر رکھاتا کہ میں دوست نہ بنا سکوں
یہاں تک کہ کسی کو پسند بھی نہ کر سکوں صرف تم
تک محدود ہو کر رہ جاؤں اور پہلے تو میں یہی مانتی تھی
کہ تم میری محبت تھے۔ جس کے لیے احترام واجب

تھا۔ مگر اب تم میرے لیے صرف ایسے سنگ دل بے
رحم اور جابر انسان بن گئے ہو جو صرف اپنے مطلب
کے لیے مجھے کھٹپتلی کی طرح نچاتا ہے اور مجھے نوچنا
جانتا ہے وہ بھی کس لیے اپنی ناکام محبت کہ لیے اس
لیے اب یارم سردار شاہ تمہاری عزت میری نظر میں دو
کوڑی کی بھی نہیں جو اپنی عزت کو عزت نہ دے سکے
"اور اپنا بدلہ ایک لڑکی سے لے تف ہے تم پر

ماہرہ کی بات ختم ہوتے ہی یارم نے اسکے لبوں کو اپنی
دسترس میں لیا اور اس پر اپنے غصے کی شدت لوٹانے
لگا۔۔۔۔

ماہرہ نے اسے پیچھے کرنا چاہا تو یارم نے اسکے دونوں ہاتھ
پیچھے کی طرف موڑ دیے۔۔۔

ماہرہ تکلیف سے بلبلا اٹھی مگر یارم نے اس پر رحم نا
کھایا بلکہ اور اسکی سانسیں تنگ کر دیں۔۔۔۔

ماہرہ کے حواس سن ہو چکے تھے اس سے پہلے کے وہ
گرتی یارم پیچھے ہٹا۔۔۔۔ وہ کھانستی ہوئی نیچے بیٹھ گئی اور
لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔

دوسرے ہاتھ سے ہونٹوں کو رگڑتے خون صاف کیا اور
رگڑتی گئی۔۔۔

تاکہ اس بے رحم کا لمس مٹا سکے۔۔۔

ہنہ میرا لمس مٹانے کی کوشش اچھی تھی لیکن تب "
کیا کرو گی جب ہر بار کی طرح تمہاری مرضی کے خلاف

تمہاری روح میں سرایت کروں گا آئی ایم ڈیم شیور ترپو
"اگی تم

اسکی مسکراہٹ سے اس وقت ماہرہ کو کراہیت محسوس
ہوئی۔۔۔۔

یو نو واٹ یارم تم سے محبت کرنا میری زندگی کی سب"
سے بڑی بھول تھی مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ
میں نے تم جیسے پتھر دل سے محبت کی جو محبت کے
م سے بھی واقف نہیں جو سمجھتا ہے بستر پر اچھے
ہونے سے وہ عورت کو اپنا غلام بنا لے گا۔

تمہارے نام میں نے اپنی پوری زندگی کر دی۔۔۔ اپنے ماں
باپ کو دھوکے میں رکھا کہ میں خوش ہوں تمہارے
ساتھ اپنی آنی کو دغا دیا کہ تم میرے ساتھ بالکل صحیح
ہو مجھے خوش رکھتے ہو مگر انکو کیا پتہ تم کتنے بڑے
دھوکے باز ہو۔۔۔

اپنی کی آنکھوں میں دھول جھونکنا تو تمہارا پسندیدہ مشغلہ
ہے میرے سو کالڈ شوہر۔۔۔

تم جو اپنے آپ کو مرد سمجھنے کی غلطی کر رہے ہو نہ
"یارم سردار شاہ۔۔۔"

اسنے دانت پیس کر کہا۔۔

بٹ یو آر ہاٹلی مسٹیکن مرد وہ نہیں جو بستر پر اچھا ہو مرد
وہ ہے جو اپنی عورت کو تحفظ فراہم کرے جو تم مجھے نہ
کر سکے ارے تم تو لوگوں کو جہ دیتے ہو مجھ پر ہنسنے
کی بلکہ مجھے ہی مزاق بنا کر رکھ دیتے ہو اپنے دوستوں
کے سامنے۔۔۔۔۔

اب دم ہے تو ایک سچے مرد کی طرح میرے ساتھ زندگی
گزار کر دکھاؤ

تاکہ میں بھی کھل کر جی سکوں تمہارے ساتھ گھٹن
"زده زندگی گزار کر عاجز آچکی ہوں میں۔۔"

وہ ایک دم اپنے دماغ کی پھٹتی نسوں کو محسوس کرتے
چُخ اٹھی تھی۔۔

اور باہر کی طرف بھاگی تھی اسے نہیں رہنا تھا اسے
اس طرح کی قید میں۔۔

یارم کو ماہرہ کی باتوں نے سرتا پیر جھلسا دیا تھا اسنے
یارم کو اسکا ایسا رخ دکھایا تھا جس میں اسکی شکل

نہایت کراہیت آمیز تھی۔۔۔۔۔ جو یارم برداشت نہ کر

سکا۔۔۔

اسنے کمرے سے باہر جاتی ماہرہ کو کمر سے پکڑ کر اندر

کھینچا اور کمرہ لاک کرتے اسے بیڈ پر پٹخا۔۔۔

اور اپنے بٹن کھولنے لگا۔۔۔۔۔ اسنے جانے انجانے میں

سردار کی مردانگی کو چیلنج کر دیا تھا۔۔۔ اور وہ انا کا مارا

شخص اب اپنی محبت کو بری طرح روندھنے کا ارادہ رکھتا

تھا۔۔۔

ماہرہ اسکے ارادے دیکھ ڈ گئی - وہ جیسے ہی بیڈ سے اٹھنے لگی یارم نے اسکے دونوں ہاتھوں کو بیڈ سے لگا کر اس پر تشدد شروع کیا۔۔۔۔

کہاں جا رہی تھی , ابھی تو تمہیں پوری رات اپنی کہی " ہوئی باتوں پر پچھتانا ہے , اب تمہیں پتا چلے گا کہ میں اصل مرد ہوں یا نہیں تمہیں تو وہ جہان ہی اصل مرد " لگتا ہو گا تمہارا عاشق ہے نہ

ماہرہ بری طرح بلکنے لگی تھی۔۔۔

ایسا مت کرو یارم میری محبت کو دفن مت کرو، میں "
مر جاؤں گی، میری محبت کی اتنی بڑی سزا مت دو مجھے
کہ دوبارہ تمہیں اس نگاہ سے نہ دیکھ پاؤں۔۔

تم تو وہ تھے ہی نہیں جس سے میں نے محبت کی تم
"تو کوئی اور ہی ہو

وہ سسک کر بولی

نانا نا ڈارلنگ اب تو میں تم پر ایسی مہر لگاؤں گا کہ "
تم میرے علاوہ کسی کو سوچو گی بھی نہیں اپنے اس
"جہان کو دیکھنا تو دور کی بات ہے

یارم نے ماہرہ کو بے دردی سے بری طرح جگہ جگہ سے
نوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کی حالت بدتر کر چکا تھا
چہرے کو چھوڑ کر تاکہ عفاف کہیں اس کی شکل پر
زخم دیکھ پہچان نہ جائے۔۔

اب تو وہ کبھی اس سے ویسی محبت نہ طلب کر
پاتا۔۔۔ اور اب اس کے حصے میں خصارہ کیا آتا تھا اس
سے وہ بہت جلد آگاہ ہونے والا تھا۔۔

صبح ابراہم جب اٹھا تو عائہ زمین پر بیٹھی سرخ لہو رنگ
آنکھوں سے یک ٹک دیوار کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ابراہم کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا جو دیوار کو
گھورے جا رہی تھی۔۔ مگر وہ سر جھٹک کر ڈریسنگ روم
میں تیار ہونے جا چکا تھا۔۔ اس کی حالت سے

انجان۔۔۔

وہ تیار ہو کر باہر آیا اور دروازہ کھول کر جیسے ہی باہر
نکلا پیچھے سے دروازہ ٹھا کی آواز سے بند ہوا تھا۔۔

اس نے ایک نظر بند دروازے کو دیکھا اور سر جھٹک
کر ہمنہ کرتے سامنے کمرے میں اپنے بیٹے لیشم کے
پاس گیا۔۔۔

جو ابھی تک نیند میں سو رہا تھا دوائیوں کے زیر سے۔۔۔
اس نے سوئے ہوئے لیشم کو پیار کیا تو پیچھے سے ہی
عائشہ آئی تھی جو اسے یہاں دیکھ فوراً اس کے پاس آئی
تھی۔۔۔

"بولو عائشہ کچھ کہنا ہے"

وہ اسے ہچکچاہٹ کا شکار ہوتے دیکھ اسے بغور دیکھتا

ہوا بولا۔۔

جی ابراہم صاحب میں کہنا چاہتی ہوں کہ عائہ بیگم " کی کوئی غلطی نہیں تھی انہوں نے کچھ نہیں کیا تھا آپ نے کل جمع بھی ہوا اس سب حالت کا ذمہ دار انہیں سمجھا جبکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔

میں چاہتی ہوں کہ آپ کوئی غصے میں ایسا قدم نہ اٹھائیں جو آپ کے رشتے کو آگے چل کر خراب "کرے۔۔۔

اس کی بات پر ابراہم نے اسے گھوتے ہوئے دیکھا
اور گرکھ کر بولا۔

عائشہ آپ کو اس کی طرف داری کرنے کی ضرورت "
نہیں ہے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ بدلے کے
لئے یہ سب کر رہی ہے آپ کو زیب نہیں دیتا کہ
آپ اس کی طرف داری کریں اب بتائیں کہ اسی نے
ہی آپ کو ایسا کرنے کے لئے کہا ہے نا"۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولا تو عائشہ سر پیٹتے پیٹتے رہ گئی۔۔۔

ارے ابراہم صاحب ایسا کچھ نہیں ہے ان کی لیشم "

کے لئے پروا کوئی دکھاوا یا بناوٹ نہیں ہے۔۔ وہ تو سچ

میں اس سے بہت زیادہ پیار کرتی ہیں کیا کبھی آپ

نے غور نہیں کیا کہ وہ کیسے اس کو اپنی ممتا کے

آنچل میں چھپا کے رکھتی ہیں پھر آپ نے یہ سوچ لیا

کہ اس سب کی ذمہ دار وہ ہوں گی۔۔۔

وہ آپ سے تو لاکھ بیڑ پال سکتی ہیں مگر اس بچے سے

وہ سچ میں پیار کرتی ہیں۔۔۔

کل جو بھی ہوا اس میں ان کی کوئی غلطی نہیں تھی
بلکہ غلطی میری تھی"۔۔۔

اس کی بات پر ابراہم نے چونک کر اسے دیکھا تو کیا
وہ کچھ غلط کر گیا تھا جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔

دل نے بے ساختہ ایک بیٹ مس کی تھی خوف

سے۔۔۔

"کیا مطلب"

وہ اٹک کر بولا۔۔

مطلب یہ کہ کل یشم کا اچانک دل کیا سیب"
کھانے کا میں اس کے پاس بیٹھی پھل کاٹ رہی تھی

--

جیسے ہی میں چھری وہاں رکھ کر سیب لینے اندر گئی تو
یشم نے دیکھتے ہی دیکھتے بغیر وقت ضائع کیے لمحے میں
چھری پکڑ کر اپنے ہاتھ پر بے دیہانی میں پھیر لی تھی
جس کی پھرتی سے عائہ بی بی بھی اس کو بچا نہیں
پائی تھیں---

اور یہ سب میں نے خود کیچن سے نکلتے ہوئے دیکھا
تھا۔۔۔

میں نہیں چاہتی کہ آپ کسی کی سزا کسی بے قصور
کو دیں"۔۔۔۔

اس کی بات پر ابراہم پیچھے کو ڈھے گیا تھا۔۔

یہ اس نے کیا کر دیا تھا غصے اور انا میں آکر۔۔

غصہ اس کی عقل کو بالکل کھا گیا تھا اور کل رات
اس نے وہ فعل سرانجام دیا تھا جو وہ کبھی مر کر بھی
نہیں دے سکتا تھا۔۔

لڑکیوں سے تو وہ دور بھاگتا تھا پھر عائہ میں کیا کشش
تھی جس نے اسے عائہ کے قریب کر دیا تھا کل
رات۔۔

وہ شدت سے اپنے آپ کو کوسنے لگا کیونکہ وہ اس
بے قصور لڑکی کا مجرم تھا جس کی بات سنے بغیر اس
نے الزام لگا کر اس کو بری سے بری سزا دی تھی۔۔۔
ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ عائہ والے کمرے سے
چیزیں ٹوٹنے کی آوازیں آنے لگی تھیں۔ وہ اور عائہ

بھاگ کر عائذ کے کمرے کے باہر گئے اور دروازہ
کھٹکھٹانے لگے مگر چیزیں ٹوٹی گئیں۔۔

"ابراہم صاحب کچھ کریں"

عائذ بے چینی سے بولی۔۔

عائذ دروازہ کھولو نہیں تو میں دروازہ توڑ دوں گا سن"

رہی ہو میری بات۔۔۔

وہ دھاڑ کر بولا۔۔

مگر اس نے کچھ نہ سنا ابراہم دروازے کو پیٹنے کے
بعد اب ٹھوکریں مار کر اور دھکے مار کر دروازے کو
توڑنے لگا۔۔

جیسے ہی وہ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوا تو دیر ہو چکی تھی
آئیلہ ٹوٹا ہوا کانچ اپنے ہاتھ پر پھیر چکی تھی۔۔۔

خون بھل بھل کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے بہتا
جا رہا تھا جسے دیکھ کر پتہ نہیں کیوں مگر ابراہم کی جان
پر بن آئی تھی۔۔

وہ فوراً لپک کر اس کے پاس آیا تھا اور اس نے عائہ

کو اپنی گود میں بھرا اور باہر لے کر بھاگا تھا۔۔۔

عائشہ کو وہ یشم کا خیال رکھنے کا کہتا گھر ہی چھوڑ آیا

تھا جبکہ تیز ڈرائیونگ کرتا ہوا وہ کوئی پاگل دیوانہ لگ رہا

تھا۔۔۔

ہیے عائہ ویک آپ سونا مت ایسا کیوں کیا تم نے "

پاگل آخر چاہتی کیا ہو اپنی جان کی دشمن بن بیٹھی

ہو۔۔۔ اگر لینی ہی تھی تو میری جان لیتی میں تھا

تمہاری اس حالت کا ذمہ دار۔۔۔۔

خود کو زخمی کیوں کیا تم نے"۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس پاگل لڑکی کا
دماغ ٹھکانے لگا دے اتنی فکر تو اسے کبھی اپنی
دوسری منگیت کی بھی نہیں ہوئی تھی جتنی اسے عائہ
کی جان کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

"اففف لڑکی میں کیا کروں تمہارا"

وہ اسے گرکھتے بولا تو اسکے لبوں میں لرزش ہوئی تھی۔۔۔

"م می میں"

اسکی سرگوشی پر وہ چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوا

تھا۔۔۔

عائدہ کیا کہ رہی ہو۔۔۔ کچھ کہنا ہے بولو میں سن رہا"

"ہوں بس ہوش میں رہو

وہ پریشانی سے بولا۔۔۔

م میں ایک قاتل کے ساتھ ن نہیں رہ سکتی میں"

مرنا پسند کروں گی اپنے باپ کے قاتل کے ساتھ رہنے

"کی بجائے

وہ اذیت ناک لہجے میں بولی تو ابراہم ششدر رہ گیا تھا یہ

وہ کیا کہ گئی تھی اس کے باپ کا قاتل اور وہ۔۔۔

واٹ ریش میں نے کب مارا تمہارے باپ کو دماغ تو"

"ٹھیک ہو تمہارا

وہ پھاڑ کھانے کو دوڑا تھا۔۔۔

جس پر وہ آنکھیں میچ کر رہ گئی۔۔۔

لسن یو ڈمب لیڈی میں نے تمہارے باپ کو نہیں"

مارا کون ہے تمہارا باپ مجھے کیا پتہ اور ویسے بھی ابراہم

"کبھی کسی بے قصور کی جان نہیں لیتا سنا تم نے

اسے دوبارہ سے نیند کی آغوش میں جاتا دیکھ کو اسکی
ٹھوڑی دبوچ کر اسے ہلاتے ہوئے بولا جس پر وہ بمشکل
آنکھیں کھولے اسکی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی
تھی۔۔

کیا وہ نہیں تھا اس کے باپ کا قاتل کیا اسے غلط
فہمی ہوئی تھی۔۔

یہ آخری سوچ تھی جو اسکے ذہن میں آئی اور پھر اس کا
ذہن تاریکی میں ڈوب گیا۔۔۔

جس پر وہ سسٹیزنگ ویل پر غصے اور پریشانی سے ہاتھ مار
کر رہ گیا اور فوراً اپنے خاص بندے کو کال ملائی۔۔۔

سنو مجھے عائہ کے والدین کی ڈیٹیلز چاہیے وہ کہاں"
کام کرتے تھے اور انکی موت کی کیا وجہ بنی میرے
"گھر پہنچنے تک ڈیٹیلز ٹیبل پر ہونی چاہیے سمجھے

اسنے کال کاٹتے فون ڈیش بورڈ پر پٹخا۔۔۔

دن سستی سے گزر رہے تھے عفاف کا یارم کی طرف
پورا دیہان تھا کہ وہ کب کیا کرتا ہے ماہرہ کو باہر لے
کر جاتا ہے یا نہیں اسے وقت دیتا ہے یا نہیں۔۔۔
مگر وہ بھی پورا گھاگ شخص تھا بھولے سے بھی اپنی
ماں کو بھنک نہیں لگنے دے رہا تھا جبکہ اگر بات کی
جائے ماہرہ کی تو وہ پتھر کی مورت بن چکی تھی یا یوں
کہا جائے کہ رپورٹ جس میں کوئی احساس باقی نہ رہا
ہو۔۔۔

اور پھر ایک دن یارم میرا کو گھر لے ہی آیا۔۔

شام کو وہ سب کھانا کھا رہے تھے آج تو جہان بھی
انوائٹڈ تھا یمنہ کے ساتھ اب تو عفاف جہان کی بھی
شادی ہوتے دیکھنا چاہتی تھی۔۔

اس لیے اسے ادکی پسند کے ساتھ اپنے گھر بلایا تھا
اسے یمنہ بہت پسند آئی تھی ایک گھر کو جوڑ کے رکھنے
والی۔۔

وہ ہنسی مزاق کے دوران کھانا کھا رہے تھے جب یارم
میرا کے ساتھ اندر داخل ہوا۔۔۔

سب کا منہ کی طرف جاتا نوالے والا ہاتھ ہوا میں ہی
ساکت رہ گیا تھا۔۔

میرا کی جو حالت تھی وہ ناقابلِ بیان تھی جس پر یارم
نے اپنی کالی چادر ڈالی ہوئی تھی جو آج ہی ماہرہ نے
اسکے کندھوں پر ڈالی تھی۔۔۔

اس پرانی عورت کے کندھوں اپنے شوہر کی چادر دیکھ
ماہرہ کا دل بری طرح ٹوٹا تھا۔۔

"یہ کیا چل رہا ہے یارم اسے یہاں کیوں لائے ہو"

سب سے پہلے یلدرم کو ہوش آیا تھا اپنی بیٹی کی حالت
دیکھ وہ فوراً اٹھتا غصے سے چیخا تھا۔۔۔

آرام سے چاچو پینک ہونے کی ضرورت نہیں ماہرہ تم "
"اسے اندر لے جاؤ

وہ یلدرم کو منہ پر جواب دیکھا ماہرہ کو حکم دیتے بولا جو
خود شکستہ حال کھڑی تھی۔۔۔

اسکو اندر لانے کا مطلب تھا اپنی جگہ اسے دینا تبھی
ماہرہ جہاں تھی وہیں کھڑی رہی ایک قدم تک آگے نہ
بڑھایا۔۔۔

ماہرہ تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا میرا کو اندر"
لے کر جاؤ"۔۔ وہ ایک بار پھر غصے سے اسے وہیں
جھے دیکھ کر بولا تھا۔۔

جس پر یلدرم کا خون جوش مارنے لگا تھا اس کا دل
کیا ایک تھپڑ تو اس بدتمیز شخص کو لگا ہی دے جو اپنی
بیوی کی ہی بے قدری کر رہا تھا سب کے سامنے۔۔۔۔
عفاف دیکھ رہی ہو یہ میرے بیٹی کے ساتھ کیسے "
بات کر رہا ہے یلدرم نے شکوہ کن انداز میں دیکھتے
ہوئے کہا۔۔

جس پر عفاف نے کس کر مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔

جہان بھی تیز نگاہوں سے یارم کو ہی گھور رہا تھا جبکہ
یمین پریشانی سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔ ماحول ایک
دم بدل چکا تھا اس ایک غیر لڑکی کے آنے سے۔۔۔

ماہرہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا میرا کو اپنے محبوب "

شوہر کی باہوں میں دیکھ وہیں اپنی جان دے دے
کیونکہ وہ اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں
دیکھ سکتی تھی جیتے جی اپنی زندگی میں۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تم نہیں لے کر جا سکتی ہے تو میں "

"خود لے جاتا ہوں

یہ کہہ کر یارم اسے گیسٹ روم کی طرف لے کر
جانے لگا جب درمیان میں عفاف حائل ہوئی تھی۔۔

آخر کس کی اجازت سے تم اس لڑکی کو میرے گھر "

کے اندر لا رہے ہو کیا وجہ جان سکتی ہوں میں"۔۔۔

اسپاٹ لہجے میں بولی تھی۔۔

تو یارم اس کے انجان بیگانے لہجے پر حیران ہوا تھا پھر

اپنی حیرت پر قابو پاتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔

مام یہ میرا بھی گھر ہے آپ کا ہی نہیں میں یہاں "
اپنی مرضی سے کسی کو بھی لا سکتا ہوں"۔۔۔

اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا تو عفاف کا ہاتھ
اٹھتے اٹھتے بچا تھا۔۔۔

اب اس لڑکی کی وجہ سے تم ادب و احترام بھی "
"بھول گئے ہو بڑوں کا

وہ دانت پیس کر بولی تو وہ آگے سے کچھ کہنا پایا۔۔۔

ابھی فوراً اس لڑکی کو میرے گھر سے نکالو بلکہ تم یہ "
 کام خود نہیں کر سکتے یہ کام بھی مجھے ہی کرنا پڑے
 گا"۔۔۔

اس نے جھٹکے سے میرا کا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے
 نکالا اور اسے گھسیٹتی ہوئی باہر کی طرف لے جانے
 لگی۔۔

جیسے ہی اس نے میرا کو دھکا دیا تھا یارم نے فوراً آگے
 آتے اسے اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔

مام یہ آپ کیا کر رہی ہیں میں نے کہا نا یہ اس گھر"
سے کہیں نہیں جائے گی تو مطلب کہیں نہیں جائے
گی"۔۔۔

وہ بھی ضدی انداز میں بولتے ہوئے میرا کو دوبارہ سے
پکڑتے اندر کی طرف لے جانے لگا۔

"تم نے سنا نہیں احمق لڑکے میں نے کیا کہا"
جس پر اس پر عفاف اسے تھپڑ مارنے لگی تھی جس
پر سردار نے بیچ میں ہی اسے روکا تھا۔

عفاف رک جاؤ وقت کی مصلحت کو سمجھو کچھ دیر"
ٹھہر جاؤ پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے اس معاملے کا"۔۔

سردار نے فوراً اسے ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا کیونکہ عین
ممکن تھا وہ اسے سب کے سامنے تھپڑ جھڑ دیتی جبکہ
جاتے ہوئے میرا نے ماہرہ پر سب سے آنکھ بچا کر
شاطر مسکراہٹ ضرور ڈالی تھی جس پر وہ کرب سے
آنکھیں میچ چکی تھی اسے پتہ چل چکا تھا کہ اب اس
کے اس گھر میں زیادہ دن نہیں رہے۔۔۔

عفاف کا بی بی ایک دم شوٹ کر گیا تھا۔۔

سب نے مل کر اس کو صوفے پر بیٹھایا جہاں فوراً
بھاگ کر اس کے لیے پانی اور ٹیبلٹ لے آیا تھا۔
یمین پریشانی سے اس کے ہاتھ مل رہی تھی۔۔

تم نے دیکھا دیکھا اپنے بیٹے کو کتنا خود سر ہو گیا "
ہے یہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولنے لگا ہے بھول
"گیا ہے کیا میں ماں ہوں اس کی

وہ گہرے سانس لیتی غصے سو بولی تو سردار نے اسے
آئیرو اچکا کر دیکھا۔۔

"شاید تم بھول رہی ہو کہ وہ تمہارا بھی بیٹا ہے"

سردار دو بدو بولا۔۔۔

تو پھر تم اسے غلط کرنے سے ٹوکتے کیوں نہیں کیا"

"تم نہیں جانتے کہ کس رستے پر چل رہا ہے وہ

عفاف دانت پیستے سردار کے دِ مقابل آتے ہوئے

بولی۔۔۔

عفاف اب تم اوڑری ایکٹ کر رہی ہو شادی تو"

نہیں کر لی نہ اس نے جو تم اس طرح غصہ کر رہی

"ہو اس پر

وہ بھی عاجز آتے ہوئے بولا تو عفاف حیرت سے دنگ
ہوتے اسے دیکھتی رہ گئی کچھ لمحوں تک تو وہ کچھ بھی
نہ بول پائی۔۔۔

تم , تم آخر کیسے نکال سکتے ہو یہ لفظ تم منہ سے "
کیا زرا بھی زبان نہیں کانپی تمہاری یہ بات کرتے
"ہوئے سیرسلی شادی۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے بولی۔۔

کیا یہ کہ دینا اتنا آسان ہے تمہارے لیے۔۔۔ پتا بھی "
ہے دوسری عورت کا روگ ہوتا کیا ہے۔۔۔

کیا ماہرہ ہماری بیٹی نہیں اس لیے تم اس طرح کی
بات کر رہے ہو۔۔۔ تم نے تو نہیں مگر میں نے ماہرہ
کو اپنی بیٹی مانا ہے۔۔

اس کا درد میرا درد ہے میں اسے وہ درد نہیں سہنے
دینا چاہتی جو میں نے پوری زندگی گزارا ہے۔۔
تم مرد کا جانو کتنی تکلیف ہوتی ہے دوسری عورت کا
تعلق اپنے شوہر سے سن کر تم کبھی سمجھ ہی نہیں
پاؤ گے سردار"۔۔۔۔

وہ رنج و ملال کی کیفیت میں صوفے پر ڈھے کر

بولی۔۔۔

اور سردار عفاف کی بات سنتے ششدر رہ گیا تھا آخر

اس نے اسے پرانی باتوں کا طعنہ دے ہی دیا تھا

پھر۔۔۔

"عفاف یہ تم کیا کہہ رہی ہو"

وہ حیرت سے دنگ ہوتا بولا۔۔۔

اور پھر اسے غصے سے کچھ کہنے ہی لگا تھا مگر اپنے

آپ کو روک کر رہ گیا اور مٹھیاں بھینچ کر باہر چلا گیا۔۔

وہ ناکام شخص یہ برداشت نہیں کر پایا تھا کہ اس کی بیوی نے اسے اس کی پرانی یادوں کا طعنہ دیا تھا۔۔۔
پیچھے وہ سب اس کو دلاسا دینے لگے تھے مگر وہ اٹھی
اور یلدرم کے سامنے آئی۔۔

یلدرم تم کبھی یہ مت سمجھنا کہ میں ماہرہ کو اپنی "
بیٹی نہیں سمجھتی ماہرہ میری جان ہے تم جانتے ہو نہ
اس کے اوپر ہر دکھ آنے سے پہلے میں خود پر لے لوں
گی تم بے فکر رہو۔۔

میں اس سے کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گی چاہ
میں اس کے لئے یارم کو سبق ہی کیوں نہ سکھانا
پڑے میں اس سے بھی دریغ نہیں کروں گی"۔۔۔
وہ نم آنکھوں سے بولی تو یلدرم نے اسے گلے سے لگایا

تھا

میری بہن مجھے سردار سے بڑھ کر تم پر بھروسہ ہے "
یارم اور سردار جو بھی کریں مجھے اس سے کوئی فرق
نہیں پڑتا کیوں کہ میں جانتا ہوں تم ماہرہ کے ساتھ ہو

یارم کچھ بھی کرے اس کا تم سے کوئی لینا دینا"

"نہیں یہ میں جانتا ہوں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا

وہ اس کے سر پر پیار دیکھا جا چکا تھا اس نے جاتے

ہوئے ماہرہ کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا تھا مگر اس نے

نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

وہ آخری حد تک اپنی ہمت آزمانا چاہتی تھی وہ دیکھنا

چاہتی تھی کہ وہ آخر کتنا سہ سکتی ہے اور یارم کے

بدلے کی انتہا کیا ہے۔۔۔۔

اس سفر میں وہ کتنا ٹوٹنے والی تھی وہ نہیں جانتی
تھی مگر جلد ہی اسے اس کا اندازہ ہونے والا تھا۔۔

سب جا چکے تھے اب آخر میں بس جہان یمینہ اور
عفاف بچے تھے عفاف نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا
اور کھڑی ہوئی۔۔

یمینہ آج تم سے مل کر بہت اچھا لگا لیکن یہ سب "
کچھ ہم نے سوچا نہیں تھا جو ہو گیا تھا اس کے لیے
میں تم سے معافی چاہتی ہوں آج میرے بیٹے کی وجہ
سے ایک اچھی خاصی شام برباد ہو چکی ہے۔۔۔

عفاف نے اپنی درد کرتی آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔۔

ایسا مت کہیں آنٹی مجھے آپ سے مل کر بہت اچھا "
لگا اور جہان سے میں پہلے ہی سب کے بارے میں سن
چکی ہوں"۔۔۔

اس کی بات پر عفاف نے پیار سے اسے گلے سے لگایا
اور جہان کو یمنہ کو گھر چھوڑ کر آنے کے لیے کہا۔۔

ان دونوں کے جانے کے بعد وہ تنہا باہر لان میں
آگئی اور آگے کا لائٹھ عمل تیار کرنے لگی تھی۔۔ وہ

سوچنا چاہتی تھی ہر پہلو پر ہر ایک طریقے سے کہ آگے
وہ میرا کتنا فساد پھیلانے والی ہے۔۔۔۔

تاکہ وہ خود کو اس سب کے لئے تیار کر سکے اور ماہرہ
کو بھی۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی جو لڑکی پہلے ہی دن اس گھر میں
زبردستی سب کی اجازت کے باوجود جگہ بنا سکتی تھی وہ
یارم کو شادی کے لیے جلدی ہی قائل کر لے گی اور
جلد ہی اس کا بیٹا اس کے عین سامنے آکھڑا ہوگا۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

"کہاں تھی تم میرا یہ حال کس نے کیا تمہارا"

اسے آج رستے میں ماہرہ گرمی ہوئی بے ہوش ملی تھی
اسے اس حالت میں دیکھ تو یارم کے ہاتھ پاؤں پھول
گئے تھے۔۔

وہ فوراً اسے ہسپتال لے گیا تو معلوم ہوا کہ اسے جنسی
تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے جسے سن کر اسکی رگیں تن
گئی تھیں۔۔

ہوش میں آتے ہی وہ چیخنے لگی تھی۔۔

"مجھے نہیں جینا مجھے مر جانا چاہیے"

وہ بار بار روتے ہوئے ایک ہی بات دہراتی تھی۔۔

اب بھی وہ یارم کے ضد کرنے پر اس کے گھر آئی
تھی اور یارم کی نظر میں اس کے گھر والوں نے میرا
کے ساتھ بہت برا سلوک کیا تھا۔۔

میں تو یارم تمہاری زندگی سے نکل گئی تھی اس ہی "
دن جب مجھے علم ہوا کہ ماہرہ تمہیں چاہتی ہے تم سے
محبت کرتی ہے اس نے مجھے ایسی ایسی باتیں سنائیں
جسے سن کر کوئی بھی

بھی لڑکی مرنے کی خواہش کرے گی میں تو چپ
چاپ تم دونوں کے بیچ سے نکل گئی تھی میں تم
دونوں کا رشتہ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی میں جانتی
تھی ماہرہ تمہاری زندگی میں بھی بہت اہمیت رکھتی ہے
اس لیے میں اپنا دل مار کر یہاں سے چلی گئی تھی۔۔
مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ مجھے یہاں سے جانے کی اتنی
بڑی قیمت چکانی پڑے گی میں گندی ہو چکی ہوں
یارم مجھے کوئی نہیں اپنا آئے گا اب میری زندگی میں
"کبھی دوبارہ میں پیار حاصل نہیں کر پاؤں گی

وہ نقلی آنسو بہاتے ہوئے پھپھک پھپھک کر رو دی۔۔

اس کی حالت دیکھ کر یارم کا دل خون ہوا تھا آخر جو
بھی تھا تھی تو وہ اس کی پہلی محبت نہ جسے آدمی مر
کر بھی نہیں بھلا سکتا اور محبت وہ بھی وہ جو لا حاصل
رہ چکی ہو۔۔

وہ تو کسی طور دل سے نہیں جاتی بلکہ ایک بلا کی طرح
آپ کے پیچھے پڑی رہتی ہے۔۔۔

اس سب کا ذمہ دار یارم ماہرہ کو ہی سمجھ رہا تھا اس
کی نظر میں میرا صرف اور صرف ماہرہ کی وجہ سے اس

کی کرڑی باتیں سن کر گھر چھوڑ کر گئی تھی اور اس
کے ساتھ یہ سلوک ہو گیا۔۔۔

اگر وہ اس دن گھر چھوڑ کر نہ جاتی تو وہ کبھی بھی
کسی غلط ہاتھوں میں نہ لگتی۔۔۔

ماہرہ یہ تم نے اچھا نہیں کیا تم میری محبت کی "
آنکھوں میں آنسو کی وجہ بن گئی ہو اب تمہاری آنکھوں
میں تا عمر کے لئے آنسو نہ بھر دیے تو میرا نام بھی یارم
"سردار شاہ نہیں

اس نے دل ہی دل میں خود سے عہد کیا تھا اور اس
کا یہی عہد میرا شاطر نگاہوں سے دیکھ رہی تھی ---
اس کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے وہ تو اس لڑکے
کو چھوڑ آئی تھی --

مگر اب اس کی نظریارم پر ہی تھی اس لڑکے سے تو
وہ بہت سی دولت ہتھیا آئی تھی مگر شادی تو اسے یارم
سے ہی کرنی تھی جس کے لئے اب وہ یہاں موجود
تھی --

اسے یقین تھا کہ جلد یا بدیر وہ اس گھر میں اپنی جگہ
بنا لے گی زبردستی وہ اس گھر میں داخل تو ہو گئی تھی
اور یارم کے دماغ میں بھی اور اسے وہ وقت دور نہیں
لگ رہا تھا جب وہ یارم کی زندگی میں اس کی بیوی کی
حیثیت حاصل کر لیتی۔۔۔

یارم میرا کو سلا کر اپنے کمرے میں آیا تھا مگر اسکا کمرہ
اسے خالی منہ چڑھا رہا تھا اسے یہ دیکھ کر اور غصہ آیا تھا
اب بھلا وہ اس کمرے سے کہاں چلی گئی تھی۔۔

وہ پوری رات اس کا انتظار کرتا رہا مگر وہ اس کے
کمرے میں نہ آئی۔۔۔ درحقیقت آج عفاف اور ماہرہ
گیسٹ روم میں سوئی تھیں اور پیچھے سردار اور یارم اکیلے
بیڈ پر تنہا لیٹے کروٹیں بدلتے رہے تھے انہیں بھی اپنی
بیویوں کے بغیر نیند نہیں آرہی تھی مگر انا ان کو تسلیم
کرنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

صبح جب وہ سب لوگ ناشتے کی میز پر آئے تو یارم میرا
کو بھی لے آیا تھا جسے دیکھ کر عفاف کا موڈ بری طرح
خراب ہوا تھا۔۔۔

جس کا انداز سردار اس کے چہرے سے ہی لگا سکتا
تھا۔۔

ماہرہ میرا کو ناشتہ سرو کرو"۔۔۔"

وہ تکبرانہ انداز میں بولا جبکہ بغل میں ہی میرا معصوم
انداز میں بیٹھی تھی اور دل ہی دل میں شیطانی ہنسی
ہنس رہی تھی جس سے عفاف بخوبی واقف تھی۔۔۔
ماہرہ چپ چاپ اٹھنے لگی تو عفاف نے اس کا ہاتھ پکڑ
کر اسے وہیں بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

سکینہ بی بی سکینہ بی بی کہاں رہ گئی ہیں ادھر "
"آئیں۔۔۔"

عفاف کی آواز پر ملازمہ دوڑی آئی تھی۔۔۔

جی بیگم صاحبہ کیا بات ہے۔۔۔"

اپنے صاحب کی لاڈلی کو کھانا سرو کریں بلکہ یہی بیٹھ
جائے جب ان کی لاڈلی کو کسی چیز کی ضرورت پڑے
تو انہیں میسر کیجئے گا بجائے اس کے کہ یہ میرے
خاندان کے لوگوں کو کام پر لگائیں۔۔

مجھے یہ بات کسی طور پر پسند نہیں۔۔۔"

اس کی بات پر یارم مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا اپنی
ماں کے آگے وہ کوئی ایسی ویسی بات نہیں بول سکتا
تھا مگر وہ صرف ماہرہ کو گھورتی ہوئی نگاہوں سے دیکھ
کر رہ گیا۔۔۔

"تم رات کمرے میں کیوں نہیں آئی"

دونوں باپ بیٹوں نے اکٹھے ہی سوال کیا تھا اور دونوں
نے ایک دوسرے کی طرف چونک کے دیکھا تو مطلب
دونوں ہی اپنے کمرے سے غائب تھیں۔۔۔

یہ کہاں لکھا ہے کہ صرف اپنے ہی کمرے میں سونا "
چاہیے اتنا بڑا گھر ہے ہمارا ہم کہیں بھی سو سکتے ہیں
کیوں ماہرہ --"

اس نے اپنی بات کہتے ماہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس
سے تائید چاہی تھی -- جس کی بات پر اس نے اثبات
میں سر ہلا دیا تھا --

یارم سے یہ سب ضبط نہ ہوا تو وہ ان سب پر دھماکا
کرتا بولا --

"مام میں میرا سے شادی کرنے والا ہوں"

اس کے اتنے صاف انداز پر سردار بھی حیران ہوا تھا اور
اس نے جھٹکے سے عفاف کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی
تھی جیسے کہ رہی ہو میں نے کہا تھا نہ کل جو اس
لڑکی کو گھر میں لے آیا تھا اس سے شادی کرنے سے
بھی گریز نہیں کرے گا۔۔۔

میرا نہیں خیال کہ تم پوچھ رہے ہو تم تو بس ہمیں "
اپنے فیصلے سے آگاہ کر رہے ہو ایسا ہی ہے نہ"۔۔۔

اس کی بات پر بغیر کوئی تاثر دیے وہ اپنا کھانا مزے
سے کھاتی ہوئی بولی جب کہ یارم حیران تھا کہ عفاف

اس پر غصے سے دھاڑی کیوں نہیں اور ماہرہ کو دیکھا
جس کا ہاتھ لمحے کیلئے کھانے سے رکا تھا مگر وہ پھر
سے کھانا کھانے لگی تھی۔۔۔

وہ حیرت کا شکار تھا آخر ان سب پر اس کی بات کا
کوئی اثر کیوں نہیں ہوا۔۔

یہی حال میرا کا بھی تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی
کہ یہ سب لوگ اتنے شانت کیوں تھے۔۔

سردار سے عفاف کی خاموشی ہضم نہ ہوئی تو وہی یارم
سے پوچھ بیٹھا۔۔

یارم یہ کیا کہہ رہے ہو تم تمہیں اندازہ ہے اپنی بات "
کا تم ماہرہ کے ہوتے ہوئے میرا سے شادی کرنا چاہتے
ہو کیا وجہ جان سکتا ہوں میں"۔۔

ڈیڈ ایسا ہی ہے میں میرا سے شادی کرنا چاہتا ہوں "
کیونکہ وہ ماہرہ کی وجہ سے مجھے چھوڑ کر گئی تھی اور
اس کی وجہ سے ہی اس حالت میں پہنچی اب وہ واپس
آگئی ہے تو میں اس سے دور نہیں رہنا چاہتا اسی میں
میری خوشی ہے اور میں اسی سے شادی کروں گا"۔۔

اس نے حتمی لہجے میں کہا اور ساتھ عفاف کو دیکھا اور
اسے اپنے فیصلے سے آگاہ کرنا چاہا اور ساتھ اس کے
اثرات جانچنے چاہے جو اسے ٹھنڈی ٹھارنگا ہوں سے
دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا تم شیور ہو"

اسنے دونوں کہنیاں ٹیبل پر ٹکا کر ہتھیلیوں پر اپنی
ٹھوڑی رکھتے اسے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔۔

"جی ہاں بالکل"

وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ مجھے یہ لڑکی کسی طور قبول " نہیں اور اس سے شادی کرنے کی کتنی سنگین سزا , تمہیں دے سکتی ہوں میں کہ تم تڑپ جاؤ گے سسک جاؤ گے ایرٹھیاں رگڑتے ہوئے پھر بھی معافی "ماگو گے مگر میں تمہاری سزا معاف نہیں کروں گی اس کی بات پر لمحے کیلئے یارم کا دل ساکت ہوا تھا مگر پھر بھی وہ اپنا جی کڑا کرتا ہوا ایک نظر میرا کی طرف دیکھتا اور دوسری طرف ماہرہ کی طرف دیکھتا ہوا فیصلہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں میں بالکل تیار ہوں میں اپنے فیصلے سے پیچھے "
 نہیں ہٹنے والا آپ مجھے جو سزا دیں گی مجھے قبول ہوگی
 چاہے وہ جیسی بھی ہو جتنی بھی سخت کیوں نہ ہو "۔۔

وہ اٹل انداز میں بولا۔۔۔

مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے الفاظ اس پر کتنا
 بھاری پڑنے والے ہیں۔۔۔

عفاف اسکا تکبر دیکھ تاسف سے مسکرا دی۔۔۔

کیا تم نے اس کے لئے اپنی بیوی سے اجازت "

لی "۔۔۔

وہ ایک بار آخری کوشش کرتے بولی۔

اس میں کیا بڑی بات ہے ابھی آپ کے سامنے پوچھ
لیتا ہوں ماہرہ بتاؤ کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے میرے
"میرا شادی کرنے پر

اس کی آواز میں وارننگ صاف محسوس کی جا سکتی
تھی۔۔۔

ماہرہ کے گلے میں جیسے کانٹے آگ آئے تھے ایک
ایک لفظ جیسے زنجیر ہو رہا تھا جیسے زبان یہ لفظ نکالنے
سے بہتر کٹ جانا چاہتی ہو۔۔

اس نے اپنے آپ کو مار ہی لیا تھا اور یہ لفظ ادا کر
ہی دیے تھے مگر کس ضبط سے کہ وہ پوری کی پوری
ٹوٹ گئی تھی اور آنسو بے وفا ہوتے ایک کے بعد ایک
اس کے چہرے پر بے مول ہوتے جھڑنے لگے تھے۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں"

یہ الفاظ ادا کرتے وہ وہاں سے بھاگتے ہوئے جا کر
اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔۔۔

جب کہ اس کے اتنے کرب ناک لہجے میں واقعی اپنی
ہار تسلیم کر لینے پر عفاف اپنی مٹھیاں غصے سے بھینچ

کر رہ گئی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے
بیٹھے اس شخص کی سانسیں کھینچ لیتی مگر وہ مجبور تھی
کیوں کہ اس کے مقابل کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا
بیٹا تھا جو اس کی بیٹی کی درد کی وجہ بنا تھا۔۔۔

دیکھ لیا آپ نے مام اس کو بھی کوئی اعتراض نہیں "
اب آپ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے اس لیے
اب یہ طے ہو گیا ہے کہ میری شادی میرا سے ہی
ہوگی"

وہ مسکراتے ہوئے بولا جیسے مانکو ہرانے کا مزہ لے رہا
ہو مگر اصل میں تو وہ خود شکستِ فاش کے قریب پہنچ
گیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں مگر اب اپنی "
سزا کے لیے بھی تیار ہو جانا جو شدید ہوگی۔۔۔

وہ کرسی گھسیٹ کر وہاں سے اٹھتے ہوئے جا چکی
تھی۔۔۔

پیچھے وہ سب اس کی ان دیکھی سزا کا مطلب سمجھنے
میں لگے تھے کہ آخر وہ اسے کیسی سزا سے دوچار کرنا
چاہتی ہے۔۔۔

انتظار کے کافی گھنٹوں کے علاج کے بعد عائہ کو
ہوش آیا تھا جس پر ابراہم نے شکر ادا کیا تھا اور اس
کے پاس گیا تھا۔۔

"کیا میں وجہ جان سکتا ہوں خودکشی کی"

وہ اس سے گرکھتے ہوئے بولا۔۔

میں پہلے بتا چکی ہوں اور اب بھی وہی کہوں گی کہ "

میرے پاس ایک قاتل کے ساتھ گزارہ کرنے کی

"ہمت نہیں ہے"

وہ کھڑکی کی طرف منہ موڑتے ہوئے بولی تو وہ سر پکڑ

کر رہ گیا۔۔

تنگ آگیا ہوں میں تمہارے بار بار ایک ہی الزام "

لگانے پر اب یہ گھر چل کر بہت ہی جلد تم پر واضح

ہو جائے گا کہ میں نے تمہارے باپ کی جان نہیں

لی۔۔"

اس کی بات پر عائہ نے حیرت زدہ نگاہوں سے اسے
دیکھا مگر اب یہ تو گھر جا کر ہی دودھ کا دودھ اور پانی کا
پانی ہونا تھا۔۔

کہ واقعی سچ کہہ رہا تھا یا کہانی گھڑ رہا تھا۔۔
لیکن میں کل کے لیے تم سے معافی مانگنا چاہتا "
ہوں جو سب تم نے کیا ہی نہیں میں نے اسی کی
سزا تمہیں دی کل یشم کو خون میں رنگے دیکھ اور تمہیں
اس کے پاس موجود دیکھ میں پتہ نہیں کیا سمجھ بیٹھا
تھا اور رات پتا نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا جس میں وہ

سب کر بیٹھا یہ جانتے بوجھتے بھی کہ تمہیں مجھ سے
جتنی نفرت ہے میں مانتا ہوں مگر یثم کے لیے تمہارے
دل میں صرف اور صرف پیار بھرا ہے اس لئے میں تم
سے معافی چاہتا ہوں کل کے رویے کی"۔۔

وہ بمشکل اٹکتے ہوئے اس سے معافی مانگتا ہوا بولا تو وہ
حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی اسے ابراہم
سے ذرا بھی امید نہیں تھی کہ وہ اس سے معافی مانگے
گا وہ تو سمجھ رہی تھی کہ وہ ناکام عاشق ہے جو غلط کر
کے بھی اپنے گناہوں کو سہی سمجھتا ہے۔۔۔

مگر یہاں بازی پلٹ چکی تھی ان کی کی اور شاید ان
کے دل کی دنیا کی بھی۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

رات جیسے ہی وہ عائہ کو گھر لے کر آیا یثیم اس سے
چپک کر بیٹھ چکا تھا اور چھوڑنے کا تو نام بھی نہیں
لے رہا تھا۔۔۔

"ادھر آؤ بیٹا وہ بیمار ہے"

وہ لیٹم کو پچکارتے ہوئے اپنے پاس بلاتا بولا مگر مجال
ہے جو اس ماں کے لاڈلے نے اسے دیکھنا بھی پسند
کیا ہو اس کے اس انداز پر ابراہم جل بھن گیا تھا۔۔

"ہسنے ماں کا چمچہ"

اس کی بڑبڑاہٹ عائہ نے سن لی تھی جس پر اس
نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ کو ضبط کیا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد کچھ فائل اور ویڈیوز عائہ کے سامنے
موجود تھیں۔۔

یہ رہے ثبوت میری بے گناہی کے اول تو میں اپنی "
صفائی دینا کسی کو ضروری نہیں سمجھتا مگر تم خیر
"چھوڑو اور دیکھو انہیں

وہ وقفہ دیتے ہوئے سنجیدگی سے آہ بھر کر بولا وہ ابھی
تک زبان سے اقرار کرنے سے قاصر تھا کہ اس کے
بغیر وہ اب جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔

جی میڈم سر نے صرف آپ کے والد کو کچھ دیر گھر "
رکنے کا کہا تھا کیونکہ ان پر پیسوں میں ہیر پھیر کرنے
کا الزام تھا مگر پھر بھی سر نے انہیں جاب سے نہیں

نکالا یہ اینتھنی وہ شخص ہے جس نے آپ کے والد کو
ساری جھوٹی خبریں پہنچائیں کے وہ سب برداشت نہیں
"اگر پائے اور خالقِ حقیقی سے جا ملے

اس کا خاص ملازم ایک سانس میں اسے ساری تفصیل
فراہم کرتا گیا اور آفس کی ویڈیو چلا دی جہاں سچ عین
سامنے اسکی نگاہوں کے سامنے تھا۔۔۔

تو اتنی دیر سے وہ اس شخص سے بدلہ لینا چاہ رہی تھی
جسکا کوئی قصور ہی نہیں تھا سب کچھ دھرا کا دھرا رہ
گیا تھا اب کہاں جاتی وہ کیسے اپنی زندگی کو کوئی موڑ

دیتی اس کا ذہن سوچ سوچ کر معاؤف ہو رہا تھا کہ
اب وہ کرے گی کیا۔۔

اب یہ تم پر ہے تمہیں یہیں رہنا ہے یا آزادی چاہیے "
آج رات دروازہ کھلا رہے گا راہیں جدا کرنا چاہتی ہو تو کر
"سکتی ہو

وہ سپاٹ انداز میں کہتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔

وہ سوچتی رہی رات دیر تک اس کے دماغ میں جھکڑ چل
رہے تھے۔۔ آخر کار وہ ایک فیصلہ کرتی اٹھی اور ایک
معافی نامہ لکھ کر ٹیبل پر رکھا۔۔۔

ایک آخری نظر یشم پر ڈالتے اسے اپنے سینے سے لگا کر
نم آنکھوں سے پیار کرتی وہ وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔
لنڈن ایک انجان ملک کی سڑکوں پر چلتی ٹھٹھا دینے
والی سردی میں وہ کہیں سے بھی ابراہم کی بیوی نہیں
لگ رہی تھی۔۔

برف باری نے اس کے جسم کو برف کر دیا تھا ہاتھ پاؤں
اور ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے۔۔

ہاتھ کپکپاہٹ کا شکار تھے جلدی جلدی میں تو وہ اپنا
کوٹ لینا بھی بھول چکی تھی۔۔

اب ظلم تو یہ تھا کہ کوئی ٹیکسی بھی نہیں مل رہی
تھی۔۔

چلتے چلتے وہ کافی آگے چکی تھی ہر طرف ہو کا عالم
تھا۔۔

اس نے اپنے نکلنے کے وقت کو کوسا کہ آخر کیوں وہ
اتنی رات گئے نکل آئی تھی کاش صبح نکل آتی۔۔۔

لیکن بات ہی تو ساری یہی تھی کہ وہ ابراہم سے بچ کر
نکلنا چاہتی تھی جو رات کو ہی ممکن تھا۔۔۔

ابھی وہ اپنے اسی خیالوں میں مگن چلتی جا رہی تھی
جب ایک بائیک اسکے قدموں میں آ کر رکی۔۔

"آہہ"

وہ چیخ مار کر پیچھے ہوئی تھی کیونکہ اس بائیک پر تین
نشتے میں دھت لڑکے سوار تھے۔۔۔

عائدہ کو دیکھتے ہی انکی رال ٹپکنے لگی تھی۔۔

"Hey baby what are you doing
here"

"come here "

"are you alone"

وہ تینوں بائیک سے اتر کر بے ڈھنگے انداز میں اترتے
اسکے قریب آنے لگے۔۔

انہیں اپنی طرف بڑھتا دیکھ وہ الٹے پاؤں بھاگی تھی مگر
تھوڑی ہی دور جا کر انہوں نے عائہ کو دھر لیا تھا اور
اسکی گردن سے جھٹکا دے کر اسکو اپنے قریب کیا تھا
ایک لڑکے نے جو انکا سربراہ تھا۔۔۔

شراب کی گندی بدبو عائہ کے ناک سے ٹکرائی تو اسے
قے آنے لگی۔۔۔

"leave me please leave me
somebody help"

وہ مدد کے لیے چیختی تو وہ تینوں خباثت سے ہنسنے لگے۔۔

کوئی اتنی رات کو وہاں ہوتا تو اسے بچاتا نہ۔۔

دوسرے لڑکے نے اسکے گلے سے سٹالر کھینچا تھا جس

سے اسکی گردن پر بری طرح رگڑ لگی تھی۔۔۔

اسنت بے ساختہ دل میں دعا کی تھی کہ اے خدا

میری مدد کے لیے ابراہم آفندی کو بھیج دے جو بھی تو

وہ اسکی بیوی تھی اسکی عزت تھی۔۔ اسکے ساتھ ہونے
سے کم از کم اس کی عزت تو محفوظ رہتی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ لڑکا اسکے ہونٹوں پر جھکتا کسی نے
پیچھے سے راڈ سے اسکے سر

وار کیا تھا۔۔

کہ وہ درد سے چیختا ہوا پیچھے کو گرا تھا۔۔

عائدہ کو جھٹکے سے اٹھا کر اسنے اپنے سینے سے لگایا
تھا۔۔

دوسرے دو آدمی بھی جب ابراہم پر حملہ کرنے
بڑھے تو اسنے راڈ وہیں پھینکتے انہیں خون خوار نظروں
سے دیکھتے گن نکال کر انکی ٹانگ پر فائر کیا تھا جس
کی آواز پر عائہ اس کی باہوں میں ہی بے ہوش ہوئی
تھی۔۔

وہ انکے ہاتھ کاٹ دینا چاہتا تھا جن ہاتھوں سے انہوں
نے اسکی بیوی کو چھوا تھا۔۔

اگر وہ رات بے چینی کا شکار ہو کر اسکے کمرے میں نہ
جاتا اور وہ معافی نامہ نہ پڑتا تو کبھی اس کم عقل لڑکی
تک نہ پہنچ پاتا۔۔

جو اس سے محبت کے باوجود بھی دل پر احسانوں کا
بوجھ لیے اسکی زندگی
سے جانے کو تیار تھی۔۔

اب تو اس کے بغیر ابراہم کا ایک پل کے لیے بھی
گزارا نہیں تھا پھر کیسے وہ اپنی سانسوں کی ضمانت کو
جانے دیتا۔۔

انکو انجام تک پہنچا کر اسنے غصے سے گھور کر اپنی
بے ہوش ہوئی چھوئی موئی سی بیوی کو دیکھا جو خوف سے
اسکی باہوں میں ڈھیر پڑی تھی اور اسے باہوں میں
اٹھاتا گاڑی میں بٹھایا۔۔

اور تیزی سے ڈرائیو کرنے لگا۔۔

عائدہ جو کچھ دیر پہلے بے ہوش ہو کر اس کی باہوں
میں گری تھی گاڑی کو جھٹکا لگنے پر اس نے مندی
مندی آنکھیں کھولیں

ابراہم آفندی جو ان لوگوں کو جہنم رسید کر کے انہیں
مخصوص ٹھکانے پر پہنچا کر وہاں سے اسے اٹھا کر اپنی
باہوں میں بھرے پھر گاڑی میں بیٹھا اور اسے ساتھ
والی سیٹ پر بیلٹ لگا کر بٹھاتا گاڑی ہواؤں میں
اڑانے لگا۔۔

عائدہ نے جیسے ہی ہوش میں آتے پھٹی آنکھوں سے
پہلے گاڑی، پھر باہر انجان رستوں کو دیکھا تو صدمے
سے پہلے تو کچھ بول ہی نہیں پائی۔

ابراہم آفندی یہ تم مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو یہ
آپارٹمنٹ کا رستہ تو نہیں ہے؟ وہ غرائی

ہائے تمہارے منہ سے میرا نام کتنا خوبصورت لگتا ہے "
دل کرتا ہے کہ ان لبوں کے خراج بخشوں خیر کس
نے کہا ہم آپارٹمنٹ جا رہے ہیں میری جان اب تو
تمہیں میں اپنی سلطنت میں لے جا رہا ہوں میری
"شہزادی

وہ اسے معنی خیز سی دھمکی دیتا بولا تو وہ ڈر کے مارے
تھوک نکل کر رہ گئی

.. نہیں... نہیں... نہیں.. م مجھے کہیں نہیں جانا"

مجھے اپارٹمنٹ لیشم کے پاس واپس جانا ہے.. مجھے

واپس چھوڑ کر آئیں.. وہ اپنے پی بندھے ہوئے ہاتھوں

سے اسکے بازو کو جھنجھوڑتے ہوئے زور زور سے نفی میں

سر ہلاتی شور مچا رہی تھی

اب تو عائہ ک ہر روپ میں ہی وہ چاروں شانے چت

کر دیتی تھی.. اب بھی گاڑی میں ہی عائہ کی کمر

میں بازو ڈال کر کسی کی پرواہ کیے بغیر اسے سینے میں

.. بھینچا

عائہ اس کی اچانک انجان جگہ پر اتنی بے باک حرکت
.. پر بری طرح بوکھلائی

وہ لوگ باہر تھے کوئی بھی راہگیر انہیں دیکھ سکتا تھا۔۔
اس کی اسی بولڈنسیس، پاگل پن اور جنونیت سے ہی تو
.. عائہ خائف تھی

اس نے کسمسا کر ابراہم سے دور ہونا چاہا۔۔ جس میں
پتہ نہیں آج کونسی روح گھس گئی تھی۔۔

.. ابراہم میں نے کہا چھوڑو مجھے "۔۔ وہ سخت جھنجھلائی

یہ تو اپارٹمنٹ سے باہر نکلنے سے پہلے سوچنا تھا کہ "
کیا انجام ہوگا۔۔

اب اگر شور مچایا میری جان تو گھر جانے کا بھی انتظار
نہیں کروں گا۔۔ یہیں شروع ہو جاؤں گا۔۔ پھر شکایت
.. "نا کرنا

اس کی بات پر اس کا دل تیزی سے دھڑکتا باہر آنے
کو تھا۔۔

وہ بوجھل سی سرگوشی عائہ کی روح فنا کرنے کو کافی
تھی۔ اب بھلا یہ ہرا بلایا کرنا چاہتا تھا کیا اب بھی کچھ

باقی رہ گیا تھا۔۔ اس کے گلے میں گلی ڈوب کر

ابھری۔۔

اسی لئے عافیت اسی میں جانی کہ بے آواز آنسو بہانے
لگی تھی اس سنگ دل ابراہم سے بچنے کے لیے کیونکہ
کمر کو سہلاتے ابراہم کے ہاتھ نے اس کی سانس گلے
میں اٹکا دی تھی۔

اس نے کھسک کر دور ہونا چاہا تو ابراہم نے پھر
کڑے تیوروں سے اسے گھورا۔

وہ پہلے ہی اسے تگنی کا ناچ نچا چکی تھی اور اب بھی
اسے نخرے دکھا رہی تھی اسکی گھوریوں پر۔۔۔ عائد
نے بے بسی سے لب کاٹے۔

اوں۔۔۔ ہوں۔۔ یہ حق صرف میرا ہے یاد ہے نہ "
ڈارلنگ ان لبوں کو یوں ہی رہنے دو کیونکہ پھر یہ میری
۔۔۔" شدت برداشت کرنے کے قابل نہیں رہیں گے
یہ کہتے وہ انگوٹھے سے اس کے دانتوں تلے سے لب
.. آزاد کراتا اسے اور ہراساں کر گیا تھا

کہ اسے غوطہ لگتے لگتے بچا۔۔۔

اس کی تو جان ہی جیسے حلق میں اٹک گئی تھی۔۔

"دیکھو ابراہم تم تم اچھا نہیں کر رہے"

وہ اٹک اٹک کر بولی تھی اسکے خطرناک تیور دیکھتی

ہوئی۔۔

ارے میری جنگلی بلی بھگی بلی کیسے بن گئی ابھی تو"

"تمہارے دیے زخم بھی نہیں گئے"

اسنے اپنی گردن فرنٹ مرر میں دیکھتے کہا جہاں عائد

کے ناخنوں کے نشان تھے۔۔

اس کی اس حرکت پر وہ کان کی لوتک سرخ پڑ گئی
تھی۔۔

جھٹکے سے گاڑی ایک عالیشان مینشن کے آگے رکی
تھی۔۔

ابھی وہ اسکی خوبصورتی سے مبہوت ہوتی کہ ابراہم نے
گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے اپنی باہوں میں بھرا تھا اور
اسے لیے اندر بڑھا تھا جہاں ہر چیز لال پھولوں سے
سجائی گئی تھی۔۔۔

"میں نے کہا مجھے نیچے اتارو"

وہ اسکے سینے پر مکے برساتے بولی مگر مجال ہے جو اس
کے کان پر جوں بھی رینگی ہو۔۔

اسنے کمرے میں لا کر ہی اسے بیڈ پر اتارا تھا کمرے
کا خواب ناک ماحول دیکھ کر اسکے گلے میں گلٹی ڈوب
کے ابھری تھی۔۔

"اب تو یہ ہاتھ میں مر کر بھی نہیں چھوڑوں گا"

... وہ اسکے ہاتھ کو لبوں سے چھوتا ہوا اطمینان سے بولا

اسکی معنی خیز بات پر عائہ گھبرائی . اب اپنی حالت پر

غور فرمایا تو پیروں نیچے سے زمین کھسکی لال رنگ کے

فراک میں گہرا گلا بغیر دوپٹے کے جو اسکی رعنائیاں
عریاں کر رہا تھا دوپٹے تو وہیں کہیں گر گیا تھا اور وہ
اسی حالت میں اس کے روبرو تھی

اس سب پر متضاد اس کی جسم پگھلاتی نگاہیں اٹھ
کے جسم میں جھر جھری دوڑا گئی۔۔

وہ گھبرا کر واپس بھاگنے کو تھ مگر ناکام ابراہم آفندی
جو پہلے ہی چوکنا کھڑا تھا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر
اس خود میں بھیج چکا تھا۔۔۔

د د دیکھو ابراہم تم ایسا نہیں کر سکتے م میرا دپٹہ "

"کہاں گیا اور اور پیچھے ہو کوئی آ جائے گا

وہ بھاگنے کے لیے ایک سے ایک بہانے تراشنے لگی

تھی جس پر ابراہم آفندی کے لب مسکراہٹ میں

ڈھلے۔۔

فکر مت کرو جاناں میرے علاوہ یہاں کوئی نہیں "

ہے جو تمہیں اس حالت میں دیکھے تمہیں اس حالت

میں دیکھنے کا حق صرف اور صرف میرا ہے سو بی

"ریلیکس

اس کے کمر سہلاتی لمبے ہاتھ کی فولودی انگلیاں ہاتھ اور
کندھے پر دہکتے ابراہم آفندی کے لمس چھوڑتے سلگتے
ہوئے لب۔۔

اففف وہ جی جان سے لرزی تھی۔۔

اس کی کمر کے گرد بازو لپیٹ کے ابراہم نے اسے
اپنے سامنے کیا اور شدت سے اسکے اپیل کرتے لبوں
پر جھکا۔۔

اور گھونٹ گھونٹ اسکی سانسیں اپنے میں اتار کر خود
کو سراب کرنے لگا۔۔

وہ بمشکل ہی اپنے پیروں پر کھڑی تھی۔۔

اگر ابراہم نے اسے تھام نہ رکھا ہوتا تو یقیناً وہ زمین بوس
ہو جاتی۔۔۔

چہرہ شرم کی شدت سے لہو چھلکانے کو ہوا تھا۔۔

اسنے جیسے ہی اسکے لبوں کو آزادی بخشی وہ گہرے
گہرے سانس بھرنے لگی۔۔

"م م مجھے کچھ وقت چاہیے ابراہم"

وہ کپکپاتے ہوئے بولی۔۔

ابراہم نے دلچسپی سے اس کا عذر تراشتا سرخ پڑتا پھولا
منہ دیکھا۔۔

بے بی صبح سے کچھ زیادہ ہی بہانے نہیں کر رہی
۔ مجھ سے بھاگنے کے کیا؟

تم سمجھی ہو نہ؟ ابراہم نے اسے چھیڑا۔۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں جبکہ ماہرہ سے
یارم اور میرا خوب کام لے رہے تھے۔۔ اسے دکھی

حالت میں دیکھ یارم کا دل اندر ہی اندر دکھتا تھا مگر لبوں
سے وہ ایک لفظ تک نہ بولا تھا۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اب تو اس کی محبت اس کے
پاس تھی پھر بھی اسے یہ بے سکونی کیوں تھی۔۔
اب بھی وہ صبح تیار ہونے لگا تو اسے اس کی چیزیں
نہیں ملیں۔۔

ماہرہ ماہرہ کہاں ہو تم یار میری سوکس نہیں مل
"رہیں"

وہ ہر جگہ اپنی جرابیں ڈھونڈتا آخر پر ناکام ہوتا اسے آوازیں

دینے لگا۔۔۔

جس پر ماہرہ جو کچن میں اس کے ہی کہنے پر میرا کے لیے

جوس بنا رہی تھی واپس آئی اور اسے جرابیں ڈھونڈ کر

دیں۔۔

وہ اسے جرابیں پکڑا کر واپس چلی گئی تھی۔۔

مگر کچھ دیر بعد یارم پھر سے اسے آواز دینے لگا تھا۔۔

ماہرہ میرا کوٹ کہاں ہیں کہاں رکھ دیتی ہو آخر "

تم۔۔

وہ جھنجھلا کر بولا تو ماہرہ گہری سانس بھرتے واپس آئی
اور اسے کوٹ جو سامنے الماری میں ہی ٹنگا تھا اسے لا
کر پکڑیا اور بتایا کہ سامنے ہی تو تھا اور اسے گھور کر
واپس چلی گی ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اسے اس
کے شوز نہیں مل رہے تھے۔۔

اس نے تیسری بار اس کو بلایا اور شوز لانے کا کہا جس
پر وہ اس کے سامنے شوز لا کر رکھ گئی۔۔

عفاف اس کی حرکتیں بڑی دلچسپی سے دیکھ رہی تھی
وہ اپنے بیٹے کی رگ رگ سے واقف تھی کہ وہ ماہرہ کا
کتنا عادی ہو چکا ہے۔۔

مگر وہ منہ سے کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔۔
بلکل اپنے باپ پر گیا ہے۔۔ مجال ہے جو تسلیم کر"
لے کے اسے اپنی بیوی کی کتنی ضرورت ہے "وہ سر
جھٹک کر رہ گئی تھی۔۔

مگر جب چھٹی بار بھی یارم نے ماہرہ کو بلایا تو عفاف
کی بس ہوئی تھی اور وہ رسالہ وہیں ٹیبل پر پھینکتی اس
کے روم میں اس کے پاس گئی تھی۔۔

تمہارے پاس نوکروں کی کمی ہے جو میری بہو کو تم بار"
بار چکر لگوا رہے ہو سامنے پڑی چیز نظر نہیں آتی لڑکے
اپنا کام خود کرنا سیکھو کب تک ماہرہ سے بندھے رہو
گے بلکہ یہیں رکو یہ ذمہ داریاں تھوڑی یہ نبھائے گی
آگے چل کر۔۔۔

"میرا تم یہاں آؤ"

میرا جو مزے سے اس کے کمرے میں ہی صوفے پر
.. بیٹھی جو س پی رہی تھی

عفاف نے اسے اپنے پاس بلایا تو وہ منہ بناتی ہوئی اس
کے قریب آئی۔۔

ز میں تمہیں لسٹ لکھ کر دے رہی ہو یا رم کو کیا پسند
ہے کیا نہیں وہ کیا کھاتا ہے کیا پہنتا ہے اس سب
چیزوں کی اب اس کا دھیان تم ہی رکھو گی ماہرہ اس
کا کوئی کام نہیں کرے گی۔۔۔

عفاف نے حتمی لہجے میں کہا تو یارم منہ کا کھلا رہ گیا
وہ بھلا اس کے بغیر کیسے گزارا کر سکتا تھا وہ تو پورے
کا پورا اس پر ڈیپینڈنٹ تھا۔۔

"مگر مام یہ میں کیسے کر سکتی ہوں"

وہ بے زاری سے بولی۔۔

ارے تم کیوں نہیں کر سکتی جب تم یارم سے "
شادی کر سکتی ہو تو اس کا خیال رکھنا بھی تمہارا ہی
فرض ہے۔۔

کیا کہیں تم یارم سے پیسوں کے لیے شادی تو نہیں
"کر رہی

عفاف نے عین اس کی دکھتی رگ پر وار کیا تھا۔۔
اسکی بات پر میرا کارنگ سفید پڑا تھا۔۔ یارم نے بھی
چونک کر اسے دیکھا تو وہ حال میں واپس آئی۔۔
یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں میں یارم سے سچا پیار"
"کرتی ہوں تبھی اس کے ساتھ ہوں

وہ گڑبڑاتے ہوئے اپنی بات پر زور دیتے ہوئی بولی۔۔

چلو مان لیا تو پھر کیا تم ان پرسنل کاموں کے لئے "
بھی کوئی نوکرائی رکھو گی یاد رکھنا اگر ان کاموں کے لیے
تم نے نوکرائی رکھی تو تمہارے شوہر کو اس کے چنگل
میں پھمسنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی کیونکہ جو آدمی
اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے تم سے شادی کر سکتا ہے
وہ اپنے مطلب کہ لیے تمہارے ہوتے ہوئے کسی اور
سے بھی کر لے گا

عفاف نے صحیح یارم کو آگ لگائی تھی جس پر وہ یہ
کڑھ کر سوچتا رہ گیا کہ کیا یہ اس کی سگی ماں ہی
تھی نہ۔۔

یہ کہہ کر عفاف ماہرہ کو اپنے ساتھ لے کر جا چکی
تھی جبکہ میرا دانت پیس کر پیر پختی رہ گئی تھی۔۔۔
شام کا وقت تھا جب میرا ماہرہ سے اپنی خدمتیں کروا
رہی تھی اس نے اپنے لئے اورنج جو س بنوایا تھا ماہرہ
سے کہہ کر جیسے ہی اس نے پہلا گھونٹ بھرا تو اس

نے جان بوجھ کر ماہرہ کو نیچا دکھانے کے لئے جوس
اس پر پھینک دیا۔۔

یہ کیسا بد ذائقہ جوس بنایا ہے کیا اپنی زہریلی نفرت "
کڑواہٹ کے ذریعے اس میں گھول دی ہے۔۔
کیا تم سے برداشت نہیں ہوتی میرے یارم سے "
"نزدیکی

اس نے ٹسوے بہاتے ہوئے کہا اور یارم کے آتے
ہی اپنا ایکٹنگ موڈ آن کر لیا تھا۔۔
"کیا ہوا میرا تم رو کیوں رہی ہو"

وہ اسے پچھارتے ہوئے بولا۔۔

دیکھو نایارم اس نے میرے جوس کو پتا نہیں کیا ملا "
کر کڑوا کر دیا تھا آخر کس بات کا بدلہ لے رہی ہے یہ
مجھ سے اگر میں مر جاتی تو اس لئے میں نے یہ جوس
"پھینک دیا

وہ روتے ہوئے اس کے گلے لگ کر ترحم سمیٹنے کے
لیے بولی۔۔

اتنی توہین پر ماہرہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا جبکہ یارم بھی
اسے غصے سے گھور رہا تھا۔۔

ماہرہ اگر اب اپنی سلامتی چاہتی ہو تو اچھے طریقے سے "
پیش آؤ اور معافی مانگو میرا سے یہی نہ ہو کے میں تمہیں
" دو لفظ کہہ کر فارغ کرتا یہاں سے نکال باہر کروں
یارم نے تو آج ہر حد پار کر دی تھی آخر وہ پوری طرح
بدل ہی گیا تھا۔۔

اپنے شوہر کے منہ سے اتنی تزہیک آمیز باتیں سن کر
ماہرہ کا سر چکرا گیا تھا اور وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر
پڑی تھی۔۔

یہ منظر اندر آتی عفاف نے دیکھا تو اس کا خون کھول
اٹھا تھا یارم جو بھاگ کر اسے اٹھانے لگا تھا عفاف
نے ایک تھپڑ مار کر اسے پیچھے دھکا دیا تھا۔۔

خبردار جو میری بیٹی کو ہاتھ لگایا ہاتھ توڑ کر رکھ دوں گی"
دور رہو ماہرہ سے۔۔

پہلے اس کی اذیت کا باعث بنتے ہو اور پھر بھیک
میں اس پر ترس کھاتے ہو شرم سے ڈوب مرو یارم
میری نظروں کے سامنے بھی مت آنا ورنہ تھپڑوں سے
تمہارا منہ لال کر دوں گی"۔۔

یہ کہہ کر اس نے سردار کو اشارہ کیا جو اسے اٹھا کر
گاڑی میں ڈال چکا تھا وہ دونوں اسے لیے ہاسپٹل کے
لیے نکل گئے تھے وہاں جا کر انہیں یہ خوشخبری ملی
تھی کہ ماہرہ ماں بننے والی تھی۔۔۔

ماہرہ خوش تھی اس عرصے میں کچھ تو اچھا ہوا تھا اس
کے ساتھ چلو اب وہ اپنے بچے کے سنگ اپنی زندگی
گزار دے گی یارم نہ صحیح اسکی نشانی ہی صحیح۔۔

جب وہ گھر لوٹی تو یارم نے اس سے ملنے کی کوشش
کی مگر عفاف اسے بے عزت کرتے نکال چکی تھی۔۔

جس پر وہ ضبط کے گھونٹ بھرتا رہ گیا یہ اس کے
لیے بھی خوشی کی خبر تھی کہ وہ باپ بننے والا تھا۔۔

سب خوش تھے بے چین تھی تو صرف عفاف۔۔

ایک ہفتے بعد۔۔

"کیا ہوا عفاف تم پریشان کیوں ہو"

سردار نے اس کے قریب کھڑکی کے پاس آتے پوچھ ہی

لیا۔۔

ارے واہ یاد آ گیا آپ کو کہ میں آپ کی بیوی ہوں"

"ورنہ بیٹے کی سائیڈ لے لے کر نہیں تھکتے آپ

وہ طتر کرتے بولی جب سے عفاف نے یارم کو کھری
کھری سنائی تھیں وہ اس سے سیفھے منہ بات نہیں کر
رہا تھا۔۔۔

ہاں لوں گا اپنے بیٹے کی سائیڈ کیونکہ مجھے اسکی
"خوشیاں عزیز ہیں"

وہ ہڈ دھرمی سے بولا تو وہ تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی۔۔

تم واپس سے پرانے سردار بنتے جا رہے ہو پتا ہے
"تمہیں اور تمہارا بیٹا تمہارے ماضی کی طرح بن چکا ہے"

"وہ اس سے دور ہوتی بولی۔" عفاف

وہ ایک دم دھاڑا۔۔

"تم مجھے طعنہ دے رہی ہو"

وہ دانت پیستے بولا۔۔

حقیقت بیان کر رہی ہوں تمہیں کڑوی لگ رہی ہے "
تو میں کیا کر سکتی ہوں تم جانتے بوجھتے اپنے بیٹے کو
کھائی میں دھکیل رہے ہو جو دکھنے میں تو بہت دلفریب
"ہے مگر اس میں بہت ہی ازیت ہے

وہ ہاں سے جاتی بولی۔۔

عفاف تم نے اگر اسے کچھ بھی کرنے کی کوشش "
کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ایک ہفتہ باوی ہے
"اس کی شادی میں چپ چاپ ہونے دو
وہ اسکا بازو دبوچ کر بولا۔۔

ہسنہ آخری موقع دیا ہے اسے اس کی اولاد کی خاطر اگر "
ایک غلط قدم بھی اب اسنے اٹھایا تو اسکو کتنی بڑی سزا
"دوں گی میں اس سے تو میں خود بھی واقف نہیں
وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے بولی۔۔

اس کے اور تمہارے درمیان میں کھڑا ہوں دیکھتا"
ہوں تمہارے بچے کو کیسے تکلیف پہنچاتی ہو"۔۔

وہ اسے وارننگ دیتے بولا تو اس کے قدم دروازے میں زنجیر
"ہوئے تھے مگر وہ بغیر مڑے بولی۔" دیکھتے ہیں

آج کل یارم کے خلاف بہت میگزینز میں افواہیں
گردش لر رہی تھیں کہ اس کے بہت سے لڑکیوں سے
افیئرز ہیں اور آج تو ایک لڑکی ماں بننے کا دعویٰ کر رہی
تھی۔۔

ایسی نیوز پڑھ پڑھ کر تو ماہرہ کا بی پی ہائی ہو رہا تھا۔۔

یارم اس کا یہ حال دیکھتا تھا مگر اپنی صفائی میں کچھ نہ
کہتا تھا بلکہ اسے یہی جتاتا تھا کہ وہ واقعی ان سب میں
الوالو ہے۔۔

جب کہ میرا جو کبھی اسے خوش نہیں دیکھ سکتی تھی
اب جل کڑھ رہی تھی وہ ماں بننے والی تھی جسکی وجہ
سے اسکی آؤ بھگت ہوتی رہتی۔۔

وہ تو اسکی خوشیاں چھیننے آئی تھی پھر یہ اولاد کی خوشی
کیسے اس کے پاس رہنے دیتی۔۔

تم بس دیکھتی جاؤ ماہرہ کے کیسے میں تم سے تمہاری"

"اولاد کی خوشی چھینتی کہ تم تڑپ کر رہ جاؤ گی

وہ ماہرہ کو عفاف سے مسکرا کر بات کرتے دیکھ دل

میں مکرو مسکراہٹ سے بولی اور اپنے پلین پر عمل

کرنے کمرے میں بڑھ گئی۔۔

رات یارم آفس سے میرا کے کمرے میں اس سے ملنے

آیا تو وہ بیٹھی رو رہی تھی۔۔

"میرا میری جان ادھر دیکھو کیا ہوا"

اس کی آواز پر میرا نے چالاکی سے اپنے آنسو پونچھے اور
بولی کچھ نہیں۔۔

کچھ تو ہے تمہیں میری قسم سچ سچ بتاؤ کس نے کچھ"
"کہا ہے تمہیں مام نے؟

اسکے پوچھنے پر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔۔

"پھر کس نے"

"ماہرہ نے"

وہ دو لفظی جواب دیے پھر ٹسوے بہانے لگی جس پر

یارم دانت پیس کر رہ گیا۔۔

"کیا کہا اس نے"

وہ سرسراتے لہجے میں بولا تو وہ کپکپا گئی۔۔

وہ مجھے جلا رہی تھی کہ وہ ماں بننے والی ہے اور اب"

یارم مجھ سے شادی نہیں کرے گا اس نے کہا کہ

"کہ۔۔"

..وہ پھر رونے لگی

"کیا کہا اس نے"

وہ اسے جھنجھوڑ کر بولا۔۔

اسنے مجھے طعنہ دیا کہ میں کبھی ماں نہیں بن سکتی"
میں بانجھ ہی رہوں گی ایک ریپ وکٹم لڑکی سے یارم
کبھی شادی نہیں کرے گا کیونکہ اسے اولاد صرف وہ
دے سکتی ہے میں نہیں وہ صرف اسکا بچہ ہوگا میرا
"نہیں"

یہ کہ کر وہ اسکے سینے پر سر رکھے رونے لگی تھی
پھپھک پھپھک کر۔۔

جس پر وہ اسے گلے سے لگا کر رہ گیا۔۔

کیا ایسا کہا اس نے تم فکر مت کرو وہ بچہ صرف ہمارا"

ہوگا تمہارا اور میرا میں اسے تمہاری گود میں ڈالوں گا جس

سے تم کبھی بانجھ نہیں کھلاؤ گی۔۔

"تم دیکھتی جاؤ میں اب اس کے ساتھ کیا کرتا

وہ اسکے سر پر پیار کرتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔

وہ تن فن کرتا ہوا غصے سے اپنے کمرے میں داخل ہوا

تھا اور ننگے والی نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔

جو نم آنکھوں سے پھر آج اسکے آفیئر کا آرٹیکل پڑھ رہی

تھی اسکے آنے پر وہ بھی کھڑی ہوئی تھی۔۔

آج وہ بھی اس سے حساب چاہتی تھی ہر حال
میں۔۔۔ یارم دروازہ لاک کرتا آہستہ قدموں سے اس کی
طرف بڑھنے لگا تھا۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

کیوں آخر کیوں صرف آپ کے ہی لڑکیوں کے ساتھ
سکینڈلز اخبارات کی سرخیوں کی ذینت بنتے ہیں۔۔۔
آخر ان میں کچھ تو سچائی ہو گی نہ "۔۔۔۔

ماہرہ کا لہجہ ٹوٹا بکھرا سا تھا۔ وہ تھک گئی تھی اپنے
شوہر کو دوسری لڑکیوں کی قربت میں گھرے دیکھ۔۔۔

اب اسکے لیے یہ سب سہنا محال تھا کیونکہ ایک لڑکی
اسکے شوہر کے بچے کی ماں بننے کا دعوہ کر رہی
تھی۔۔۔۔

جب وہ اسکے قریب آیا تو وہ بولتی چلی گئی تھی۔۔
ڈریں اس وقت سے یارم سردار شاہ جب میں آپ"
کے پکارنے پر بھی آپ کو میسر نہیں ہوں گی"۔۔۔۔
یہ کہتے اسکا دل پھٹ رہا تھا مگر اسے یہ کہنے پر بھی
اسی سوداگر نے ہی مجبور کیا تھا۔ اسکا پیار اسکی والہانہ

چاہت تو کہیں کھو سی گئی تھی۔ وہ ستمگر جو اسے اپنی

عادت ڈال کر لاپتہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

دُنا میری فطرت میں نہیں ہے سویٹ ہارٹ مگر "

تمہاری جان پر بنانا میرا اولین شوق ہے "۔۔۔

وہ اسے اپنے اوپر گراتے نرم گرم سی سرگوشی کرتے

بولے۔۔۔

اسکی سلگتی قربت کے تلے وہ پھڑپھڑا کر رہ گئی۔

دھڑکنیں ایک دم منتشر ہوئی تھیں۔۔۔ جس پر وہ

پھپھک پھپھک کر رو دی۔۔۔

اور تم نے کس حق سے میرا کو کہا کہ وہ ماں نہیں "
"بن سکتی

وہ غصے سے اسکے لبوں کو شدت بھری سزا سے نوازتے
بولا کہ وہ اپنی صفائی میں کچھ کہ بھی نہ پائی۔۔

اب تمہاری یہی سزا ہے کہ تم اپنے بچے کے ہوتے "
ہوئے بھی اس سے محروم رہو گی کیونکہ وہ صرف میرا
کا بچہ ہوگا میری محبت کا میں اسے اپنے ہاتھوں اس
کی گود میں ڈالوں گا تمہاری گود سونی کر کے پھر تمہیں

پتہ لگے گا کسی کو بے اولادی کا طعنہ جب خود پر لگتا
"ہے تو کیسا لگتا ہے"

اس کی بات پر وہ تڑپ اٹھی تھی اور مچلی تھی اس کی
قربت سے۔۔

اپنا بچہ کسی قیمت پر نہیں دوں گی آپ جیسے ظالم کو"
"چاہے اس کے لیے مجھے مرنا ہی کیوں نہ پڑے"

وہ ایک دم شیرنی بنی پھنکاری بات اس کے بچے پر جو آ
گئی تھی۔۔

سب کچھ تو چھین لیا تھا اس ظالم نے اس کا اب
"اسکے جینے کی وجہ بھی چھیننا چاہتا تھا کبھی نہیں
وہ سرخ آنکھوں سے بولی تو وہ اس کی دیدہ دلیری پر طر
سے مسکرا کر رہ گیا۔۔

اور اسکو سرسراتے لہجے میں بولا۔۔

تمہیں اپنے چنگل سے نکلنے دوں گا یہ تمہاری خوشفہمی"
ہے اور اس خوشفہمی کو ختم کرنا مجھے اچھی طرح آتا
ہے۔۔۔

وہ اسکے بندھے بالوں کو کھول کر بولا جو اسکے چہرے پر
بکھرتے چلے گئے اور وہ شدت سے رو دی تھی اپنی
بے بسی پر کیونکہ اسے ناچاہتے ہوئے بھی اسکی ظالم
قربت کو اب سہنا تھا۔۔۔

باہر کھڑی عفاف کے قدموں تلے سے زمین نکلی تھی
یارم کی باتوں پر تو آخر کار وہ بھی اپنے باپ کے ماضی
کی پرچھائی بن ہی گیا تھا۔۔۔۔

عفاف کی آنکھیں ایک دم غصے اور آنسوؤں کی شدت
سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

ڈرنا تمہاری فطرت میں نہیں ہوگا یارم سردار شاہ مگر"

میں بھی تمہاری ماں ہوں۔۔۔

اسی ڈر کو تمہارے سامنے نہ لا کھڑا کیا تو میرا نام بھی

عفاف سردار شاہ نہیں۔۔۔

وہ نیچے آ کر لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ گئی تھی آنکھیں درد

اور غصے کے باعث سرخ پڑ رہی تھیں جیسے کسی نے

مرچیں بھر دیں ہوں کان سائیں سائیں کر رہے

تھے۔۔

نجانے اسے کتنی دیر ہو گئی وہیں بیٹھے جب اس نے
فجر کے وقت ماہرہ کا کچن میں جاتے دیکھا۔۔

اس کے حواس مکمل ہوش میں آئے آخر فیصلہ ہوا تھا
جس میں یارم سردار شاہ مجرم قرار پایا تھا۔۔

اسنے سامنے پڑی نوٹ بک سے پیج پھاڑا اور اس پر
پینسل سے کچھ لکھنے لگی۔۔۔

ایک نظر آخری سطر پر ڈالتے وہ اٹھی اور کچن کی طرف
بڑھی۔۔۔

ماہرہ اپنے پیچھے کسی کی موجودگی پا کر چونک کر پلٹی۔۔

"آنی آپ کچھ چاہیے تھا"

اس نے نم آنکھوں سے پوچھا تو عفاف اس سے نظریں
بھی نہ ملا سکی اور چائے کی طرف اشارہ کیا جو وہ بنا
رہی تھی۔۔

تو ماہرہ اسکے لیے بھی پلٹ کر بنانے لگی چونکی تو وہ
تب جب عفاف نے پیچھے سے اسکے گلے لگتے سر پر
بوسہ دیتے اسکے ہاتھمیں چھپا کر پرچی پکڑائی تھی
زبردستی۔۔

اسے ہاتھ روم میں کھولنا یہاں مت اب ایسے برتاؤں "
"کرو جیسے کچھ ہوا ہی نہیں مجھے چائے دو

عفاف نے اسے جکڑے اسکے کان میں سرگوشی کی تو
اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا آخر عفاف اس سے کہنا
کیا چاہتی تھی۔۔

چائے کے دو سیپ لینے کے بعد عفاف بغیر مڑے
اپنے کمرے میں جا چکی تھی کیونکہ اسے جلد از جلد
یہاں سے نکلنا تھا۔۔

ماہرہ بھی چائے ختم کرتے کمرے سے ملحقہ باتھ روم
میں بھاگی۔۔

اور دھڑکتے دل کے ساتھ پرچی کھولی۔۔

ماہرہ میری جان میں سب جان چکی ہوں ساری"
حقیقت یارم کی اور یہ بھی جانتی ہوں کہ تم اپنے بچے
کو بچانا چاہتی ہو اس کے لیے اب تمہیں فیصلہ کرنا
پڑے گا کہ تمہیں اسکے ساتھ رہ کر قینا بچہ گنوانا ہے یا
اسے دور جا کر اپنے بچے کا مستقبل سنوارنا ہے اگر

تم یہاں سے نکلنا چاہتی ہو تو نیچے دی گئی جگہ پر 10
بجے بغیر کسی کے بھی علم میں لائے پہنچ جانا۔

"آگے تمہاری حفاظت کیسے کرنی ہے وہ میں جانوں
آخری سطر پڑھتے ہی اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ
کرتے برسے لگے تھے۔"

عفاف اپنے کمرے میں پہنچ کر پاسپورٹ وغیرہ رکھ چکی
تھی ماہرہ کا پاسپورٹ بھی اسی کے پاس تھا۔

اسنے اپنے خوفیہ فون سے ایک نمبر پر کال ملائی اور
آہستہ آواز میں بولی۔

میں ٹھیک ہوان تم کیسے ہو؟؟ مجھے تمہاری ضرورت "
ہے کیا ہم مل سکتے ہیں؟ میں تمہارے ہی پاس آرہی
"ہوں۔"

یہ کہ کر وہ کال کاٹ چکی تھی۔۔ اس نے ایک نظر
سردار پر ڈالی اور خوفیہ رستے سے نکلتی چلی گئی۔
صبح عفاف ناشتے کی میز پر موجود نہیں تھی سب اسکی
خالی جگہ دیکھ چونکے مگر بولے کچھ نہیں۔۔

ڈیڈ کل میری اور میرا کی مہندی ہے اسی لیے میں "
اس کے ساتھ شاپنگ پر جا رہا ہوں مام کو بتا دی جیے
"اگّا"

سردار کو کہتا وہ ماہرہ کو جتلاتا میرا کے ساتھ وہاں سے
جا چکا تھا اور شاید ماہرہ کی زندگی سے بھی۔۔
اسکے جاتے ہی ماہرہ نے فیصلہ کیا تھا اور سردار کے
بھی جانے کے بعد وہ اپنا ایک ہینڈیگ لیتی اس گھر پر
نم آخری نگاہ ڈالتے وہاں سے جا چکی تھی۔۔

ماہرہ اس جگہ پر پہنچی تو عفاف پہلے ہی وہاں پرائیویٹ
جیٹ کے پاس موجود تھی اسکے آتے ہی وہ جیٹ میں
بیٹھیں اور جہاز بہت جلد اڑان بھرنے لگا تھا۔۔۔

اس جگہ سے دور۔۔۔

ابراہم آفندی شریر تاثرات اور معنی خیز ارادے لیے عائہ
کی جانب بڑھا تھا

وہ گھبرا کر بیڈ پہ پیچھے کی جانب کھسکی۔۔ جب وہ پورے
حق سے اس کے اوپر جھکا تھا

عائہ نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر دور
ہٹانے کی کوشش کی.. مگر ابراہم آفندی اسکے
اعتراضات کو خاطر میں لائے بغیر اسکی انسانی کرتا اس
... کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے لگا چکا تھا
"ج چھوڑو مجھے... پپ.. پلیز ابراہم بات کو سمجھو مجھے"
"کچھ ٹائم چاہیے تمہیں اپنانے میں
ابراہم نے اسکی بات پر اس کی گردن پر دھکتے لب
.. رکھے

عائہ کی روح فنا ہوئی.

جبکہ ابراہم آفندی کے رگ و پہ میں سکون دوڑا تھا دو
دن کے بے چین دل کو قرار آیا

مگر اس کی بے باک حرکت پر وہ جی جان سے مچلی
مگر گرفت بہت آہنی تھی اس لیے وہ خود کو چھڑوانہ
پائی۔۔

ابراہم گردن سے اس کے گال تک آیا
اور زرا سا سر اٹھا کر اس کے چہرے اور پھر کپکپاتے
لبوں کو دیکھا

.. خوف سے آنکھیں بند کر رکھیں تمہیں

کیا کشش تھی اس میں جو وہ اس کے بغیر ایک پل
بھی نہیں رہ پاتا تھا وہ اسے یشم کی طرح لازم ہوتی
محسوس ہوتی تھی۔۔

خون بن کر رگوں میں دوڑنے لگی تھی وہ جس کی کمی
اس کے جسم کو بے جان کر دیتی تھی۔۔

ابراہم آج اپنی نفرت کو خیر آباد کیے محبت کے احساس
تلے اس کے قریب جانا چاہتا تھا کہ ہر حد پار کر دے
مگر عائہ کی رضامندی نہ ملنے پر ابھی خود سے جنگ
..جاری تھی

اسی لئے فوراً اٹھا

چلو تمہارا جواز قبول کیا دے دیا تمہیں وقت لیکن اس"

دل میں اتنی محبت بھر دوں گا تمہارے لیے کے

"میرے علاوہ کوئی سوچھے گا ہی نہیں تمہیں

وہ اسکے ماتھے پر لب رکھے دوسرے کمرے میں جا چکا

تھا۔۔

جیسے ہی وہ لیٹنے لگا عفاف کا میسج اپنے فون پر دیکھ کر

وہ چونکا اور اسے کال کی وہ اسکے دوست کی ماں تھی

اور بہت اچھی خاتون تھی۔۔

کال کرنے پر پتہ چلا کہ وہ ماہرہ کو لے کر اسکے پاس
آ رہی تھیں کل مطلب پریشانی گھمبیر تھی۔۔

اگلے دن کہاں عفاف کا جیٹ لینڈ ہوا وہیں وہ کار
پارک کیے اندر بیٹھا تھا عفاف مڑے بغیر ماہرہ کا ہاتھ
پکڑے اسکی گاڑی میں بیٹھی اور اسے تمام واقعے سے
آگاہ کیا۔۔

ابراہم تمہیں میں سارے قصے سے آگاہ کر چکی ہوں "

کہ کیا معاملہ ہے اب تمہارے پر ہے کہ تم میری مدد
"کرنا چاہتے ہو یا نہیں

عفاف نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو وہ
اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

آپ نے مجھ پر یقین کیا یہ میرے لیے اعزاز کی "
.. بات ہے کیونکہ آپ میرے لیے ایک رول ماڈل ہیں
مگر مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی آپ ماہرہ کو کہیں
اور بھی تو چھوڑ سکتی تھیں پھر میرے پاس ہی کیوں
"مجھے تو وہ اپنا دشمن سمجھتا ہے

اس کے ذہن میں جو سوال اتنی دیر سے کھلبلا رہا تھا
اس نے پوچھ ہی لیا تھا آخر۔۔

یہ بھی تم نے خوب کہی اسی لئے تو ماہرہ کو "
تمہارے پاس چھوڑ رہی ہوں کیونکہ تم سے وہ بات کرنا
بھی پسند نہیں کرتا اور تمہیں دیکھ کر اپنا راستہ بدل لیتا
ہے اس لئے اسے ذرا بھی گمان نہیں گزرے گا کہ
ماہرہ تمہارے پاس ہے۔۔۔

وہ تمہارے منہ پر لاکھ انکار کرتا ہو مگر میں جانتی ہوں
کہ وہ دل سے تمہیں دوست مانتا ہے مگر کبھی منہ سے
اقرار نہیں کرے گا اپنے باپ پر گیا ہے نا۔۔

تم اسے بری عادات سے ٹوکتے تھے صرف اسی لیے وہ
تم سے دور ہو گیا شاید وہ یہ نہیں سمجھ سکا کہ تم اس
کے بھلے کے لیے کمر رہے ہو۔۔

اور آج وہ جس نہج پر کھڑا ہے صرف اسی آنا کے
باعث اور تم سے دوری کے باعث ورنہ وہ اس طرح
نہ ہوتا"۔۔۔

عفاف نے دکھی دل سے کہا تو ابراہم نے ان کے
ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے دلا سے دیا تھا۔۔

آپ فکر مت کریں ماہرہ میری بہن ہے میں اسے "

اپنی بہنوں کی طرح لے جا رہا ہوں اور اس پر ایک آنچ

بھی نہیں آنے دوں گا یقین کریں میرے گھر یہ سب

سے زیادہ خوش رہے گی اپنی بھابھی کے ساتھ"۔۔

اس نے شریر لہجے میں ماہرہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے

کہا تو وہ بھی خم آنکھوں سے مسکرا دی تھی۔۔۔

جبکہ عفاف حیرت کا شکار ہوئی تھی۔۔

"شادی"

وہ اچھنبے سے بولی ییشم کی ماں کا تو انتقال ہو چکا تھا۔۔

جی میں نے دوبارہ شادی کر لی ہے لیٹم کے لیے "

لیکن وہ لڑکی میری محبت کب بنی مجھے پتا ہی نہیں

.. "چلا

وہ مسکراتے ہوئے بولا تو اس نے اس کے سر پر پیار

دیا تھا اور جانے کے لیے نکلنے لگی تھی جب اس نے

فوراً عفاف کو روکا تھا۔۔

آنٹی پلیز آج تو رک جائیے پلیز۔۔"

اس نے اصرار کرنا چاہا مگر اس نے نفی میں سر ہلایا

تھا۔۔

دونوں باپ بیٹا بہت تیز ہیں اگر مجھے زیادہ دیر گھر "
سے لاپتہ پائیں گے تو پتہ چل جائے گا ان کو کہ اس
میں میرا ہاتھ ہے اور وہ جلد یا بدیر اس تک پہنچ جائیں
گے میں نے تو پوری کوشش کی ہے کہ وہ اس تک
نہ پہنچ پائیں۔۔

جتنی ممکن کوشش کر سکتی تھی میں کر چکی ہوں
اب تمہارے پر ہے کہ تم اس کی حفاظت کیسے
کرتے ہو۔۔۔

وہ اس کو تنبیہ کرتے وہاں سے واپس روانہ ہو چکی
تھی۔۔

آج سے یارم کی سزا شروع ہونی تھی اور عفاف یارم
کا پچھتاوا ہی دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

آخر کب تک وہ اپنے دل کی بات جھٹلائے گا۔۔

[25/6, 12:46 pm] Aiman Raza:

اسکو چھوڑنے کے بعد اگلی صبح عفاف واپس اپنے گھر
موجود تھی۔۔

سارے سو رہے تھے۔ گھر کی تمام تیاریاں اس نے تسخیر
سے دیکھیں۔۔۔

اور گیسٹ روم میں چل دی۔۔۔

صبح جب سردار میرا اور یارم ناشتہ کر رہے تھے تو عفاف
گیسٹ روم سے نکل کر آئی اور ناشتے کی میز پر بیٹھتے
اپنے لیے فریش جوس منگوایا۔۔۔

آگئی تم میڈنگ سے تم نے بتانا پسند نہیں کیا مجھے "
اب بھی پتا نہ چلتا اگر مسٹر جالس نہ بتاتے پتہ ہے
اکتنا پریشان تھا میں

سردار بغیر اسکی طرف دیکھے ناشتے میں جتا اسے خفگی
دکھائے بولا تو اسنے گہرا سانس بھرا۔۔

اچھا پروا ہے تمہیں مجھے تو لگا تھا کہ میرے ہونے نہ "
ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا آخر کار فنکشن میں
"تم جو ہوتے

اسنے بے رخی سے کہتے جوس کا گلاس منہ کو لگایا تو
یارم کو پریشان پایا۔۔۔

"ماہرہ کو بلا دو مجھے اس سے کچھ بات کرنی ہے"

عفاف نے یارم کو سنجیدگی سے کہا اسکی طرف دیکھنا
گوارا نہ کیا تھا اس نے۔۔۔

اسے حنوظ خاموش دیکھ وہ تپ کر بولی۔۔

"تم سے کہہ رہی ہوں میں"

وہ اسکے آگے ہاتھ ہلاتی بولی تو وہ ہوش میں آیا۔۔

جی مام مجھے نہیں پتہ وہ کہاں ہے رات سے روم"

"میں نہیں آئی کیا گیسٹ روم میں نہیں تھی وہ

اسنے کشمکش سے پوچھا۔۔

میں ابھی وہیں سے آرہی ہوں یارم ماہرہ وہاں نہیں"

ہے تمہارا دیہان کہاں ہے بیوی ہے وہ تمہاری اور

"تمہیں ہی نہیں پتا وہ کہاں ہے

وہ اپنی جگہ سے فوراً اٹھتے ہوئے بولی اور گھر کا ایک

ایک کمرہ چیک کرنے لگی --

باقی سب بھی پریشان ہواٹھے تمھے آخر ماہرہ کہاں

گئی --

یارم سچ سچ بتاؤ آخر کیا کہا ہے تم نے ماہرہ کو کہاں"

"ہے وہ

وہ دانت پیس کر بولی تو وہ خود بھی پریشان ہوا تھا اسے
پرسو کی باتیں یاد آئیں جو جو اس نے ماہرہ کو کہا تھا وہ
سب اسکے ذہن میں تازہ ہونے لگا۔۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا آپ کی چہیتی سے یہیں "
کہیں ہو گی آ جائے گی مام اور ویسے بھی آج میری
مہندی ہے میں کوئی ڈسٹر بنیں نہیں چاہتا چلو میرا
"تمہیں پارلر چھوڑ دوں

وہ پہلے عفاف کو بے زاری سے کہتا آخر میں

میرا کو مخاطب کرتے ہوئے بولا یہ الگ بات ہے کہ
اس کا دل اندر سے بے حد پریشان ہو چکا تھا اور بے
چینی کا شکار تھا۔۔

اگر ماہرہ یہاں نہیں تھی تو کہاں گئی تھی اگر کہیں
گئی ہی تھی تو اسے کم از کم بتا کر تو جانا چاہیے تھا
بے شک اسے نا بتاتی مگر عفاف کو تو بتا دیتی۔۔۔

مگر یہ بات وہ انا کا مارا شخص اپنی زبان پر نہیں لا سکتا
تھا۔۔۔

یارم کی مارہ سے بے رخی دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی
تھی اور فٹافٹ اس کی باہوں میں باہیں ڈال کر اسے
چلنے کا کہا تھا۔۔۔

کچھ تو شرم کرو یارم وہ تمہارے بچے کی ماں بننے والی"
ہے تم اتنی غیر ذمہ دار کیسے ہو سکتے ہو۔۔

اس سے تو اچھا تھا تم بے اولاد ہی اچھے تھے جسے
"اپنے بچے کی بھی کوئی پروا نہیں

وہ غصے سے اس پر طنز کرتے ہوئے بولی تو وہ غصے
سے بلبلا اٹھا۔۔

"مام یہ کیا کہ رہی ہیں آپ"

وہ غصے سے چیخا۔۔

جب اپنے پر بات آئے تو ایسے ہی ترپتا ہے بندہ اگر"

تمہیں واقعی اپنی بچے کی فکر ہے تو تمہاری بیوی آج

یہاں گھر میں ہونی چاہیے ورنہ میں سمجھوں گی کہ تم

"باپ بننے کے لائق نہیں

وہ اس پر طنز کے نشتر چلاتے ہوئے وہاں سے چلی

گئی تھی اور اسے تپتی ہوئی بھٹی میں جھونک چکی تھی۔۔

ٹھیک ہے ماما آج میری مہندی تبھی ہوگی جب میں "

اسے لا کر آپ کے قدموں میں پٹخوں گا اور آپ کو یہ

یقین دلاؤں گا کہ باپ بننا میرے بس میں ہے یا

نہیں"۔۔۔

یہ کہتا وہ غصے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جبکہ میرا

پیچھے سے۔۔

ارے یارم مجھے تو لیتے جاؤ! کرتی رہ گئی تھی مگر یارم "

اس کی آن سنی کرتا ہوا وہاں سے گاڑی بھگاتا وہاں

سے چلا گیا تھا۔۔۔

جب کہ وہ پیچھے پر پٹخ کر رہ گئی تھی --

سردار نے عفاف کو تاسف سے دیکھا اور غصے سے

ناراض ہوتا ہوا وہ بھی وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ اس

کے جانے کے بعد عفاف کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

تھی جو سب سے پوشیدہ تھی اور کوئی اس کی مسکراہٹ

کا مطلب سمجھ نہیں پایا تھا --

اب دیکھتے ہیں بیٹا کہ تم اپنے کسے پر کتنا پورا "

اترتے ہو ابھی تو تمہاری آزمائش شروع ہوئی ہے اور

اس میں تمہیں کتنا جلنا پڑے گا یہ تو تم ابھی نہیں

جانتے لیکن یہ تو طے ہے جب تک تم جل کر کندن
نہیں بنتے تمہاری منزل تک تمہیں میں پہنچنے نہیں دوں
گی یہ میرا اپنے آپ سے وعدہ ہے۔۔

اس نے خود سے عہد کرتے کہا اور آرام کرنے اپنے
کمرے میں چلی گئی کیونکہ وہ جانتی تھی شام تک وہ
کسی صورت بھی ماہرہ کو ڈھونڈ کر لا نہیں سکتا تھا اور
جب وہ اتری ہوئی حالت لے کر واپس آتا تو عفاف
اسے سوالات کی بوچھاڑ کرنے والی تھی تا کہ وہ
پچھتاؤے میں مبتلا ہو جاتا۔۔۔

میرا تنگ آ کر خود تیار ہونے چلے گئی تھی نہ ہی یارم

اسے لے کر گیا تھا نہ ہی لے کر آیا تھا۔۔

وہ خود ہی پارلر سے گھر آ گئی تھی تیار ہو کر۔۔

مہمان آنا شروع ہو چکے تھے نگر یارم کا اتا پتہ ہی "

"نہیں تھا

سردار کے کہنے پر وہ سیٹج پر بیٹھ چکی تھی سردار نے

عفاف کو رسم کرنے کا کہا تو وہ اسے گھور کر رہ

گئی۔۔

خوشفہمیوں سے جتنا جلدی باہر آ جاؤ اتنا اچھا ہے میں "

اسے ہاتھ لگانا تو دور دیکھنا بھی پسند نہ کروں تم رسم

"کرنے کا کہ رہے ہو

اس نے نظریں ترچھی کرتے کہا تو سردار نے اسکا ہاتھ

دبوچا۔۔

سب لوگ دیکھ رہے ہیں عفاف وہ کیا سوچ رہے

ہوں گے اب تو وہ باتیں بنانے لگے ہیں اور میں یہاں

کوئی تماشا نہیں چاہتا۔۔

اس لیے چپ چاپ رسم کرنے کے لیے راضی ہو جاؤ

"

وہ اسے تم تنبیہ کرتے ہوئے بولا تو وہ اس کی آنکھوں
میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے لگی۔۔

لوگ تب نہیں سوچیں گے جب وہ یہ دیکھیں گے "
کہ یارم دوسری شادی کیوں کر رہا ہے تب تمہیں لوگوں
کی پرواہ نہیں ہوگی۔۔"

وہ اس کو بات لگاتے ہوئے بولی تو جل کر رہ گیا
دوسری طرف اس نے میرا کو دیکھا جو فون پر یارم کو
وائس میسج کر رہی تھی۔۔

یارم اگر تم اب بھی نہ آئے تو میں اپنی جان دے "
"دوں گی میں یہ بار بار کی ذلت نہیں سہ سکتی

اس نے ایک صحیح بلیک میلنگ والا میسج یارم کو کیا
تھا جسے دیکھ کر یارم بھی نظر انداز نہیں کر پایا تھا اور
وہاں سے نکل آیا تھا۔۔

عفاف یہ سب دیکھ کر مسکرا دی تھی۔۔

آؤ آو یارم تمہارا ہی انتظار ہے " وہ دل میں سوچ کر
بولی... دوسری طرف یارم جو اسے ہر جگہ ڈھونڈ چکا تھا
مگر وہ اسے کہیں بھی نہیں ملی تھی تو آخر کار وہ یلدرم
کے گھر پہنچا۔۔

اپنے ماں باپ کے گھر سے بہتر پناہ بھلا کون سی پناہ
گاہ ہو سکتی تھی۔۔

انکل ماہرہ کہاں ہے اسے بلا دیں میں اسے لینے آیا"
"ہوں

وہ صاف اور سیدھے لہجے میں بات کرتے ہوئے بولا تو
یلدرم جھٹکے سے اٹھا تھا۔۔

کیا مطلب ہے تمہارے کہنے کا ماہرہ یہاں کب آئی"
"ہے وہ تو تمہارے ساتھ تھی نہ

وہ اسکا کالر دبوچتے بولا۔۔۔

انکل مجھے اچھی طرح پتا ہے وہ یہیں موجود ہے اور"
آپ مجھے بتانا نہیں چاہتے۔۔

اس سے پہلے کہ میں گھر کی تلاشی لوں بہتر ہے کہ
"آپ مجھے بتا دیں خود ہی ورنہ اچھا نہیں ہوگا

وہ اسے دھمکی دیتے ہوئے بولا تو یلدرم نے اس پر جھپٹا

اور اسے مکا مارا تھا۔۔

کمیئے انسان کیا کیا ہے تم نے میری بیٹی کے ساتھ

کہاں ہے وہ"۔۔

وہ اسے مسلسل پیٹتے ہوئے بولا جس سے یارم کو یہ تو

یقین ہو گیا تھا کہ ماہرہ یہاں نہیں ہے۔۔

تو پھر کہاں گئی وہ۔۔

اس نے کسی طرح یلدرم سے خود کو چھڑوایا

"کہاں جا رہے ہو بزدل بتاؤ میری ماہرہ کہاں ہے"

وہ پیچھے سے چلاتے ہوئے بولا جبکہ اسکی باتیں ان سنی
کرتا وہ باہر کی جانب نکلا تھا۔۔ جیسے ہی وہ باہر نکلا اس
نے اپنے فون پر میرا کا وائس میسج سنا جس پر وہ نہ
چاہتے ہوئے بھی گھر کی طرف چل پڑا تھا۔۔

گھر آتے ہی وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا
تھا بغیر کسی کو دیکھے اور تیار ہو کر نیچے آیا اور چپ
چاپ میرا کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔

اس کے آتے ہی لوگوں نے رسم کرنے شروع کی
تھی جبکہ عفاف ہاتھ باندھے طنزیہ نگاہوں سے اسے

دیکھ رہی تھی جس میں اب اس سے نظر ملانے کی
سکت بھی نہ رہی تھی کیونکہ وہ اپنے وعدے پر پورا
نہیں اترا تھا۔۔۔

جیسے ہی فنکشن ختم ہوا تھا یلدرم تن فن کرتے آتے
ہوئے سردار کا گریبان دبوچا تھا۔۔

کہاں ہے میری بیٹی کہاں چھپایا ہے تم لوگوں نے "
ایسا کیا کہہ دیا کہ وہ مل نہیں رہی زمین کھا گئی اسے یا
آسمان نکل گیا مجھے میری بیٹی چاہیے سردار میں نے
اپنی بیٹی بطور امانت تمہیں سونپ دی تھی اور تمہارے

بیٹے نے کیا کیا اس کا ایسا حال کر دیا کہ وہ اپنے باپ
کے در پر بھی نہ آسکی۔

وہ نم آنکھوں سے بولا اس کی بات پر عفاف نے
کرب سے آنکھیں میچی تھیں۔۔

اگر میری بیٹی نہ ملی تو میں تم سب پر کیس کر دوں "

گا کسی کو نہیں چھوڑوں گا میں تم سب گناہگار ہو

میری بیٹی کے وہ یہ کہتا ہوا وہاں سے جا چکا تھا جبکہ

عفاف یارم کے سامنے آئی تھی۔۔۔

اگر تم میرا ہوا منہ نہیں دیکھنا چاہتے تو میری بات "

کا سچ سچ جواب دینا۔۔

کیا تم نے کچھ ایسا کیا جس کی وجہ سے وہ اپنا گھر چھوڑ

.. "اگر چلی گئی

اسکی بات پر یارم کی زبان جیسے گم ہوئی تھی۔۔

... عفاف ٹکر ٹکر یارم کا چہرہ دیکھتے بولی

اسکو اب بھی خاموش پا کر وہ چیخنی

میں کیا کہ رہو بولو ورنہ میں تمہارے لیے ہمیشہ کے "

"لے مر جاؤں گی

وہ دانت پیستی بولی۔۔

یارم نے اسے ایسا کچھ نہیں کہا سوائے اسکے کہ وہ "اسکی اولاد میری جھولی میں ڈالے گا مگر وہ اتنی سی بات کا نا کا مسئلہ بنا کر نکل گئی مطلب وہ یارم کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی بات ختم

میرا منہ پر قابو کھوتے بعلی تو یارم نے اسکا ہاتھ دبوچ کر اسے چپ کروایا تھا۔۔

اس کی بات پر سردار بھی حیران رہ گیا تھا کیا ایسا کہا تھا اس کے بیٹے نے۔۔

"کیا یہ سچ کہ رہی ہے"

... عفاف نے بے یقینی سے پوچھا

"یارم کیا یہ سچ کہ رہی ہے"

... عینی نے بے یقینی سے دہرایا

"جی مام"

وہ لب کاٹتے بولا۔۔

سرندامت سے زمین میں گر گیا تھا۔۔

اسکے اتنا سننے پر عفاف دھپ سے صوفے پر بیٹھی اور

... اپنا سر پکڑ لیا

مام میرا یوین کریں ماہرہ ویسی نہیں تھی جیسی آپ"
اسے سمجھ رہی تھیں۔۔

وہ بہت شاطر ہے اس نے پہلے مجھ سے میری محبت
چھینی اور اب وہ اخلاقیات سے گرمی ہوئی باتیں کرتی
تھی میرا کو بانجھ ہونے کے طعنے دیتی تھی اس لیے
میں نے بھی اس سے اسکی اولاد چھیننے کی دھمکی دی
"مام آئی سویٹر۔۔۔"

اسکے اتنا کہنے پر عفاف کا صبر جواب دینا لگا اور وہ اٹھ
..کر ٹہلنے لگی

لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے کہ وہ اپنی غلطیاں چھپانے کے
لیے اس پر الزامات لگا رہا تھا جو کملی اس سے سچی
محبت کرنے کا گناہ کر بیٹھی تھی۔۔

ماہرہ کے ساتھ وہی سب دہرایا جا رہا تھا جو کبھی اسکے
ساتھ ہوا تھا۔ اپنے شوہر کے نزدیک دوسری عورتوں کو
برداشت کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے وہ کوئی اس سے
پوچھتا۔۔

مام پلیر مجھ سے بات کریں آپ اس لڑکی کے لیے "
مجھ سے ناراض ہو رہی ہیں جو آپکے اس چہیتے جہان سے

پیار کرتی ہے اور دعوے میری محبت کے کرتی ہے
جب دیکھو اسی کہ ساتھ پائی جاتی ہے۔۔

ہنستی مسکراتی صرف اس کے لیے ہے میری باری تو
جیسے ماتم زدہ بن جاتی ہے شاید وہ اسکے ساتھ راتیں
... "بھی

ابھی اسکے الفاظ پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ عفاف
نے آؤ دیکھا ناتاؤ ایک کرارا تمھڑ یارم کے سیدھے گال
پر مارا جس پر وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا اور بے یقینی
... سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا

عفاف یہ کیا کر رہی ہو تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنے "

بیٹے پر ہاتھ اٹھانے کی وہ بھی انجان لوگوں کے

... "لیے

. سردار غصے سے آگ بگولا ہوتا بولا۔۔

جہان اور باقی سب جن میں شہیار وغیری اسکے باقی

دوست بھی تڑپ کر آگے بڑھے حیرت در حیرت تھی

یہ وہ آخری چیز تھی جس کی سب نے عفاف سے امید

نہیں کی تھی جبکہ سب عفاف کا یارم سے پیار جانتے

... تھے

دور رہو سردار بیچ میں آنے کی غلطی بھی مت کرنا"
کتنے بے شرم ہے یہ اپنی غلطیوں پر پردے ڈالنے کے
لیے بے قصور لوگوں پر بہتان لگا رہا ہے اپنی ہونے والی
اولاد کی ماں پر چھی ایسے بیٹے سے تو میں بے اولاد ہی
"اچھی تھی

اس کی بات پر یارم کا دل بند ہوا۔۔

اور تم بیٹے کو مار پڑنے پر تڑپ رہے ہو تب کیا کرو"
گے جب زندگی اسکے منہ پر تمانچہ مارے گی جب اسے

سچ کا علم ہوگا کہ یہ کس کوٹے کے لیے ہیرے کو
ٹھکرا آیا ہے۔۔

ماں باپ کا فرض ہوتا ہے اولاد کو ڈانٹ سے مار سے
صحیح راہ پر لانا۔۔

.. "تم تو یہ فرض بھول چکے ہو مگر میں نہیں بھولی
.. وہ غصے سے چلائی

مام آپ نے مجھے اس دھوکے باز عورت کے لیے "
تھپڑ مارا جو اپنے شوہر کو چھوڑ کر پتہ نہیں کہاں بھاگ

گئی ہے جس نے آج تک آپ کے بیٹے کی خوشیاں

"صرف چھینی ہی ہیں اور آہ نے اس کی خاطر

....یارم نے غصے اور دکھ سے کہا

اسکی اس بات پر عفاف کا ہاتھ اٹھا تو اٹھتا ہی چلا گیا

یکے بعد دیگرے کئی تھپڑ وہ اسکے منہ کی زینت بنا چکی

...تھی

[25/6, 1:10 pm] Aiman Raza:

ہمت کیسے ہوئی تمہاری یارم سردار شاہ میری بیٹی"

میری ماہرہ کے لیے ایسے گھٹیا لفظ استعمال کرنے
کی

"تمہارا منہ توڑ دوں گی میں اگر ایک بھی لفظ کہا اب تو
وہ اس پر جھپٹی تو سردار اور جہان نے اسے بمشکل
زبردستی پکڑا مگر وہ شیرنی ان کے بھی قابو میں نہیں آ
..رہی تھی

مام ساری غلطی تو آپ کی اس بد چلن بیٹی کی تھی"
جو گھر چھوڑ کر بھاگی ہے تو پھر آپ یارم کو قصور وار
"کیوں کہ رہی ہیں

اس نے یارم کے گلے لگتے اسکی ہمدردی سمیٹنے کے

.. لیے غصے اور نفرت سے کہا

جسکے جواب میں عفاف نے اسے گلے سے دبوچ کر

دیوار سے لگایا جسکی وجہ سے اسکے منہ سے عجیب و

غریب آوازیں نکلنے لگیں... اور آنکھیں باہر کو ابل گئیں

...

"مام یہ کیا کر رہی ہیں آپ چھوڑیں اسے"

یارم اسے عفاف سے چھڑاتے غصے اور نم آنکھوں سے

بولا۔۔

اگر تم نے ایک لفظ بھی اور کہا جاہل لڑکی تو تمہاری "
زبان کاٹ کر کتوں کو کھلا دوں گی میں یہ تم بھی
جانتی ہو اور میں بھی کہ بد چلن کون ہے اور راتیں
... "رنگین کس نے کیں ہیں شادی کے بغیر

عفاف نے خونخوار لہجے میں اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے
... کہا

یارم نے بمشکل اسکو چھڑوایا... میرا نیچے گر کر کھانسنے
... لگی

.. وہ یارم کی طرف پلٹی

آج تم نے بہت بڑا گناہ کر دیا یارم جسکے لیے میں
تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی تم نے ان عورتوں
کا دل دکھایا ہے جو تمہیں اس دنیا میں سب سے زیادہ
چاہتی تھیں اور تمہاری سزا ہے کہ تمہارے حصے ان
دونوں کی ہی محبت نہ آئے۔۔

اچھا ہوا وہ اپنے بچے کو لے گئی یہاں سے ورنہ تم تو
..'' اسے مار ہی ڈالتے

وہ یہ کہتے شکستہ قدموں وہاں سے چل دی۔۔

مام پلنز سوری میں آپ سے ایسے بات نہیں کرنا چاہتا"

"تمہا میری بات سنیں

بس... عفاف نے ایک ہاتھ کے اشارے سے اسے

....وہیں روکا

یقین تو تمہیں اب بھی اسکی بے گناہی کا نہیں آیا ہو"

گا کیونکہ ہونا تم سو کالڈ مرد لیکن کیا تم نے یہ سوچا کہ

جب وہ میگزین میں تمہارے آفیئرز پڑھتی ہوگی شک تو

وہ بھی تم پر کر سکتی تھی، کیا اسنے شک کیا تم پر

..."نہیں نا

یارم اسے حیرت سے دیکھنے لگا بھلا عفاف کو یہ سب

...کیسے پتا چلا

مگر مام ویسا کچھ نہیں آپ بھی مجھے اچھی طرح جانتی "

... "ہیں وہ نیوز فیک تمہیں

کیوں کروں میں تمہارا یقین تم نے کیا اپنی بیوی کا "

... نہیں نا تو اپنی شکل گم کرو

اب تو تمہیں تب حقیقت معلوم ہو گی جب جھوٹے

پیار کی پٹی آنکھوں سے ہٹے گی تمہارے اور یاد رکھنا تب

"آگاہی عزاب ہو گی

وہ یہ کہہ کر اسے وارن کرتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔

وہ پوری رات ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہا تھا کل اسکی
شادی تھی اور وہ غم میں مرا جا رہا تھا یا پچھتاوے میں
یہ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا ایسے میں کب اسکی آنکھ لگی
پتہ ہی نہ چلا جب سورج کی کرن اس پر پڑی تو اسنے
آنکھ میچی۔۔

ماہرہ پردہ آگے کرو۔۔۔ ماہرہ یار پردہ آگے کرو میری نیند"
"خراب ہو رہی ہے

مگر وہی حال دیکھ جھٹکے سے اسکی آنکھ کھلی اب بھلا
ماہرہ کہاں تھی اس کے پاس جو اسکے کام کرتی وہ سر
جھٹکتا اٹھ کر واشروم گیا نہانے کے لیے۔۔

جیسے ہی وہ باہر آتا اپنے کپڑے لینے لگا تو پھر مسئلہ۔۔
ماہرہ میری بلو شرٹ کہاں ہے ماہرہ آواز نہیں آرہی"
"کیا میں۔۔۔

اپنے بات وہ بیچ میں ہی ٹوک گیا جب اسے یاد آیا کہ
ماہرہ تو وہاں تھی ہی نہیں۔۔
البتہ میرا ضرور آگئی تھی۔۔

"اچھا ہوا میرا تم آگئی اب میرے کپڑے نکال دو"

میرا نے اچھنبے سے اسے دیکھا پھر زبردستی مسکرا کر

آگے آگئی اور الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔۔

پندرہ منٹ کا وقت ضائع کرنے کے بعد وہ آخر کر

براؤں کے ساتھ گرے کا بینیشن لے کر آئی تھی جسے

دیکھ کر یارم کا سر گھوم گیا تھا۔۔

میرا میں میٹنگ کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں اور تم مجھے "

"یہ دے رہی ہو یہ کیا ہے کہاں سے انکا میچ ہو رہا ہے

وہ اسے ایک دم ڈانٹتے بولا تو اسنے کپڑے بیڈ پر پھینکے
تھے۔۔

یارم میں یہ کام پہلی دفعہ کر رہی ہوں بھلا مجھے کیا"
"پتہ آج ہماری شادی ہے اور تم کام پر جا رہے ہو
وہ اپنی جھاڑتے بولی تو یارم کو کوفت ہوئی تھی اچھا پلینز
اب لڑومت ٹائی ہی نکال دو۔۔

وہ اپنی مرضی سے کپڑے نکالتا واشروم گھس گیا جب
وہ فریش ہو کر آیا تو میرا پیرٹ ٹائی لیے کھڑی تھی جسکو

دیکھ کر اسکا پارہ ایک دم ہائی ہوا تھا یقیناً اگر اسکی جگہ
ماہرہ ہوتی تو یہ غلطی کبھی نہ کرتی۔۔

وہ تھی ہی اتنی پرفیکٹ کہ اپنے شوہر کی ہر ایک
چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتی تھی کیونکہ وہ اس
سے محبت کرتی تھی۔۔

اور میرا وہ بھی تو اس سے پیار کرتی تھی پھر وہ یہ سب
کیوں نہیں جانتی تھی۔۔

میرا یو نو واٹ یہ تمہارے بس کی بات نہیں تم جاؤ"
"پلیز میرے لیے جوس کا گلاس تیار کر دو

وہ اسے زبردستی بھیجتا بولا تو وہ پیر پختے رہ گئی۔۔

اسے ہر قدم پر ماہرہ یاد آرہی تھی پہلے وہ اس کے پاس
تھی تو اس نے قدر نہیں کی اب نہیں تھی تو اس کے
علاوہ کچھ سوجھ نہیں رہا تھا۔۔

وہ سب سوچیں بھاڑ میں جھونکتا اٹھا اور ماہرہ کو
ڈھونڈنے جانے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ بے قرار دل
تجھی سکون پائے گا جب ماہرہ اس کے قریب ہو
گی۔۔۔

وہ جیسے ہی تیزی سے اترنا نیچے آیا۔۔۔

اور باہر جانے لگا تو میرا فوراً پانی کا گلاس لیے سامنے
آئی تھی۔۔

جیسے ہی وہ گلاس لیتا اس کی نظر جوس کے لال رنگ
پر پڑی اور اس نے شدت سے اپنے غصے پر قابو پاتے
پوچھا۔۔

"میرا یہ کونسا جوس ہے"

وہ اسے دیکھتا بولا۔۔

ارے یارم مینگو ختم تھے تو میں نے کام والی سے کہا"

"کہ انار کا جوس بنا دے فٹافٹ پی لو

وہ اسکے لبوشن سے گلاس جلدی سے لگاتی بولی تو اسنے
جھٹکے سے گلاس پھینکا تھا جو گر کر چکنا چور ہو گیا
تھا۔۔

کیا تم اب یہ بھی بھول گئی ہو کہ انار سے ایلر جی ہی "
اسکا یک گھونٹ بھی میری جان لے سکتا ہے
وہ چیخ کر کہتا اسے تاسف سے دیکھتے وہاں سے جا چکا
تھا۔۔

جب کہ وہ جلمڑھ کر رہ گئی اور سب بھاڑ میں جھونکتے
اپنی شادی کی تیاری کرنے لگی۔۔

شام ہو گئی تھی میرا بھی لال لہنگے میں تیار ہو گئی تھی
سب مہمان بھی آ گئے تھے۔۔

نہیں تھا تو بس یارم۔۔

"انکل یارم کو فون کریں نہ کہاں رہ گیا"

میرا سردار تک آتے بولی تو اسنے حامی بھری اور فون
ملانے لگا۔۔

عفاف بھی اسی کا انتظار کر رہی تھی کہ کب وہ

آئے تو اسے میرا کی حقیقت سے آگاہ کرے۔۔

مگر اسے کیا پتہ تھا اس کی نوبت آئے گی ہی نہیں۔۔

سردار پریشانی سے فون سنتا باہر نکلا تو وہ اسکی پیچھے ہی
باہر گئی تھی جہاں کو وہاں مہمانوں کے پاس چھوڑ
کر۔۔

"سردار سردار کیا ہوا کہاں جا رہے ہو"

وہ اسکے ہوائیاں اڑے چہرے کو دیکھ بولی۔۔

"عفاف وہ وہ یارم کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے"

اس کی بات پر عفاف کا ہاتھ بے جان ہو کر پہلو میں
گرا تھا۔۔

عفاف جلدی چلو ہمیں جانا ہوگا ہمارے بچے کو"

"ہماری ضرورت ہے"

اسکی بات پر وہ ہوش میں آتی خم آنکھوں سے اثبات

میں سر ہلاتی اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

اور وہاں پہنچ کر جو انہوں نے خبر سنی وہ ان پر ہسپتال

کی چھت گرا گئی تھی۔۔

"یارم کبھی چل نہیں پائے گا"

اس بات نے انکی کمر توڑ کر رکھ دی تھی۔۔

اندر اپنے بیٹے کو پیٹوں میں جکڑے دیکھ عفاف کا دل
پھٹ رہا تھا۔۔

اسے اب ہوش آچکا تھا مگر لبوں پر قفل لگ چکا تھا۔۔
سردار اندر آیا تو وہ ایک ہی بات بولا۔۔

"مجھے گھر جانا ہے"

یہ کہتے اسکی آنکھ سے ایک آنسو کا کونا نکل کر تکیے پر
گرا اب پتہ نہیں ایسے کتنے آنسو تھے جو بے مول ہونے
تھے اس کی آنکھوں سے۔۔

سردار سے بھی اپنے بچے کا غم برداشت نہیں ہو رہا تھا
۔۔ وہ اثبات میں سر ہلائے اس کے لیے ڈسچارج پیپرز
لے آیا تھا۔۔

اور سردار اور یارم نے اسے ایک ساتھ ویل چیئر پر بٹھایا
تھا دونوں ہی اپنے آنسو چھپا رہے تھے اس سے

[25/6, 1:10 pm] Aiman Raza:

اششششش پہلے میں نے تمہارا ہر انکار دل و جان سے
قبول کیا مگر آج یہ تمہاری مزاحمت مجھے بری طرح
ڈسٹرب کر رہی ہے۔۔

"اس لیے خاموش ہو جاؤ اور مجھے اپنا کام کرنے دو
وہ اسکے لبوں پر انگوٹھا پھیرتا بولا تو وہ کچھ کہنے کو مچلی
مگر اس سے پہلے ہی ابراہم نے ایک ہاتھ اس کی کمر
کے گرد لپیٹ کر دوسرا گردن کے گرد لپیٹا اور کی
سانسوں کی خوشبو کو اپنی روح میں اتارنا شروع کیا۔۔
وہ بری طرح لرزنے لگی تھی اسنے ابراہم کے کندھے
میں ناخن گاڑ دیے تھے۔۔۔

وہ اس کی بانہوں میں پگھل رہی تھی

پر حدت قربت سے عائہ کی جان پر بن آئی... مگر ابراہم
تھا کہ سیراب نہیں ہو پا رہا تھا ہوتا بھی کیسے بہت
صبر کر لیا تھا۔۔

اب تو دوری ناگزیر تھی۔۔ آخر اسے آزادی بخش کر جھٹکے
سے بازوؤں میں اٹھایا

اس کی اس حرکت پر عائہ نے گھبرا کر اس کے سینے
میں منہ دیا تھا جسم آنے والے وقت کو سوچ کر کپکپا
رہا تھا۔۔

ابراہم نے اسے نازک کلی کی طرح لا کر اسے بیڈ پر
لٹایا۔۔۔ وہ پھر فرار ہونے کو مچلی مگر آج ابراہم رکنے
والا نہیں تھا بلکہ برستے بادل کی طرح اس پر پیار کی
بوچھاڑ کرنے والا تھا اس نے نرمی سے اپنے اور اس
کے بیچ رکاوٹ بنتے اس بلیک نیٹ کے پلو کو ہٹایا وہ
پلو ہٹایا اور اس کے لبوں پر جھکتا چلا گیا۔۔۔۔

لمحہ بہ لمحہ محبت بھری رات کے گزرتے وہ اس پر اپنے
پیار کی شدتیں نچھاور کر رہا تھا اور آہستہ آہستہ اس کے

وجود کو خود میں سمیٹ کر اپنے عشق اور جنون کی انتہا

بتا رہا تھا۔۔۔

اور اسی طرح وہ مکمل اس میں سرائیت کر گیا اور

بڑے پیار سے اسکے پور پور کو معتبر کر گیا۔۔

رنجشیں ختم ہوئی تھی تو رشتہ پاک ہو گیا تھا اور نئے

سرے سے زندگی شروع ہوئی تھی۔۔

عفاف ماہرہ کو لینے آئی تھی۔۔

اور اسے یارم کے ایکسیڈینٹ کے بارے میں بتایا جسے
سن کر وہ بلک بلک کر روئی تھی۔۔

اور فوراً اس کے پاس جانے کے لیے تڑپی تھی۔۔

عفاف نے بھی یہی مناسب سمجھا تھا اور آج وہ اسے
لیے سردار مینشن واپس آئی تھی جہاں سردار یارم کو
ویلچئر پر والک کروا رہا تھا۔۔

ماہرہ کو آتے دیکھ ٹھٹھک کر رکا اسکے رکنے پر یارم بھی
آنے والے کی طرف متوجہ ہوا تو ماہرہ کو دروازے میں
استادہ دیکھ وہ حیرت سے دنگ رہ گیا۔۔۔

دھڑکنیں تھم چکی تھیں جسم خوشی سے کپکپانے لگا تھا
آنکھیں ندامت سے سرخ ہوئی تھیں۔۔

اور لب لرز نے لگے تھے۔۔۔

"م ماہرہ"

وہ بے یقینی سے بولا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

"ماہرہ ماہرہ میری ماہرہ آگئی"

وہ تو پاگل ہو گیا تھا۔۔

وہ جیسے ہی تڑپ کر اٹھا اپنی بے جان ٹانگوں کے
باعث اگلے ہی لمحے منہ کے بل زمین بوس ہوا تھا اور

جسم میں جان نہ رہی آنکھیں مکمل طور پر بند ہوئی
تھیں۔۔

"یارم یارم"

وہ اسکی حالت دیکھ مرنے کے قریب تھی اسے گرتے
ہوئے بے ہوش ہوتے دیکھ وہ دیوانہ وار اسکا نام پکارتی
اس تک آئی مگر اس کے جسم میں جنبش نہ ہوئی وہ
سب پریشان ہواٹھے تھے اور ڈاکٹر کو بلایا تھا۔۔

رات وہ کافی دیر اسے تکتی رہی کیسا شخص تھا وہ اور کہا
سے کیا ہو گیا تھا۔۔

اسنے تو کبھی بد دعا نہیں دی تھی اسے تو پھر یہ سب
کیسے ہو گیا۔۔۔

وہ ہوش میں آنے لگا تھا اور وہ اہل میں مصروف ہو
گئی تھی۔۔

وہ بے چینی سے اٹھا اور اسے وہیں دیکھ بے چین دل
کو قرار آیا تھا۔۔

"یہ یہ میری بیٹی ہے"

وہ بے یقینی اور خوشی سے بولا۔۔۔

ہاں وہی بیٹی جسے آپ کسی اور کو دان کرنے والے "
"تھے

نا چاہتے ہوئے بھی وہ اس پر طنز کر گئی تھی جس پر
وہ بری طرح شرمندہ ہوا تھا دل کیا تھا زمین میں گر
جائے۔۔

"ک کیا میں اسے اٹھا سکتا ہوں"

وہ ڈرے ڈرے انداز میں بولا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی
جو اسے حکم سنایا کرتا تھا آج اسکی اجازت کا طلب گار
تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں رد ہو جانے کا خوف تھا مگر ماہرہ اتنی
سنگ دل نہیں تھی وہ اہل کو اسکی گود میں ڈال کر
جا چکی تھی۔۔

جبکہ وہ عمل کو دیوانہ وار چوم رہا تھا اسے چھو کر یقین
کر رہا تھا کہ خدا نے اس گناہ گار کو اس دنیا میں ہی
جنت سے نواز دیا تھا۔۔۔

وہ خدا کا شکر گزار تھا جس نے اسکی معافیوں کا صلہ
اس دنیا میں ہی دے دیا تھا۔۔

جبکہ ماہرہ نم آنکھوں سے اسے دروازے کے پیچھے سے
دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور وہاں سے ہٹ گئی۔۔

ان دنوں عجیب ہوا تھا امل یارم سے حد درجہ قریب ہو
گئی تھی۔۔

کل یارم کے سامنے امل بیڈ سے گر گئی تھی ماہرہ
کمرے میں نہیں تھی اور وہ بے بس شخص اپنی بیٹی کو
اٹھا بھی نہیں پایا تھا۔۔۔

اسکی بچی رو رہی تھی اور وہ تڑپ کر رہ گیا تھا اس لیے
آج اسنے عہد کیا تھا کہ وہ اپنے قدموں پر چل کر
رہے گا۔۔

اسے اپنی بیٹی کی حفاظت کرنی تھی یہ لاچاری چھوڑنی
تھی۔۔

۔۔ اسنے اٹھنے کی کوشش کی ایسا لگ رہا تھا اسکا دم
گھٹ رہا ہے۔ اس سے کچھ بھی برداشت نہیں ہو رہا
تھا جبکہ وہ ایک بھرپور مرد تھا مضبوط تھا مگر آنکھوں
سے آنسو۔۔ بہتے جا رہے تھے۔۔

وہ لاکھ کوششوں کے باوجود بھی چل نہیں پا رہا تھا۔۔

اٹل سامنے ہی بیڈ پر لیٹی تھی اور یارم کو کوششیں
کرتی دیکھ رہی تھی اسکے ننھے ماتھے پر بل پڑ رہے تھے
اپنے باپ کو تکلیف میں دیکھ کر۔۔

وہ ایک دم تھک کر ڈھے گیا اور بری طرح رونے لگا
وہ طرح رو رہا تھا ایسے تو کبھی نہیں رویا تھا۔۔ یارم
نے اٹھنا چاہا مگر وہ اٹھ نہیں پایا۔۔۔ اسنے

تھک ہار کر اپنے خدا کو مدد کے لیے پکارا تھا۔۔۔۔۔

یا میرے خدا مجھے بخش دے میں اپنی بیٹی کی "
حفاظت کرنا چاہتا ہوں مجھے پھر سے پہلے جیسا کر دے

"

وہ سسک سسک کر رو دیا اور اسے روتے دیکھ امل
بھی بار بار ہونٹ نکال کر رونے کو بے تاب رہتی اب
تو۔۔ کافی صحت مند ہو گئی تھی جبکہ وہ اپنی بڑی
بڑی نیلی آنکھوں سے یارم کو دیکھتی تو اسے اسپر ٹوٹ
کر پیار آتا۔۔۔

اب بھی وہ اپنے باپ کو روتے دیکھ ادا کا درد محسوس
کیے بری طرح گلا پھاڑ پھاڑ کر رونے لگی تھی۔۔

اور انکی رونے کی آواز سن عفاف اور ماہرہ چیزیں وہیں
پھینکتی کمرے میں بھاگی تھیں اور وہاں کا منظر دیکھ
لمحے میں بات کی تہ تک پہنچی تھیں۔۔

عفاف امل کو لیے وہاں سے جا چکی تھی۔۔

"یارم پلیز مت روئیں کیوں رو رہے ہیں آپ"

وہ دکھی لہجے میں بولی اسے یارم اس حالت میں کسی طور
دیکھا نہیں جاتا تھا۔۔

میں کیا کروں ماہرہ میں بالکل بے بس اور لاچار ہو کر
رہ گیا ہوں کل تم نے دیکھا میں اپنی بیٹی کو بچا نہیں
پایا تو آئندہ آنے والی مشکلات سے کیسے بچا پاؤں گا کیا
خدا نے اب تک مجھ پر رحم نہیں کیا، کیا مجھے معاف
نہیں کیا اور تم کیا تم نے مجھے دل سے معاف کر دیا
اگر اب بھی تمہارے دل میں کوئی بات ہے تو مجھ
سے کہہ سکتی ہو میں تم سے معافی مانگ لوں گا مگر
پلیز مجھ سے اپنی یہ حالت برداشت نہیں ہوتی"۔۔
ماہرہ نے اس کی باتوں پر اسے گلے سے لگایا تھا۔۔

یارم میرا یقین کریں آپ اپنی غلطیوں کی سزا پاچکے "
ہیں اب مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں خدا بھی آپ پر
رحم کرے گا انشاء اللہ آپ جلد ہی چلنے لگیں گے یہ
"میرا آپ سے وعدہ ہے

اس کی بات پر یارم کی آنکھوں میں امید کی کرن قائم
ہوئی تھی اور پھر ماہرہ نے دن رات ایک کر دیے تھے
یارم کی خدمتوں میں اور وہ دن بھی آگیا تھا جب یارم
چلنے لگا تھا۔۔

ماہرہ نے اپنی سچی محبت کا ثبوت دیا تھا جس کی بدولت آج عفاف کا گھر ایک ساتھ دوبارہ جڑ چکا تھا جس میں وہ سب لوگ خوشی خوشی رہنے لگے تھے۔۔۔

"ماما بولو ماما"

ماہرہ اہل کو بولنا سکھا رہی تھی جس پر اسنے دو دانت نکال کر شرارت سے کہا تھا۔۔

"بابا"

وہ جتنی بار اسے ماما کہنے کا کہتی وہ بابا کہہ کر یارم کے پاس جانے کو ہمکتی تھی جس پر ماہرہ منہ پھلا کر رہ

جاتی تھی اور یارم خوشی سے اپنی شہزادی کو چومتے اپنی
گود میں بھر لیتا تھا یہی تو وہ خوشیاں تھیں جو وہ چاہتا
تھا اور رب نے اسے عطا کی تھیں۔۔

اور یہ خوشیاں دیکھتے ہمیشہ اسکے لب کہتے تھے۔ "بے
شک تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ
گے۔"

* ختم شد *

گھر: Aiman Raza [25/6, 1:10 pm]

پہنچ کر ان دونوں نے ہی اسے نکالا اور شکستہ قدموں
سے لیے اندر بڑھے۔۔

آج تو اس کی شادی تھی آج کے دن تو اسے گھوڑی
چڑھنا تھا تو پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔۔

اتنا شدید ایکسڈینٹ کہ وہ اپنے قدموں پر چل نہیں
سکتا تھا ویل چیئر کھینچ کر اسکا باپ اندر لایا تھا۔۔۔ جبکہ
باقی سب۔۔ اسے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے شاید کوئی

جانتا نہیں تھا یہ کسی کو لگتا نہیں تھا کہ یارم بھی اس
حالت کا شکار ہو سکتا تھا۔۔۔

جو مہمان بچے تھے وہ حیرت کی نگاہ سے اسے دیکھ رہے
تھے۔۔۔

ہر جوانی نے ڈھلنا ہے اور۔۔۔ عروج کو زوال ہے "
بس فرق اتنا تھا اسکے عروج کی مدت کم تھی۔۔۔ اور وہ
اپنی بھرپور جوانی میں محتاج ہو گیا تھا لوگ اسے دیکھ
کر باتیں کرنے لگے تھے اسے لوگوں کی نظریں مزاں
اڑاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

سردار نے فوراً مہمانوں کو نم آنکھوں سے رخصت کیا

عفاف اس کی ویلچئر کے ساتھ آگے چل رہی تھی۔۔۔ اس نے تو کبھی یہ نہیں چاہا تھا کہ اس کی اولاد کسی کی محتاج ہو جائے اسکے منہ سے تو کبھی اپنے بچے کے لیے بد دعا نہیں نکلی تھی تو پھر کیسے اسکا بچہ اس حال میں پہنچ گیا۔۔

شاید مکافاتِ عمل شروع ہو چکا تھا۔۔

"یہ کیا ہو گیا یارم تم ویلچئر پر کیوں ہو"

میرا بھاگ کر اسکے پاس آتی بولی وہ اب بھی لہنگے میں

موجود تھی۔۔

یارم کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ "

"اب یہ کبھی چل نہیں پائے گا

سردار نے آنکھوں کا خم کونا صاف کرتے کرب سے

آنکھیں میچتے کہا۔۔

ای ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ دیں کہ یہ جھوٹ ہے "

"میرا دلہا اور اپاہج یہ کیسے ممکن ہے

میرا کی بڑبڑاہٹ وہاں موجود سب لوگوں نے سنی تھی
جہاں نے اسے گھور کر دیکھا جبکہ اسکی بڑبڑاہٹ یارم
کے کانوں میں پگھلے ہوئے سیسے کی طرح اتری
تھیں۔۔

دیکھا نہ مکافاتِ عمل سردار صاحب تمہارے بیٹے نے "
میری بیٹی کی زندگی برباد کی مجھے اولاد کا دکھ دیا اب بتاؤ
"تم کیسا محسوس کر رہے ہو

یلدرم جو ابھی وہاں پہنچا تھا تمام صورتحال دیکھ سردار پر
طنز کرتا بولا تو سردار تڑپ اٹھا تھا اسکے طنز پر اور یارم
کے بھی دل پر لگی تھی یہ بات۔۔

اسنے کچھ اور کہنا مناسب نہیں سمجھا اور وہاں سے چلا
گیا کیونکہ عفاف اسے ماہرہ کی بابت پہلے ہی بتا چکی
تھی۔۔

میرا ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ماہرہ تو ہے نہیں یہاں "
پھر یارم کو کون سمجھالے گا ابھی نکاح کر لو اس سے
"اور اسکی ذمہ داری اپنے سر لے لو

عفاف نے پتہ پھینکا تھا جو صحیح نشانے پر لگا تھا۔۔

اس کا مطلب اسکو تمام عمر اس اپانچ کے ساتھ "
گزارنی پڑتی کھلانا پلانا نہلانا دھلانا اور یہاں تک واشروم
"بھی اسے لے جانا پڑے گا

یہ سوچ کر وہ جھر جھری لے کر رہ گئی۔۔

نہیں ابھی میں اس کے لیے تیار نہیں اور ابھی تو "
اسکا ایکسیڈینٹ ہوا ہے ہم شادی کیسے کر سکتے ہیں
کچھ دیر ٹھہر جاتے ہیں کیا پتہ یہ ٹھیک ہو جائے پھر
کر لیں گے شادی ابھی تو یہ چل بھی نہیں سکتا"۔۔

میرا کے منہ سے سچائی نکلی تو یارم کی آنکھیں نم ہوئی
تھیں یہ تھی اس کی محبت جو اسے گلے سے اتارنا چاہتی
تھی۔۔

مطلب پرست عورت یہ ہے تمہاری محبت میرا بچہ "
تمہاری کمی کے باوجود کہ تم ریپ وکٹم ہو پھر بھی
تمہیں اپنا رہا تھا اور اب احسان اتارنے کی باری آئی تو
تم سرے سے مکر گئی تف ہے تمہاری محبت پر اب
"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے

عفاف دھاڑ کر بولی تو وہ اپنے کمرے میں گم ہوئی۔۔

"دیکھ لیا اپنی محبت کا رنگ"

عفاف اسکے سامنے جھکتی بولی لیکن زیادہ دیر اسکی حالت نہ دیکھی گئی تو اپنے کمرے میں چلے گئی۔۔

سردار نے یارم کو بھی اسکے کمرے میں پہنچا دیا تھا۔۔

سردار اپنے بیٹے سے بے حد شرمندہ تھا جو باپ ہوتے

اسے بچا نہ پایا تھا۔۔ وہ یارم کو کمرے میں لے آیا۔۔

"اٹھو میرا شیر بیٹا کوشش کرو تمہیں بیڈ پر بٹھا دوں"

وہ بھگی آواز میں بولا۔۔۔ جبکہ یارم اپنے باپ کی

آنکھوں کا بار بار بھیگنا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ آپ آپ کیوں رو رہے ہیں محتاج تو میں ہو کر رہ"
 گیا ہوں لوگوں کا شاید یہی میرے عملوں کی سزا ہے
 آپ چاہیں تو آپ بھی باقی سب کی طرح مجھے چھوڑ کر
 جاسکتے ہیں یا یا ان کی طرح میرا مزاک اڑا سکتے ہیں
 ---"

وہ آخر اپنا غم ہلکا کرتا رو پڑا تھا اور ساتھ سردار بھی اسکے
 گلے لگا۔۔

خبردار جو ایسا کبھی کہا میں ہوں نہ میرے بیٹے کے "
ساتھ تمہیں کسی اور کا محتاج بننے کی ضرورت نہیں
"جب تک تمہارا باپ زندہ ہے"

وہ اسکے آنسو پونچھ کر بیڈ پر بٹھاتا بولا اور کافی دیر اس
سے باتیں کرتا رہا کافی دیر سے وہ عفاف کی موجودگی
باہر محسوس کر رہا تھا ان لوگوں پر خم نگاہیں وہ جان چکا
تھا کہ ممتا کہ ہاتھوں مجبور ہو کر وہ آتو گئی تھی مگر
اندر نہیں آنا چاہ رہی تھی۔۔

اس لیے اسے آرام کرنے کا کہ کر باہر آیا۔۔

جیسے ہی وہ باہر آنے لگا عفاف فوراً اپنے کمرے میں
جانے لگی تو سردار نے اس تک پہنچتے اس کا ہاتھ جکڑا
تھا۔۔

رو بھی رہی ہو تڑپ بھی رہی ہو سینے سے کیوں نہیں"

"لگا لیتی اسے بولو محبت کے باوجود اتنا جبر

وہ اسکا چور پکڑتے بولا تو وہ اسکے سینے سے لگی پھوٹ

پھوٹ کر رو دی۔۔

میں نے کبھی نہیں اسکے لیے برا نہیں سوچا سردار"

"پھر میرا بیٹا ایسے حال کو کیسے پہنچ گیا

وہ سسک کر اسکے سینے سے لگی تڑپ رہی تھی۔۔

"مجھ سے اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی"

وہ روتے ہوئے بولی۔۔

تو وہ اسکو چپ کرانے لگا۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے چھ ماہ کا عرصہ بیت چکا تھا۔۔ اس
عرصے میں میرا اسکی منگیتر کی حیثیت سے اسکے ساتھ
تھی تو تھی۔۔ مگر اسنے کبھی یارم کو وقت نہ دیا تھا
جب بھی وہ اسے کسی کام کے لیے کہتا تو وہ اکتا کر

چلی جاتی یا جب بھی باتیں کرنے کا کہتا تو وہ جلد ہی
بڑی ہونے کا ناٹک کرتی چلی جاتی۔۔

"آہستہ آہستہ تمام حقیقت کھل رہی تھی اس پر"

وہ رو رو کر راتوں کو نمازوں میں معافی مانگا کرتا تھا خدا
سے اور ماہرہ کے ملنے کی دعا کیا کرتا تھا۔۔

تاکہ اسکا دل دکھانے کی اس پر ظلم کرنے کی معافی
مانگ سکے۔۔

عفاف اکثر سردار کے ساتھ اسکے کمرے میں آتی تھی
مگر بولتی کچھ نہیں تھی وہ اسکی باتوں کا منتظر رہتا مگر
وہ ایسے ہی چلی جاتی ---

آج وہ صبح کے ٹاٹم ناک کیے اسکے کمرے میں داخل
ہوئی تو وہ بہت خوش ہوا اور سیدھا ہو بیٹھا۔

"مام آپ یہاں آئیں نہ"

وہ خوشی سے بولا۔

وہ اسکے سامنے صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔

اور بات کا آغاز کیا۔

میں سیدھا مدعے پر آؤں گی اتنا عرصہ گزارنے کے "
بعد تمہیں پتہ تو چل ہی گیا ہوگا کہ میرا تم سے کتنی
"محبت کرتی ہے

اسکی پر پر وہ تلخی ست مسکرا دیا اور اذیت سے اثبات
میں سر ہلاتا رہا۔۔

جی مام میں جان گیا ہوں کہ میں کتنا غلط تھا اپنے "
"ہاتھوں اپنی جنت برباد کر گیا سراب کے لیے

وہ تلخی سے سر جھٹکتے بولا تو وہ تاسف سے اسے دیکھے
گئی جو اپنے غرور اور انا میں اپنی زندگی کا اہم وقت برباد
کر گیا تھا۔۔

یہ رہی میرا کی رپورٹس اور ویڈیوز اتنا عرصہ وہ کہاں رہی "
کس کے ساتھ رہی کس کے ساتھ اپنی مرضی سے
راتیں رنگیں کیں اور پھر کیسے اس شخص کو لوٹنے کے
بعد تمہاری دولت کے لیے تمہارے پاس آئی اس میں
"سب موجود ہے دیکھ لینا

وہ اسکی گود میں لیپٹاپ میں سی ڈیز لگا کر چلی گئی
اور وہ ایک ایک کرتے پھٹی نگاہوں سے محبت کا اتنا
بھیانک روپ دیکھتا رہا۔۔

حیرت کی انتہا تھی یا محبت سے ملنے والے دھوکے کے
ہاتھوں بے وقوف بننے کی۔۔

اسکا شدت سے دل کیا کہ خود کو گن سے شوٹ کر
لے جو اس ناگن کے ہاتھوں خود کو ڈسوا چکا تھا۔۔
جو صرف لالچ کی خاطر اس کے ساتھ تھی اسکی آنکھیں
شدت سے سرخ ہونے لگی تھیں۔۔

وہ چیختا رہا چلاتا رہا

اپنے ہونے والے خسارے پر پکچھتاتا رہا۔۔

دوسری طرف عفاف ایک خفیا جگہ پہنچی تھی جو نہایت
بنجر اندھیری اور خوفناک تھی۔۔

اور سامنے ہی کرسی سے میرا بندھی کل رات سے یہاں
چیخ چلا رہی تھی یہاں تک کہ اسکی آواز بھی اب بیٹھ
چکی تھی۔۔

اب بتاؤ کیا سزا دوں میں تمہیں۔۔۔"

اپنے سے غداری کرنے والوں کو میں زندہ نہیں
چھوڑتی تم نے تو میرے بیٹے کو تکلیف پہنچائی ہے
اس کی زندگی تباہ و برباد کر کے رکھ دی ہے تو سوچو
"تمہارے ساتھ کیا کروں گی میں

عفاف نے اس کے بال دبوج کے اس کا چہرہ اوپر
کر کے کہا تو وہ اور زور زور سے رونے لگی اور گڑگڑا کر
معافی مانگنے لگی۔۔

پلیز مجھے معاف کر دیں مام میری غلطی ہے میں "
آئندہ ایسا کوئی کام نہیں کروں گی۔۔

آپ کہیں تو میں یارم سے شادی کرنے کے لیے بھی

تیار ہو جاؤں گی پلیز مجھے بخش دو"۔۔

وہ خوف ہراس سے لبریز آنکھیں لیے گھگھیا کر بولی۔۔۔

خبردار جو گندی زبان سے مجھے مام کہا ہو تو رشتہ"

داریاں بنانے کی تو تمہیں شروع سے ہی عادت ہے

لیکن مجھے لوگوں کی خوش فہمیاں ختم کرنا بہت اچھی

طرح آتا ہے"۔۔

اس نے اپنے ہاتھ پر ہنٹر لپیٹتے ہوئے کہا اور ایک
کے بعد ایک کر کے وہ میرا کے وجود پر ہنٹر سے وار
کرتی گئی جس پر اس کی کھال ادھڑ کر رہ گئی تھی۔۔۔
اس کے جسم سے خون بری طرح رسنے لگا تھا۔
کھال ادھڑ چکی تھی نیچے کا گوشت نظر آنے لگا تھا مگر
عفاف کو اس پر رحم نہ آیا تھا۔
اس کے بچہ جس حال میں تھے وہ سب صرف اور
صرف اسی لڑکی کی مرہون منت تھا۔۔

جب اس کی سانسیں آہستہ چلنے لگیں تو جاکر عفاف
نے اپنا ہاتھ روکا تھا اور گہرے سانس بھرنے لگی تھی
وہ ابھی اس کو مرنے نہیں دینا چاہتی تھی اسے وہ
روز ایسی سزا سے نوازنا چاہتی تھی اب یہی اس کا مقدر
تھا اس لیے وہاں سے چلی گئی۔۔

ماہرہ نے ایک پیاری سی بیٹی کو جنم دیا تھا جس کا نام
اس نے امل رکھا تھا۔۔

مطلب امید۔۔۔

یہی تو اس کی بے رنگ دنیا میں امید کی کرن
تھی۔۔۔ جو بالکل ہو بہو اپنے باپ پر گئی تھی۔۔۔ اسکی
ایک ایک ادا پر وہ یارم پر گئی تھی جو جانے انجانے
میں اسے ہر بار یارم کی یاد دلاتی تھی۔۔۔

ہاں وہ اب بھی یارم سے پیار کرتی تھی نفرت نہیں کر
پائی تھی وہ اس سنگدل سے پر ہاں مگر ناراض تھی اس
سے اب بھی وہ زیادہ تر وقت عائہ کے ساتھ گزارتی
تھی۔۔۔

عائہ کے بھی تعلقات ابراہم آفندی کے ساتھ ٹھیک
ہو رہے تھے۔۔

آج رات وہ اسکے ساتھ گزارنے والا تھا۔۔۔

آج وہ تیار ہوئے اسکے لیے اس کے کمرے میں موجود
تھی۔۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا وہ وہاں کا ماحول دیکھ
کر جان چکا تھا کہ معاملہ کیا ہے۔۔۔

وہ اسکے آنے سے پہلے پردے کے پیچھے چھپ چکی
تھی۔۔۔ بلیک ساڑھی میں وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔

پردے کے پیچھے سرسراہٹ محسوس کر کے وہ گہرا
مسکرایا اور اسکی طرف قدم بڑھائے جو اب پکڑے جانے
کے خوف سے وہ بھاگنے لگی مگر۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ بھاگتی ابراہم نے پلک جھپکتے
اسے کمر سے پکڑتے اپنی سخت بے باک گرفت میں
لے کر اٹھایا تھا۔۔

اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلا گئی تھی۔۔ مگر ابراہم کی
پریش جزیبات کی شدت سے بھری گرفت میں بری
طرح پھڑپھڑائی تھی چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔

کوشش بھی مت کرنا مجھ سے دامن بچانی کی میری "
جانِ من آج بچ نکلنا ناممکن ہے .. آج تو میں بوندھ
بوندھ تم میں اترنا چاہتا ہوں اور تم دغا دینے کی تیاریوں
میں ہو"۔۔

ابراہم آفندی نے دہکتے لب اس کی سفید چھلکتی گردن
پر رکھے

یہ یہ بے ایمانی ہے تم نے ضرور مجھے چھپتے دیکھ لیا "
"ہوگا"

اس نے منہ پھلایا۔۔

ابراہم نے ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی جانب کیا
تھا۔۔

آہاں میں تو تمہیں تمہاری خوشبو سے پہچان لیتا ہوں یہ
"چونچلے تو دور کی بات ہیں

وہ سسکی گردن پر ناک رگڑتے اسکے اوسان خطا کر گیا
ساتھ ہی کمر پر سرسراتے ہاتھ ڈوری میں الجھے تھے
جھٹکے سے ڈوری کو توڑا تو موتی ٹوٹ کر جا بجا بکھرتے
چلے گئے تھے۔۔

عائدہ کی کی روح فنا ہوئی۔۔۔

"ابراہم"

وہ کپکپاتے لبوں سے بولی۔۔

اششششش پہلے میں نے تمہارا ہر انکار دل و جان سے
قبول کیا مگر آج یہ تمہاری مزاحمت مجھے بری طرح
ڈسٹرب کر رہی ہے۔۔

"اس لیے خاموش ہو جاؤ اور مجھے اپنا کام کرنے دو
وہ اسکے لبوں پر انگوٹھا پھیرتا بولا تو وہ کچھ کہنے کو مچلی
مگر اس سے پہلے ہی ابراہم نے ایک ہاتھ اس کی کمر

کے گرد لپیٹ کر دوسرا گردن کے گرد لپیٹا اور کی
سانسوں کی خوشبو کو اپنی روح میں اتارنا شروع کیا۔۔
وہ بری طرح لرزنے لگی تھی اسنے ابراہم کے کندھے
میں ناخن گاڑ دیے تھے۔۔۔

وہ اس کی بانہوں میں پگھل رہی تھی
پرحدت قربت سے عائہ کی جان پر بن آئی۔۔ مگر ابراہم
تھا کہ سیراب نہیں ہو پا رہا تھا ہوتا بھی کیسے بہت
صبر کر لیا تھا۔۔

اب تو دوری ناگزیر تھی۔۔ آخر اسے آزادی بخش کر جھٹکے

سے بازوؤں میں اٹھایا

اس کی اس حرکت پر عائہ نے گھبرا کر اس کے سینے

میں منہ دیا تھا جسم آنے والے وقت کو سوچ کر کپکپا

رہا تھا۔۔

ابراہم نے اسے نازک کلی کی طرح لا کر اسے بیڈ پر

لٹایا۔۔۔ وہ پھر فرار ہونے کو مچلی مگر آج ابراہم رکنے

والا نہیں تھا بلکہ برستے بادل کی طرح اس پر پیار کی

بوچھاڑ کرنے والا تھا اس نے نرمی سے اپنے اور اس

کے بیچ رکاوٹ بنتے اس بلیک نیٹ کے پلو کو ہٹایا وہ

پلو ہٹایا اور اس کے لبوں پر جھکتا چلا گیا۔۔۔۔

لمحہ بہ لمحہ محبت بھری رات کے گزرتے وہ اس پر اپنے

پیار کی شدتیں نچھاور کر رہا تھا اور آہستہ آہستہ اس کے

وجود کو خود میں سمیٹ کر اپنے عشق اور جنون کی انتہا

بتا رہا تھا۔۔۔۔

اور اسی طرح وہ مکمل اس میں سرایت کر گیا اور

بڑے پیار سے اسکے پور پور کو معتبر کر گیا۔۔۔

رنجشیں ختم ہوئی تھی تو رشتہ پاک ہو گیا تھا اور نئے
سرے سے زندگی شروع ہوئی تھی۔۔

عفاف ماہرہ کو لینے آئی تھی۔۔

اور اسے یارم کے ایکسیڈینٹ کے بارے میں بتایا جسے
سن کر وہ بلک بلک کر روئی تھی۔۔

اور فوراً اس کے پاس جانے کے لیے تڑپی تھی۔۔

عفاف نے بھی یہی مناسب سمجھا تھا اور آج وہ اسے
لیے سردار مینشن واپس آئی تھی جہاں سردار یارم کو
ویلچئر پر والک کروا رہا تھا۔۔

ماہرہ کو آتے دیکھ ٹھٹھک کر رکا اسکے رکنے پر یارم بھی
آنے والے کی طرف متوجہ ہوا تو ماہرہ کو دروازے میں
استادہ دیکھ وہ حیرت سے دنگ رہ گیا۔۔۔

دھڑکنیں تھم چکی تھیں جسم خوشی سے کپکپانے لگا تھا
آنکھیں ندامت سے سرخ ہوئی تھیں۔۔

اور لب لرز نے لگے تھے۔۔۔

"م ما ماہرہ"

وہ بے یقینی سے بولا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ماہرہ ماہرہ میری ماہرہ آگئی"

وہ تو پاگل ہو گیا تھا۔

وہ جیسے ہی تڑپ کر اٹھا اپنی بے جان ٹانگوں کے
باعث اگلے ہی لمحے منہ کے بل زمین بوس ہوا تھا اور
جسم میں جان نہ رہی آنکھیں مکمل طور پر بند ہوئی
تھیں۔

"یارم یارم"

وہ اسکی حالت دیکھ مرنے کے قریب تھی اسے گرتے
ہوئے بے ہوش ہوتے دیکھ وہ دیوانہ وار اسکا نام پکارتی
اس تک آئی مگر اس کے جسم میں جنبش نہ ہوئی وہ
سب پریشان ہواٹھے تھے اور ڈاکٹر کو بلایا تھا۔۔

رات وہ کافی دیر اسے تکتی رہی کیسا شخص تھا وہ اور کہا
سے کیا ہو گیا تھا۔۔

اسنے تو کبھی بد دعا نہیں دی تھی اسے تو پھر یہ سب
کیسے ہو گیا۔۔۔

وہ ہوش میں آنے لگا تھا اور وہ اہل میں مصروف ہو
گئی تھی۔۔

وہ بے چینی سے اٹھا اور اسے وہیں دیکھ بے چین دل
کو قرار آیا تھا۔۔

"یہ یہ میری بیٹی ہے"

وہ بے یقینی اور خوشی سے بولا۔۔۔

ہاں وہی بیٹی جسے آپ کسی اور کو دان کرنے والے
تھے

نا چاہتے ہوئے بھی وہ اس پر طنز کر گئی تھی جس پر
وہ بری طرح شرمندہ ہوا تھا دل کیا تھا زمین میں گڑ
جائے۔۔

"ک کیا میں اسے اٹھا سکتا ہوں"

وہ ڈرے ڈرے انداز میں بولا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی
جو اسے حکم سنایا کرتا تھا آج اسکی اجازت کا طلب گار
تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں رد ہو جانے کا خوف تھا مگر ماہرہ اتنی
سنگ دل نہیں تھی وہ اہل کو اسکی گود میں ڈال کر
جا چکی تھی۔۔

جبکہ وہ عمل کو دیوانہ وار چوم رہا تھا اسے چھو کر یقین
کر رہا تھا کہ خدا نے اس گناہ گار کو اس دنیا میں ہی
جنت سے نواز دیا تھا۔۔۔

وہ خدا کا شکر گزار تھا جس نے اسکی معافیوں کا صلہ
اس دنیا میں ہی دے دیا تھا۔۔

جبکہ ماہرہ نم آنکھوں سے اسے دروازے کے پیچھے سے
دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور وہاں سے ہٹ گئی۔۔

ان دنوں عجیب ہوا تھا امل یارم سے حد درجہ قریب ہو
گئی تھی۔۔

کل یارم کے سامنے امل بیڈ سے گر گئی تھی ماہرہ
کمرے میں نہیں تھی اور وہ بے بس شخص اپنی بیٹی کو
اٹھا بھی نہیں پایا تھا۔۔۔

اسکی بچی رو رہی تھی اور وہ تڑپ کر رہ گیا تھا اس لیے
آج اسنے عہد کیا تھا کہ وہ اپنے قدموں پر چل کر
رہے گا۔۔

اسے اپنی بیٹی کی حفاظت کرنی تھی یہ لاچاری چھوڑنی
تھی۔۔

۔۔ اسنے اٹھنے کی کوشش کی ایسا لگ رہا تھا اسکا دم
گھٹ رہا ہے۔ اس سے کچھ بھی برداشت نہیں ہو رہا
تھا جبکہ وہ ایک بھرپور مرد تھا مضبوط تھا مگر آنکھوں
سے آنسو۔۔ بہتے جا رہے تھے۔۔

وہ لاکھ کوششوں کے باوجود بھی چل نہیں پا رہا تھا۔۔

اٹل سامنے ہی بیڈ پر لیٹی تھی اور یارم کو کوششیں
کرتی دیکھ رہی تھی اسکے ننھے ماتھے پر بل پڑ رہے تھے
اپنے باپ کو تکلیف میں دیکھ کر۔۔

وہ ایک دم تھک کر ڈھے گیا اور بری طرح رونے لگا
وہ طرح رو رہا تھا ایسے تو کبھی نہیں رویا تھا۔۔ یارم
نے اٹھنا چاہا مگر وہ اٹھ نہیں پایا۔۔۔ اسنے

تھک ہار کر اپنے خدا کو مدد کے لیے پکارا تھا۔۔۔۔۔

یا میرے خدا مجھے بخش دے میں اپنی بیٹی کی "
حفاظت کرنا چاہتا ہوں مجھے پھر سے پہلے جیسا کر دے

"

وہ سسک سسک کر رو دیا اور اسے روتے دیکھ امل
بھی بار بار ہونٹ نکال کر رونے کو بے تاب رہتی اب
تو۔۔ کافی صحت مند ہو گئی تھی جبکہ وہ اپنی بڑی
بڑی نیلی آنکھوں سے یارم کو دیکھتی تو اسے اسپر ٹوٹ
کر پیار آتا۔۔۔

اب بھی وہ اپنے باپ کو روتے دیکھ ادا کا درد محسوس
کیے بری طرح گلا پھاڑ پھاڑ کر رونے لگی تھی۔۔

اور انکی رونے کی آواز سن عفاف اور ماہرہ چیزیں وہیں
پھینکتی کمرے میں بھاگی تھیں اور وہاں کا منظر دیکھ
لمحے میں بات کی تہ تک پہنچی تھیں۔۔

عفاف امل کو لیے وہاں سے جا چکی تھی۔۔

"یارم پلیز مت روئیں کیوں رو رہے ہیں آپ"

وہ دکھی لہجے میں بولی اسے یارم اس حالت میں کسی طور
دیکھا نہیں جاتا تھا۔۔

میں کیا کروں ماہرہ میں بالکل بے بس اور لاچار ہو کر
رہ گیا ہوں کل تم نے دیکھا میں اپنی بیٹی کو بچا نہیں
پایا تو آئندہ آنے والی مشکلات سے کیسے بچا پاؤں گا کیا
خدا نے اب تک مجھ پر رحم نہیں کیا، کیا مجھے معاف
نہیں کیا اور تم کیا تم نے مجھے دل سے معاف کر دیا
اگر اب بھی تمہارے دل میں کوئی بات ہے تو مجھ
سے کہہ سکتی ہو میں تم سے معافی مانگ لوں گا مگر
پلیز مجھ سے اپنی یہ حالت برداشت نہیں ہوتی"۔۔
ماہرہ نے اس کی باتوں پر اسے گلے سے لگایا تھا۔۔

یارم میرا یقین کریں آپ اپنی غلطیوں کی سزا پاچکے "
ہیں اب مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں خدا بھی آپ پر
رحم کرے گا انشاء اللہ آپ جلد ہی چلنے لگیں گے یہ
"میرا آپ سے وعدہ ہے

اس کی بات پر یارم کی آنکھوں میں امید کی کرن قائم
ہوئی تھی اور پھر ماہرہ نے دن رات ایک کر دیے تھے
یارم کی خدمتوں میں اور وہ دن بھی آگیا تھا جب یارم
چلنے لگا تھا۔۔

ماہرہ نے اپنی سچی محبت کا ثبوت دیا تھا جس کی بدولت آج عفاف کا گھر ایک ساتھ دوبارہ جڑ چکا تھا جس میں وہ سب لوگ خوشی خوشی رہنے لگے تھے۔۔۔

"ماما بولو ماما"

ماہرہ اہل کو بولنا سکھا رہی تھی جس پر اسنے دو دانت نکال کر شرارت سے کہا تھا۔۔

"بابا"

وہ جتنی بار اسے ماما کہنے کا کہتی وہ بابا کہہ کر یارم کے پاس جانے کو ہمکتی تھی جس پر ماہرہ منہ پھلا کر رہ

جاتی تھی اور یارم خوشی سے اپنی شہزادی کو چومتے اپنی
گود میں بھر لیتا تھا یہی تو وہ خوشیاں تھیں جو وہ چاہتا
تھا اور رب نے اسے عطا کی تھیں۔۔

اور یہ خوشیاں دیکھتے ہمیشہ اسکے لب کہتے تھے۔ "بے
شک تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ
گے۔"

* ختم شد *